www.KitaboSunnat.com

مختصر اصول

اردو ترجمہ الاصول من علم الاصول

تالیف

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مختصر اصول

اردو ترجمہ

الاصول من علم الاصول

تالیف

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ

المتوفی 1421ھ

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ قدوسیہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوبصورت اور معیاری مطبوعات

کتاب و سنت
کی
نشر و اشاعت
کے لیے
کوشاں

© اس کتاب کے
جملہ حقوق اشاعت محفوظ ہیں

اہتمام طباعت
ابوبکر قدوسی

اشاعت ــــ ۲۰۱۶ء

مکتبہ قدوسیہ
رحمان مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اردو بازار ○ لاہور پاکستان

قدوسیہ اسلامک پریس

Tel: +92-42-37351124,37230585
maktaba_quddusia@yahoo.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- مقدمہ مؤلف ---- 5
- اصول فقہ ---- 6
- احکام ---- 9
- علم ---- 15
- کلام ---- 17
- حقیقت اور مجاز ---- 21
- امر ---- 25
- نہی ---- 31
- عام ---- 39
- خاص ---- 45
- مطلق اور مقید ---- 53
- مجمل اور مبین ---- 56
- ظاہر اور مؤول ---- 60
- نسخ ---- 62
- اخبار ---- 69
- اجماع ---- 76
- قیاس ---- 80
- تعارض ---- 88

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❀ دلائل کی ترتیب ---- 96
❀ مفتی اور مستفتی ---- 97
❀ اجتہاد ---- 99
❀ تقلید ---- 100
❀ مراجع ---- 105
❀ نصابی سوالات ---- 106

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راغور المنفضال ابراہیم
۶-۱۲-۱۶

مقدمہ مؤلف

فضیلۃ الشیخ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ انہیں اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے اچھا بدلہ دے۔''

بے شک تمام تعریفیں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے بخشش طلب کرتے ہیں اور اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ پکڑتے ہیں اپنے نفسوں کے شر سے اور اپنے اعمال کی برائیوں سے، جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کردے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی آل، ان کے صحابہ رضی اللہ عنہم اور قیامت تک آنے والے تمام پیروکاروں پر اپنی رحمت اور سلامتی بھیجے۔

حمد وصلاۃ کے بعد!

یہ اصول فقہ کے بارے میں مختصر رسالہ ہے، ہم نے اسے تعلیمی اداروں کے درجہ ثالثہ ثانویہ کے تعلیمی نصاب کے مطابق لکھا ہے اور ہم نے اس کا نام ''الأصول من علم الأصول'' رکھا ہے۔

میں اللہ رب العزت سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمارے اس عمل کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے اپنے بندوں کے لیے نافع بنائے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے قریب اور ان کی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصول فقہ

اصول فقہ کی تعریف:

اصول فقہ کی تعریف دو اعتبار سے کی جاتی ہے:

۱۔ اس کے دونوں اجزاء کے اعتبار سے یعنی کلمہ "اصول" اور کلمہ "فقہ" کے اعتبار سے۔

اصــــول :......اصل کی جمع ہے، اصل وہ ہے جس پر کسی دوسری چیز کی بنیاد رکھی جائے، جیسے: أَصْلُ الْجِدَارِ (دیوار کی بنیاد)، أَصْلُ الشَّجَرَةِ (درخت کا تنا جس سے اس کی شاخیں نکلتی ہیں)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝﴾ (ابراهيم: ٢٤)

"کیا آپ نے نہیں دیکھا؟ کہ اللہ نے پاکیزہ بات کی مثال کس طرح بیان فرمائی، مثل ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ مضبوط ہے اور ٹہنیاں آسمان میں ہیں۔"

فقہ :......فقہ کا لغوی معنی: فہم و فراست ہے، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ۝﴾ (طه: ٢٧، ٢٨)

"اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔"

اصطلاحی تعریف: ......ان شرعی احکام کو تفصیلی دلائل سے پہچاننا جو عمل کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔

"معرفة" سے مراد علم اور ظن دونوں ہیں اس لیے کہ فقہی احکام کا سمجھنا کبھی یقینی ہوتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور کبھی ظنی ہوتا ہے، جیسا کہ اکثر فقہی مسائل میں یہ چیز پائی جاتی ہے۔

"الاحکام الشرعیة" سے مراد وہ احکام ہیں جو شریعت سے ماخوذ ہیں، جیسے: وجوب، تحریم وغیرہ۔

شرعی کی قید سے عقلی احکام خارج ہو گئے، جیسے: یہ جاننا کہ کل جزء سے بڑا ہوتا ہے۔

اور عادی (عادت اور تجربہ سے متعلقہ) احکام بھی خارج ہو گئے، جیسے: یہ جاننا کہ جب فضا صاف ہو تو سردرات میں شبنم اترتی ہے۔

"العملیّة" سے مراد وہ احکام ہیں جو عقیدہ سے متعلقہ نہ ہوں، جیسے: نماز، زکاۃ۔

عملی کی قید سے اعتقادی احکام خارج ہو گئے، جیسے: اللہ کے ایک ہونے پر ایمان لانا اور اس کے اسماء اور صفات کو پہچاننا۔

اصطلاحی اعتبار سے اسے فقہ نہیں کہہ سکتے۔

"أدلتها التفصیلیة" سے مراد فقہ کے وہ تفصیلی دلائل ہیں جو فقہی مسائل سے ملے ہوئے ہیں۔

"تفصیلی" کی قید سے اصولِ فقہ نکل گئے اس لیے کہ اس میں فقہ کے اجمالی دلائل سے متعلق بحث ہوتی ہے۔

۲۔ اس مخصوص فن کا لقب ہونے کے اعتبار سے:

اصول فقہ کی تعریف:

وہ علم جس میں فقہ کے اجمالی دلائل، ان سے استفادہ کرنے کی کیفیت اور مستفید کے حال کے بارے میں بحث کی جائے۔

"اجمالیة" سے مراد عام قواعد ہیں، جیسے اصولیوں کا کہنا ہے کہ امر وجوب کے لیے آتا ہے، نہی تحریم کے لیے آتی ہے اور حقیقت اور سچائی نافذ ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔

اجمالی کی قید لگانے سے تفصیلی دلائل نکل گئے کیونکہ وہ اصول فقہ میں صرف کسی قاعدہ کی مثال دینے کے لیے ذکر کیے جا سکتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کیفیۃ الاستفادۃ منھا" سے مراد یہ جاننا ہے کہ الفاظ کے احکام اور ان کی دلالتوں یعنی عموم وخصوص، اطلاق وتقیید اور ناسخ ومنسوخ وغیرہ کو پڑھنے کے ساتھ دلائل سے کیسے احکام مستنبط کیے جاتے ہیں۔

اس کو جاننے سے فقہی آدمی دلائل سے احکام مستنبط کرتا ہے۔

"حال المستفید" سے مراد مستفید کی حالت کو جاننا ہے، مستفید سے مراد مجتہد ہے اس کا نام مستفید اس لیے رکھا گیا ہے کہ یہ اجتہاد کے مرتبے پر پہنچنے کی بناء پر خود ہی دلائل سے احکام مستنبط کر لیتا ہے۔

اصول فقہ میں مجتہد کی تعریف، اجتہاد کی شرط، اس کا حکم اور اس جیسی باقی چیزوں کے بارے میں بحث کی جاتی ہے۔

اصول فقہ کی غرض وغایت:

اصول فقہ جلیل القدر، بڑی اہمیت کا حامل اور کثیر الفوائد علم ہے۔

اصول فقہ کی غرض وغایت یہ ہے کہ اس سے ایسا ملکہ حاصل ہو جاتا ہے جس کی بناء پر انسان شرعی احکام کو ان کے دلائل سے محفوظ بنیادوں پر مستنبط کر لیتا ہے۔

اصول فقہ کا مدوّن اول:

سب سے پہلے ایک مستقل فن کی حیثیت سے امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جمع کیا۔

پھر علماء نے اس فن میں ان کی پیروی کی اور انہوں نے اس فن کے بارے میں مختلف کتابیں لکھیں، جن میں سے بعض غیر منظوم، بعض منظوم، بعض مختصر اور بعض مطول تھیں حتی کہ یہ ایک مستقل فن بن گیا، اس کی اپنی شاخیں اور امتیازات ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام

احکام:

حکم کی جمع ہے، اس کا لغوی معنی فیصلہ ہے۔

اصطلاحی تعریف: ...... ہر وہ طلب یا اختیار، یا صحیح اور فاسد جس کا کتاب وسنت تقاضا کرے اور اس کا تعلق مکلفین کے افعال کے ساتھ ہو۔

"خطاب الشرع" سے مراد کتاب وسنت ہے۔

"المتعلق بأفعال المكلفين" سے مراد وہ چیز ہے جو ان کے اعمال سے تعلق رکھے خواہ وہ قول ہو یا فعل، کسی چیز کو وجود میں لانا ہو یا چھوڑنا ہو۔

مکلفین کے افعال کی قید سے وہ چیز نکل گئی جس کا تعلق اعتقاد کے ساتھ ہو، اس اصطلاح کے مطابق اسے حکم نہیں کہہ سکتے۔

"المكلفين" سے مراد وہ لوگ ہیں جو مکلّف ہونے کی حالت میں ہوں، بچہ اور مجنون اس میں شامل نہیں ہوں گے۔

"من طلب" سے مراد امر اور نہی ہے چاہے یہ بطور الزام ہو یا بطور ترجیح۔

"تخيير" سے مراد مباح (جائز) ہے۔

"وضع" سے مراد صحیح، فاسد اور ان جیسی وہ علامات اور اوصاف ہیں جن کو شارح نے حکم جاری کرنے یا لغو کرنے کے لیے وضع کیا ہے۔

شرعی احکام کی اقسام

شرعی احکام کی دو قسمیں ہیں: تکلیفی اور وضعی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔ تکلیفی حکم:

اس کی پانچ قسمیں ہیں: واجب، مندوب، محرّم (حرام)، مکروہ اور مباح۔

۱......واجب:

واجب کا لغوی معنی ساقط اور لازم ہے۔

اصطلاحی تعریف: ......واجب وہ حکم ہے جس کا شارع علیہ السلام بطور لزوم کے حکم دیں، جیسے: پانچ نمازیں۔

"ما أمر به الشارع" کہنے سے حرام، مکروہ اور مباح خارج ہو گئے۔

"علی وجه الالزام" کہنے سے مندوب خارج ہو گیا۔

واجب کا حکم یہ ہے کہ اس کا کرنے والا حکم بجالانے پر اجر وثواب دیا جاتا ہے اور اس کا چھوڑنے والا سزا کا مستحق ہوتا ہے۔

واجب کے نام درج ذیل ہیں: فرض، فریضہ، حتمی اور لازمی۔

۲...... مندوب:

مندوب کا لغوی معنی ہے جس کو بلایا جائے۔

اصطلاحی تعریف: ......مندوب وہ ہے جس کا شارع بغیر لزوم کے حکم دیں، جیسے: سنن مؤکدہ۔

"ما أمر به الشارع" کہنے سے حرام، مکروہ اور مباح خارج ہو گئے۔

"لا علی وجه الالزام" کہنے سے واجب خارج ہو گیا۔

مندوب کا حکم یہ ہے کہ اس کا کرنے والا حکم بجالانے پر اجر وثواب دیا جاتا ہے اور اس کا چھوڑنے والا سزا نہیں دیا جاتا۔

مندوب کے نام درج ذیل ہیں: سنت، مسنون، مستحب اور نفل۔

۳...... محرّم (حرام):

محرم کا لغوی معنی ہے ممنوع۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصطلاحی تعریف:......حرام وہ ہے جس سے شارع بطور لزوم کے منع کر دیں، جیسے: والدین کی نافرمانی کرنا۔

"مانھی عنه الشارع" کہنے سے واجب، مندوب اور مباح خارج ہو گئے۔

"علی وجه الالزام بالترك" کہنے سے مکروہ خارج ہو گئے۔

محرّم کا حکم یہ ہے کہ اس کو چھوڑنے والا حکم بجالانے پر ثواب دیا جاتا ہے اور اس کے کرنے والا سزا کا مستحق ہوتا ہے۔

محرّم کے نام درج ذیل ہیں: محظور اور ممنوع۔

٤...... مکروہ :

مکروہ کا لغوی معنی ناپسند ہے۔

اصطلاحی تعریف: ......مکروہ وہ ہے جس سے شارع بغیر لزوم کے منع کر دیں، جیسے: بائیں ہاتھ سے (کوئی چیز) لینا یا دینا۔

"مانھی عنه الشارع" کہنے سے واجب، مندوب اور مباح خارج ہو گئے۔

"لا علی وجه الالزام بالترك" کہنے سے محرّم خارج ہو گیا۔

مکروہ کا حکم یہ ہے کہ اس کا چھوڑنے والا حکم بجالانے پر ثواب دیا جاتا ہے اور اس کو کرنے والا سزا نہیں دیا جاتا۔

٥......مباح :

لغت میں مباح سے مراد وہ چیز ہے جس کا اظہار کیا جائے اور اس کے بارے میں اجازت دی گئی ہو۔

اصطلاحی تعریف: ......مباح وہ ہے جس کے متعلق نہ کرنے کا حکم ہو اور نہ ہی بعینہ اس سے روکا گیا ہو، جیسے: رمضان میں رات کے وقت کھانا کھانا۔

"ما لا یتعلق به امر" کہنے سے واجب اور مندوب خارج ہو گئے۔

"ولا نھی" کہنے سے حرام اور مکروہ خارج ہو گئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"لذاتہ" کہنے سے ہر وہ چیز نکل گئی جس کے ساتھ حکم اس لیے متعلق ہے کہ وہ مأمور بہ کا وسیلہ ہے یا نہی اس لیے متعلق ہے کہ وہ منھی عنہ کا وسیلہ ہے تو جو حکم مامور بہ اور منھی عنہ کا ہوگا، وہی حکم ان کے وسیلے کا ہوگا اور یہ مامور بہ اور منھی عنہ کا وسیلہ بننا اس کو اصل (حکم) کے اعتبار سے مباح ہونے سے نہیں نکالے گا۔

مباح کا حکم یہ ہے کہ جب تک وہ وصف اباحت پر باقی رہے تو اس پر ثواب دیا جاتا ہے اور نہ سزا۔

مباح کے نام اس کو حلال اور جائز بھی کہتے ہیں۔

۲۔ وضعی احکام:

وضعی احکام وہ علامات اور نشانات ہیں جنہیں شارع نے (کسی چیز کے) ثبوت یا عدم ثبوت واقع ہونے یا لغو ہونے کے لیے وضع کیا ہو۔

ان کی دو قسمیں ہیں: صحت اور فساد۔

۱...... صحیح:

صحیح کا لغوی معنی ہے تندرست۔

اصطلاحی تعریف:...... صحیح وہ ہے جس پر اس کے فعل کے آثار مرتب ہوں وہ خواہ عبادت ہو یا عقد (معاملہ)۔

عبادات میں صحیح وہ ہے جس سے ذمہ بری (ہو جائے) اور مطالبہ ختم ہو جائے۔

عقود میں صحیح وہ ہے جس کے آثار اس کے وجود پر مرتب ہوں، جیسے: ملکیت کا دارومدار عقد بیع پر ہونا۔

ہر چیز اس وقت صحیح ہوتی ہے جب اس کی شرائط مکمل ہوں اور اس کے موانع نہ پائے جائیں۔

عبادات میں اس کی مثال: جیسے نماز کا اس کے وقت میں ادا کرنا جب اس کی شرائط، ارکان اور واجبات مکمل ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ **عقود** (معاملات) میں اس کی مثال: جیسے بیع منعقد کرنا جب اس کی معروف شرائط مکمل ہوں اور کوئی مانع نہ ہو۔

☆ اگر کوئی شرط نہ پائی جائے یا کوئی مانع پایا جائے تو صحت ختم ہو جاتی ہے۔

☆ عبادت میں شرط نہ پائے جانے کی مثال: جیسے وضو کے بغیر نماز ادا کرنا۔

☆ عقد میں شرط نہ پائے جانے کی مثال: جیسے اس چیز کی بیع کرنا جس کا وہ مالک نہ ہو۔

☆ عبادت میں مانع پائے جانے کی مثال: جیسے ممنوع وقت میں مطلق نفل نماز پڑھنا۔

☆ عقد میں مانع پائے جانے کی مثال: جیسے وہ شخص جس پر جمعہ پڑھنا لازم ہو، وہ جمعہ کی دوسری اذان کے بعد کوئی چیز فروخت کرے، ایسی صورت میں وہ مباح قرار نہیں دیا جائے گا۔

۲...... فاسد :

فاسد کا لغوی معنی ہے ضائع ہونا اور نقصان۔

اصطلاحی تعریف: ...... فاسد وہ ہے جس پر فعل کے آثار مرتب نہ ہوں وہ خواہ عبادت ہو یا عقد۔

عبادت میں فاسد وہ ہے جس سے ذمہ بری نہ ہو اور مطالبہ ختم نہ ہو، جیسے: نماز کو اس کے وقت سے پہلے ادا کرنا۔

عقود (معاملات) میں فاسد: وہ ہے جس کے آثار اس پر مرتب نہ ہوں، جیسے: مجہول چیز کی بیع کرنا۔

عبادات، عقود اور شروط میں سے ہر فاسد حرام ہے، اس لیے کہ یہ اللہ کی حدود سے تجاوز کرنا اور اس کی آیات کو مذاق بنانا ہے اور اس لیے بھی کہ نبی ﷺ نے ان لوگوں کو ناپسند کیا جنہوں نے وہ شرطیں لگائیں جو کتاب اللہ میں نہیں تھیں۔ [1]

[1] متفق علیہ: رواہ البخاری (۲۵۶۰، ۲۵۶۱، ۲۵۶۳) کتاب البیوع، باب ان شاء رد المصراۃ۔ ومسلم (۱۵۰۴/ ۶-۸) کتاب العتق، باب انما الولاء لمن اعتق۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو جگہ کے علاوہ فاسد اور باطل کا ایک ہی معنی ہے:

پہلی جگہ:

احرام میں :انہوں نے فاسد اور باطل میں فرق کیا ہے کہ فاسد وہ ہے جس میں محرم (احرام باندھنے والا) پہلی مرتبہ حلال ہونے سے پہلے ہم بستری کرلے، اور باطل وہ ہے جس میں وہ اسلام سے مرتد ہو جائے۔

دوسری جگہ:

نکاح میں :انہوں نے فاسد اور باطل میں فرق کیا ہے۔ فاسد وہ ہے جس کے فساد میں علماء نے اختلاف کیا ہے، جیسے: بغیر ولی کے نکاح، اور باطل وہ ہے جس کے بطلان پر انہوں نے اتفاق کیا ہو، جیسے: عدت گزارنے والی عورت کا نکاح کرنا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم

علم کی تعریف:

علم یہ ہے کہ کسی چیز کی حقیقت کو یقینی طور پر جاننا، جیسے: یہ جاننا کہ کل جزء سے بڑا ہے اور نیت عبادت میں شرط ہے۔

" ادراك الشــــيء " کہنے سے کسی چیز کا کلی طور پر نہ جاننا خارج ہو گیا اسے "جہل بسیط" کہتے ہیں، مثال کے طور پر یہ پوچھا جائے کہ غزوہ بدر کب واقع ہوا تھا؟ تو وہ کہے: میں نہیں جانتا۔

" عـلـى مـا هو عليه" کہنے سے اصل حقیقت کے خلاف جاننا خارج ہو گیا، اسے "جہل مرکب" کہتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہ پوچھا جائے کہ غزوہ بدر کب واقع ہوا تھا؟ تو وہ کہے: تین ہجری میں۔

" ادراكـا جازمًا " کہنے سے کسی چیز کا غیر یقینی طور پر جاننا نکل گیا۔ اس لیے کہ اس کے ہاں احتمال ہے کہ وہ اپنی معلوم کی ہوئی صورت کے علاوہ کسی اور صورت پر ہو، لہذا اسے علم نہیں کہہ سکتے۔

پھر اگر اس کے نزدیک دو احتمالوں میں سے ایک راجح ہو تو راجح ظن اور مرجوح وہم ہوگا اور اگر وہ دونوں معاملے برابر ہوں تو وہ شک ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ علم کا مختلف اشیاء کے ساتھ تعلق درج ذیل ہوتا ہے:

۱۔ **علم**: کسی چیز کی حقیقت کو یقینی طور پر جاننا۔

۲۔ **جهل بسيط** : (کسی چیز کو) کلی طور پر نہ جاننا۔

۳۔ **جهل مرکب** : کسی چیز کو اس کی اصل حقیقت کے خلاف جاننا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ **ظن** : کسی چیز کو اس انداز سے جاننا کہ اس کی ضد کا احتمال مرجوح ہو۔

۵۔ **وھم** : کسی چیز کو اس انداز سے جاننا کہ اس کی ضد کا احتمال راجح ہو۔

۶۔ **شك** : کسی چیز کو اس انداز سے جاننا کہ اس کی ضد کا احتمال بھی برابر ہو۔

علم کی دو قسمیں ہیں: ضروری اور نظری۔

۱...... **علم ضروری**: وہ علم ہے جس میں معلوم شدہ حقیقت کا جاننا ضروری ہو، اس اعتبار سے کہ آدمی بغیر غور وفکر اور استدلال کے اس کے جاننے پر مجبور ہو جائے، جیسے: یہ جاننا کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں کل جزء سے بڑا ہے، آگ جلانے والی ہے۔

۲...... **علم نظری** : وہ علم ہے جو غور وفکر اور استدلال کا محتاج نہ ہو، جیسے: نماز کے بارے نیت کے وجوب کا جاننا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام

کلام کی تعریف:

کلام کا لغوی معنیٰ یہ ہے کہ کلام وہ لفظ ہے جو کسی معنیٰ کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

اصطلاحی تعریف: ......کلام وہ لفظ ہے جو فائدہ دے، جیسے: اَللّٰہُ رَبُّنَا ، مُحَمَّدٌ نَبِیُّنَا .

(**کلام کی قسمیں**): کلام کم از کم دو اسموں یا ایک فعل اور اسم سے مل کر بنتا ہے۔

دو اسموں کی مثال، جیسے: مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ .

ایک فعل اور اسم کی مثال، جیسے: اِسْتَقَامَ مُحَمَّدٌ .

کلام کا واحد کلمہ ہے۔

(کلمہ کی تعریف) اور کلمہ وہ لفظ ہے جو ایک معنیٰ کے لیے وضع کیا گیا ہو، یہ اسم، فعل یا حرف ہوتا ہے۔

(أ) **اسم**: وہ کلمہ ہے جو کسی زمانے کے ساتھ ملے بغیر اپنے معنی پر خود دلالت کرے۔

اس کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ اسم جو عموم کا فائدہ دے، جیسے: اسماءِ موصولہ۔

دوسری قسم: وہ اسم جو مطلق حکم کا فائدہ دے، جیسے: نکرہ اثبات کے معنی میں۔

تیسری قسم: وہ اسم جو خصوص کا فائدہ دے، جیسے: اعلام۔

(ب) **فعل**: وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر خود دلالت کرے اور بالھیئت تین زمانوں میں سے کسی ایک کے ساتھ مل جائے۔

(فعل کی قسمیں): وہ فعل یا تو ماضی ہوگا، جیسے: فَهِمَ یا مضارع، جیسے: یَفْهَمُ یا امر،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے: اِفْهَمْ.

فعل اپنی قسموں کے ساتھ مطلق حکم کا فائدہ دیتا ہے، اس کے لیے عموم نہیں ہوتا۔

(ج) **حرف**: وہ کلمہ ہے جو اپنے غیر کے ساتھ مل کر اپنے معنی پر دلالت کرے۔

حروف میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ **واؤ**: یہ عاطفہ ہوتی ہے، دو معطوفوں کے ایک حکم میں مشترک ہونے کا فائدہ دیتی ہے اور یہ بغیر دلیل کے ترتیب یا عدم ترتیب کا تقاضا نہیں کرتی۔

۲۔ **فاء**: یہ عاطفہ ہوتی ہے اور دو معطوفوں کے ترتیب اور تعقیب کے ساتھ ایک حکم میں مشترک ہونے کا فائدہ دیتی ہے۔

یہ سببیہ ہوتی ہے اور تعلیل کا فائدہ دیتی ہے۔

۳۔ **لام جارہ**: اس کے کئی معانی ہیں ان میں سے چند درج ذیل ہیں: تعلیل، تملیک اور اباحت۔

۴۔ **علی جارہ**: اس کے کئی معانی ہیں جن میں سے ایک وجوب ہے۔

کلام کی اقسام: سچائی کے ساتھ متصف ہونے اور نہ ہونے کے امکان کے اعتبار سے کلام کی دو قسمیں ہیں: خبر اور انشاء۔

1...... **خبر**:

وہ کلام ہے جس کو بذاتہ سچ یا جھوٹ کے ساتھ بیان کرنا ممکن ہو۔

"ما یمکن ان یوصف بالصدق والکذب" کہنے سے انشاء خارج ہوگئی کیونکہ اس میں یہ ممکن نہیں اس لیے کہ اس کا مدلول مخبر عنہ نہیں ہوتا کہ اس کے بارے یہ کہنا ممکن ہو کہ وہ سچ ہے یا جھوٹ۔

"لذاتہ" کہنے سے وہ خبر خارج ہوگئی ہے جس میں مخبر بہ کے اعتبار سے سچ اور جھوٹ کا احتمال نہ ہو۔

اس لیے کہ مخبر بہ کے اعتبار سے خبر کی تین قسمیں ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی قسم : وہ خبر جس کا جھوٹ کے ساتھ متصف ہونا ممکن نہ ہو، جیسے: اللہ اور اس کے رسول کی خبر جو آپ ﷺ سے ثابت ہو۔

دوسری قسم : وہ خبر جس کا سچ کے ساتھ متصف ہونا ممکن نہ ہو، جیسے: شرعاً یا عقلاً محال چیز کے بارے خبر دینا۔

شرعًا محال ہونے کی مثال: جیسے: نبی ﷺ کے بعد رسالت کا دعویٰ کرنے والے کی خبر۔

عقلًا محال ہونے کی مثال: جیسے: دو متضاد چیزوں کے جمع ہونے کے بارے خبر دینا، مثلاً حرکت اور سکون کا ایک ہی آنکھ میں ایک وقت میں ہونا۔

تیسری قسم : وہ خبر جس کا سچ یا جھوٹ کے ساتھ متصف ہونا ممکن ہو، دونوں برابر ہوں یا ان میں سے ایک راجح ہو، جیسے: کسی شخص کا کسی غائب کے آنے کے بارے میں خبر دینا وغیرہ۔

۲...... انشاء :

وہ کلام ہے جس کا سچ یا جھوٹ کے ساتھ بیان کرنا ممکن نہ ہو۔

وہ کلام ہے جس کا سچ یا جھوٹ کے ساتھ متصف ہونا ممکن نہ ہو۔

اس کی قسموں میں سے امر اور نہی ہے، جیسے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾ (النساء: ۳۶)

''اور اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو''۔

کبھی ایک کلام دو اعتبار سے خبر اور انشاء ہوتی ہے، جیسے: عقود کے الفاظ کے صیغے مثلاً بِعْتُ اور قَبِلْتُ، یہ خریدار کے دل میں پائی جانے والی بات پر دلالت کرنے کے اعتبار سے خبر اور اس پر بیع مرتب (منعقد) ہونے کے اعتبار سے انشاء ہے۔

کسی فائدے کی بناء پر کبھی کلام خبر کی صورت میں آتی ہے اور اس سے مراد انشاء ہوتی ہے اور کبھی اس کے برعکس (یعنی کلام انشاء کی صورت میں آتی ہے اور اس سے مراد خبر ہوتی ہے۔)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی صورت کی مثال : ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ﴾ (البقرة: ٢٢٨)

"طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔"

پس اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿يَتَرَبَّصْنَ﴾ خبر کی صورت میں ہے اور اس سے مراد امر (حکم) ہے، اور اس کا فائدہ مأمور بہ (جس کام کا حکم دیا گیا اس) کے کرنے کو پختہ کرنا ہے۔ گویا کہ وہ حکم پورا ہو چکا ہے۔ اسے مأمور کی صفات میں سے ایک صفت کی طرح بیان کیا گیا ہے۔

(پہلی صورت کے) برعکس کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰيٰكُمْ﴾ (العنكبوت : ١١)

"کافروں نے ایمانداروں سے کہا کہ تم ہماری راہ کی تابعداری کرو، تمہارے گناہ ہم اٹھالیں گے۔"

پس اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿ولنحمل﴾ امر کی صورت میں ہے اور اس سے مراد خبر ہے یعنی: وَنَحْنُ نَحْمِلُ.

اس کا فائدہ مخبر عنه شیء (جس چیز کے بارے خبر دی گئی ہے) کو مفروض ملزم به (جس کو لازم کیا گیا ہے) کے مرتبہ پر اتارنا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت اور مجاز

استعمال کے اعتبار سے کلام کی دو قسمیں ہیں: حقیقت اور مجاز۔

ا۔حقیقت:

حقیقت وہ لفظ ہے جو اس معنی میں مستعمل ہو جس کے لیے وہ وضع کیا گیا ہو، جیسے: اَسَدٌ خون خوار حیوان کے لیے۔

"المستعمل" کہنے سے مہمل خارج ہوگیا، اسے حقیقت کہہ سکتے ہیں اور نہ مجاز۔

"فیما وضع له" کہنے سے مجاز خارج ہوگیا۔

(حقیقت کی قسمیں): اس کی تین قسمیں ہیں: لغوی، شرعی اور عرفی۔

لغوی حقیقت: ...... وہ لفظ جو اس لغوی معنی میں مستعمل ہو جس کے لیے وہ وضع کیا گیا ہو۔

"فی اللغة" کہنے سے شرعی اور عرفی حقیقت خارج ہوگئی، جیسے: صلاۃ اس کی لغوی حقیقت دعا ہے اہل لغت کی کلام میں اسی (معنی) پر اسے محمول کیا جائے گا۔

شرعی حقیقت: ...... وہ لفظ جو اس شرعی معنی میں مستعمل ہو جس کے لیے وہ وضع کیا گیا ہو۔

"فی الشرع" کہنے سے لغوی اور عرفی حقیقت خارج ہوگئی، جیسے: صلاۃ اس کی شرعی حقیقت وہ مخصوص اقوال اور افعال ہیں جو تکبیر کے ساتھ شروع ہوں اور سلام کے ساتھ ختم ہوجائیں۔

اہل شرع کی کلام میں اسے اسی (معنی) پر محمول کیا جائے گا۔

عرفی حقیقت: ...... وہ لفظ جو اس عرفی معنی میں مستعمل ہو جس کے لیے وہ وضع کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا ہو۔

"فی العرف" کہنے سے لغوی اور شرعی حقیقت خارج ہوگئی، جیسے: دَابَّةٌ اس کی عرفی حقیقت چار ٹانگوں والا حیوان ہے، اہل عرف کے کلام میں اسے اسی معنی پر محمول کیا جاتا ہے۔

حقیقت کے تین قسموں میں تقسیم ہونے کی پہچان کا فائدہ:

ہم ہر لفظ کو اس کے استعمال کی جگہ میں اس کے حقیقی معانی پر محمول کریں گے۔

اہل لغت کے استعمال میں اسے لغوی حقیقت پر اور شرع کے استعمال میں اسے شرعی حقیقت پر محمول کیا جاتا ہے۔

اور اہل عرف کے استعمال میں اسے عرفی حقیقت پر محمول کیا جاتا ہے۔

۲۔ مجاز:

وہ لفظ ہے جو اس معنی کے علاوہ میں مستعمل ہو جس کے لیے وہ وضع کیا گیا ہو، جیسے: اَسَدٌ (شیر) بہادر آدمی کے لیے ہے۔

"المستعمل" کہنے سے مہمل خارج ہوگیا، اسے حقیقت کہہ سکتے ہیں اور نہ مجاز۔

"فی غیر ما وضع له" کہنے سے حقیقت خارج ہوگئی۔

لفظ کو اس کے مجازی معنی پر محمول کرنا جائز نہیں الا یہ کہ کوئی صحیح دلیل اس کے حقیقی معنی مراد لینے سے مانع ہو۔ علم بیان میں اس (صحیح دلیل) کو قرینہ کہتے ہیں۔

کسی لفظ کے مجازی معنی میں استعمال ہونے کے لیے شرط ہے کہ حقیقی اور مجازی معنی میں ربط اور تعلق ہو۔ تاکہ اسے بیان کرنا صحیح ہو۔

علم بیان میں اس (ارتباط) کو علاقہ کہتے ہیں۔

(علاقہ کی قسمیں): علاقہ مشابہت ہوتا ہے یا غیر مشابہت ہوتا ہے۔

اگر علاقہ تشبیہ ہو تو وہ "استعارہ" کہلائے گا، جیسے: لفظ اَسَدٌ سے بہادر آدمی مراد لینا۔

اگر علاقہ غیر تشبیہ ہو اور مجاز کلمات میں ہو تو وہ مجاز مرسل کہلائے گا اور اگر مجاز نسبت میں ہو تو وہ مجاز عقلی کہلائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجاز مرسل کی مثال: جیسے: آپ کہیں: رَعَيْنَا الْمَطَرَ (ہم نے بارش چرائی) اس میں کلمہ "مَطَرٌ" گھاس سے مجاز ہے، اس میں مجاز کلمہ کے ساتھ ہے۔

مجاز مرسل کی مثال: جیسے آپ کہیں: أَنْبَتَ الْمَطَرُ الْعُشْبَ (بارش نے گھاس اگائی)۔

ان تمام کلموں سے حقیقی معنی مراد لیا گیا ہے لیکن بارش کی طرف اگانے کی نسبت مجازی ہے، اس لیے کہ حقیقی طور پر اگانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ پس مجاز نسبت میں ہے۔

(مجاز مرسل کی دو قسمیں): مجاز بالزیادت اور مجاز بالحذف۔

مجاز بالزیادت کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ (الشوری: ۱۱) "اس جیسی کوئی چیز نہیں۔"

مجاز بالحذف کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ﴾ (یوسف: ۸۲)

"آپ اس شہر کے لوگوں سے دریافت فرمالیں"

أی: واسأل أهل القرية، اس میں لفظ " أهل " کو مجازاً حذف کردیا گیا ہے۔

علم بیان میں مجاز کی بہت ساری قسمیں بیان کی گئی ہیں۔

اصول فقہ میں حقیقت اور مجاز کا صرف ایک حصہ بیان کیا گیا ہے، اس لیے کہ الفاظ کی دلالت حقیقی ہوتی ہے یا مجازی، اسی بناء پر حقیقت، مجاز اور ان کے حکم کو پہچاننے کی ضرورت پیش آئی۔ واللہ اعلم۔

نوٹ : ......اکثر متأخرین کے نزدیک مشہور ہے کہ قرآن اور اس کے علاوہ میں کلام کی دو قسمیں حقیقت اور مجاز پائی جاتی ہیں، بعض اہل علم نے کہا کہ قرآن میں مجاز نہیں ہے اور بعض نے کہا کہ مجاز نہ قرآن میں ہے اور نہ اس کے علاوہ میں ہے، یہی بات ابواسحاق اسفرائینی اور متأخرین میں سے علامہ شیخ محمد امین شنقیطی نے کہی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے شاگرد ابن قیم نے بیان کیا ہے کہ یہ نئی اصطلاح ہے جو تین فضیلت والے دور گزر جانے کے بعد وجود میں آئی اور بہت سارے قولی دلائل نے اس کی تائید کی ہے۔ یہ واضح ہے اس شخص کے لیے جو اس پر متوجہ ہو، بے شک یہی قول درست ہے۔ (1)

(1) راجع كتاب الايمان ص : ۷۳۔ ومختصر الصواعق ص : ۱۵۱۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امر

امر کی تعریف:

امر وہ قول ہے جو بطور غلبہ کے طلب فعل پر مشتمل ہو، جیسے:

﴿وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ﴾ (البقرۃ: ٤٣)

"اور نماز قائم کرو اور زکاۃ دو۔"

"قول" کہنے سے اشارہ خارج ہو گیا اسے امر نہیں کہہ سکتے اگرچہ وہ اس معنی کا فائدہ دے۔

"طلب الفعل" کہنے سے نہی خارج ہو گئی اس لیے کہ اس میں فعل چھوڑنے کا مطالبہ ہوتا ہے۔

فعل سے مراد اثبات ہے، پس قول مأمور بہ کو شامل ہوتا ہے۔

"علی وجہ الاستعلاء" کہنے سے التماس، دعا اور ان کے علاوہ وہ معانی جو قرائن کے ساتھ امر کے صیغہ سے حاصل ہوتے ہیں، خارج ہو گئے۔

امر کے صیغے (الفاظ):

امر کے چار الفاظ ہیں:

۱۔ **فعل امر**: جیسے:

﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ﴾ (العنکبوت: ٤٥)

"جو کتاب آپ کی طرف وحی کی گئی ہے، اسے پڑھیں۔"

۲۔ **اسم فعل امر**: جیسے: ((حَيَّ عَلَی الصَّلَاۃِ.))

۳۔ **مصدر** جو فعل امر کا نائب ہو: جیسے:

﴿فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ﴾ (محمد: ٤)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”تو جب کافروں سے تمہاری مڈبھیڑ ہو تو گردنوں پر وار مارو“۔

۴۔ **مضارع بلام امر**: جیسے:

﴿لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ (الفتح : ۹، المجادلة : ٤)

”تا کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔“

فعل کی طلب کا فائدہ کبھی امر کے صیغے کے علاوہ بھی حاصل ہو جاتا ہے، جیسے: یہ بیان کیا جائے کہ وہ فرض ہے، واجب ہے، مندوب ہے، اطاعت ہے یا اس کو کرنے والے کی تعریف کی جائے، اس کو چھوڑنے والے کی مذمت بیان کی جائے، اس کے کرنے پر ثواب دیا جائے یا اس کو چھوڑنے پر سزا دی جائے۔ [1]

صیغہ امر کا تقاضا:

امر کا صیغہ مطلق طور پر مأمور بہ کے وجوب اور اسے فی الفور کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔

---

[1] فضیلۃ الشیخ المؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ نے حاشیہ لکھا ہے:

اس کی مثال جس کے بارے کہا جائے کہ یہ فرض ہے، جیسے: نبی ﷺ نے فرمایا: "فأعلمهم أن الله قد فرض عليهم خمس صلوات في كل يوم وليلة . . . . . "

اس کی مثال جس کے بارے کہا جائے کہ یہ واجب ہے، جیسے: نبی ﷺ نے فرمایا: "غسل الجمعة واجب على كل محتلم۔"

اس کی مثال جس کے بارے کہا جائے کہ یہ اطاعت ہے، جیسے: نبی ﷺ نے فرمایا: "من أطاع أميري فقد أطاعني۔"

اس کی مثال جس کے کرنے والے کی تعریف کی جائے، جیسے: نبی ﷺ نے فرمایا: "نعم الرجل عبدالله بن عمر لو كان يقوم من الليل۔"

اس کی مثال جس کے کرنے والے کی مذمت کی جائے، جیسے: نبی ﷺ نے فرمایا: "من ترك الرمي بعد ما علمه رغبة عنه ، فانها نعمة كفرها۔"

اس کی مثال جس کے کرنے پر ثواب مرتب کیا جائے، جیسے: نبی ﷺ نے فرمایا: "من صلى على صلاة صلى الله عليه بها عشرا ."

اس کی مثال جس کے چھوڑنے پر سزا مرتب کی جائے، جیسے: نبی ﷺ نے فرمایا: "من ترك ثلاث جمع تهاونا طبع الله علىٰ قلبه۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجوب کا تقاضا کرنے کی دلیل: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور: ٦٣)

''سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں، انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انہیں دردناک عذاب (نہ) پہنچے۔''

دلالت کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کی نافرمانی کرنے والوں کو ڈرایا ہے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے، آفت سے مراد دلوں کی کجی ہے یا انہیں دردناک عذاب پہنچے، اس جیسی تحذیر صرف واجب کے ترک کرنے پر ہوتی ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا مطلق امر فعل کو وجوبی طور پر کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔

فی الفور کرنے کی دلیل: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ (البقرة: ١٤٨)

''تم نیکیوں کی طرف دوڑو۔''

جن شرعی کاموں کے کرنے کا حکم دیا جائے وہ نیکی ہوتے ہیں، ان کی طرف سبقت کرنے کا حکم انہیں جلدی کرنے کے وجوب کی دلیل ہے۔

اور اسی لیے نبی ﷺ نے لوگوں کے قربانی کرنے اور بال مونڈنے سے پیچھے رہنے کو ناپسند کیا جو آپ ﷺ نے انہیں حدیبیہ کے دن حکم دیا تھا۔ حتی کہ آپ ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان کے سامنے وہ واقعہ ذکر کیا جو آپ ﷺ نے لوگوں سے محسوس کیا۔ ❶

اور اس لیے کہ فعل کو جلدی کرنے میں زیادہ احتیاط اور اس سے بری الذمہ ہونا اور اسے مؤخر کرنے میں کئی آفات ہیں، اور تاخیر واجبات کے اکٹھے ہونے کا تقاضا کرتی ہے

---

❶ رواه البخاري (٢٧٣١، ٢٧٣٢) كتاب الشروط، باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط۔ واحمد (٤/٣٢٦، ١٩١١٧)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ آدمی ان کے کرنے سے عاجز آجاتا ہے

کبھی امر وجوب اور فوری بجالانے سے اس دلیل کی بناء پر خارج ہو جاتا ہے، جو اس کا تقاضا کرتی ہے۔ پس امر وجوب سے متعدد معانی کی طرف نکل جاتا ہے۔

جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ **ندب**: جیسے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ﴾ (البقرة: ۲۸۲)

"خرید و فروخت کے وقت بھی گواہ مقرر کر لیا کرو"۔

خرید و فروخت کرتے وقت گواہ بنانے کا حکم ندب کے لیے ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا اور کوئی گواہ نہیں بنایا۔ ❶

۲۔ **اباحت**: یہ معنی اکثر اس وقت ہوتا ہے جب امر ممنوع کام کے بعد آئے یا اس کا جواب واقع ہو جس کے ممنوع ہونے کا وہم ہو۔

ممنوع کے بعد آنے کی مثال: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

﴿وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا﴾ (المائدة: ۲)

"ہاں جب تم احرام اتار ڈالو تو شکار کھیل سکتے ہو۔"

یہاں شکار کرنے کا حکم اباحت کے لیے ہے۔ اس لیے کہ وہ ممنوع کے بعد واقع ہوا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے حاصل ہو رہا ہے:

﴿غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ﴾ (المائدة: ۱).

"مگر حالت احرام شکار کو حلال جاننے والے نہ بننا۔"

جس کے ممنوع ہونے کا وہم ہو، اس کا جواب واقع ہونے کی مثال نبی ﷺ کا یہ

---

❶ رواه ابو داود (۳۶۰۷) كتاب الأقضية، باب اذا علم الحاكم صدق الشاهد الواحد، يجوز له ان يحكم به؟۔ والنسائي في "الكبرى" (۶۲۴۳) كتاب البيوع، التسهيل في ترك الاشهاد على البيع، واحمد ۵/۲۱۵، وصححه الالباني في "الارواء" (۱۲۸۶)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان ہے:

((افعل ولا حرج)) ❶

''اب کرلو اور کوئی حرج نہیں''

یہ ان لوگوں کے جواب میں ہے جنہوں نے حجۃ الوداع میں نبی ﷺ سے عید کے دن کیے جانے والے افعال حج کو ایک دوسرے سے پہلے کرنے کے بارے سوال کیا تھا۔

۳۔ **تہدید**: جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ﴾ (فصلت : ٤٠)

''تم جو چاہو کرتے چلے جاؤ، تمہارا سب کیا کرایا وہ دیکھ رہا ہے۔''

﴿فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ نَارًا﴾

(الکھف : ۲۹)

''اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔ ظالموں کے لیے ہم نے وہ آگ تیار کر رکھی ہے۔''

مذکورہ امر کے بعد وعید کا ذکر اس بات کی دلیل ہے کہ امر تہدید (دھمکانا) کے لیے ہے۔ اور امر فوریت (فوری بجالانے) سے تراخی یعنی دیر سے کرنے کی طرف لوٹ گیا ہے۔

اس کی مثال جیسے: رمضان کے روزوں کی قضاء اس کا حکم دیا گیا ہے لیکن دلیل اسے دیر سے قضاء کرنے پر دلالت کرتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے ذمے رمضان کے روزے ہوتے۔ میں انہیں شعبان میں قضاء کرنے کی طاقت رکھتی، اور یہ تاخیر رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی وجہ سے ہوتی تھی۔ ❷

---

❶ رواہ البخاری (۸۳) کتاب العلم، باب الفتیا وھو واقف علی الدابہ وغیرھا۔ ومسلم (۱۳۰۶) کتاب الحج، باب من حلق قبل نحر او نحر قبل الرمی۔

❷ البخاری، کتاب الصوم، باب متی یقضی قضاء رمضان، حدیث : ۱۹۵۰۔ مسلم، کتاب الصیام، باب قضاء رمضان فی شعبان، حدیث : ۱۱٤٦۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تاخیر حرام ہوتی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس تاخیر پر قائم نہ رکھا جاتا۔

وہ چیز جس کے علاوہ مامور بہ (یعنی فعل واجب) مکمل نہ ہو:

جب مامور بہ (یعنی جس کام کا حکم دیا گیا ہو) کا کرنا کسی چیز پر موقوف ہو تو وہ چیز بھی مامور بہ (یعنی اس کے کرنے کا بھی حکم) ہوگی۔

اگر مامور بہ واجب ہو تو وہ چیز بھی واجب ہوگی، اور اگر مامور بہ مندوب ہو تو وہ چیز بھی مندوب ہوگی۔

واجب کی مثال: جیسے: جب شرم گاہ کو ڈھانپنا کپڑا خریدنے پر موقوف ہو تو یہ خریدنا واجب ہوگا۔

مندوب کی مثال: جیسے: جمعہ (پڑھنے) کے لیے خوشبو لگانا جب خوشبو خریدنے پر موقوف ہو تو یہ خریدنا مندوب ہوگا۔

یہ قاعدہ ایک عمومی قاعدہ کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے اور وہ عمومی قاعدہ یہ ہے: "الوسائل لها أحكام المقاصد" وسائل کے لیے مقاصد کے احکام ہوتے ہیں، پس مامورات (جن چیزوں کا حکم دیا ہے) کے وسائل بھی مامور بہا ہیں یعنی ان کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اور منہیات (جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے) کے وسائل بھی منہی عنہا ہیں یعنی ان سے بھی روکا گیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہی

نہی کی تعریف:

نہی وہ قول ہے جو بطور غلبہ کے روکنے کی طلب پر مشتمل ہو مخصوص صیغہ کے ساتھ اس سے مراد مضارع ہے جو لائے نہی کے ساتھ ملا ہوا ہو، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ﴾ (الانعام : ۱۵۰)

"اور ایسے لوگوں کے باطل خیالات کا اتباع مت کیجیے! جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور وہ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔"

"قول" کہنے سے اشارہ خارج ہو گیا۔ اسے نہی نہیں کہہ سکتے، اگر چہ وہ اس معنیٰ کا فائدہ دے۔

"طلب الکف" کہنے سے امر خارج ہو گیا، اس لیے کہ اس میں کام کرنے کی طلب ہوتی ہے۔

"علی وجہ الاستعلاء" کہنے سے التماس، دعا اور وہ معانی خارج ہو گئے جو قرائن کے ذریعے نہی سے حاصل ہوتے ہیں۔

"بصیغة مخصوصة هی المضارع ...." کہنے سے وہ قول خارج ہو گیا جو امر کے صیغہ کے ساتھ کام سے روکنے کی طلب پر دلالت کرے، جیسے: دَعْ ، أُتْرُكْ اور كُفَّ وغیرہ۔

یہ اگر چہ کام سے روکنے کے مطالبہ پر مشتمل ہیں لیکن یہ صیغہ امر کے ساتھ ہیں اس لیے یہ امر ہوں گے نہ کہ نہی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی کام سے روکنے کی طلب کا فائدہ نہی کے صیغہ کے بغیر بھی حاصل ہو جاتا ہے، جیسے: جب فعل کو تحریم، ممانعت یا قباحت کے ساتھ بیان کیا جائے، اس کو کرنے والے کی مذمت کی جائے یا اس کے کرنے پر سزا مرتب کی جائے وغیرہ۔

صیغہ نہی کا تقاضا:

نہی کا صیغہ مطلق طور پر جس کام سے روکا گیا ہے، اس کے حرام اور فاسد (باطل) ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔

حرام کا تقاضا کرنے کی دلیل: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا﴾ (الحشر : ٧)

''اور تمہیں جو کچھ رسول دیں لے لو اور جس سے روکیں رک جاؤ۔''

جس کام سے روکا گیا ہے اس سے رکنے کا حکم دینا، رکنے کے وجوب کا تقاضا کرتا ہے اور فعل کا حرام ہونا اسے لازم ہے۔

اس کی مثال جس میں فعل کو تحریم کے ساتھ بیان کیا جائے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾

فعل کو قبیح کے ساتھ بیان کرنے کی مثال: نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((ثمن الكلب خبيث .))

فعل کو کرنے والے کی مذمت کی مثال: نبی ﷺ کا فرمان ہے: ''بئس۔''

اس فعل کی مثال جس کے کرنے پر سزا مرتب کی جائے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا﴾ (النساء : ١٠)

باطل ہونے کا تقاضا کرنے کی دلیل: نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے:

((من عمل عملًا ليس عليه امرنا فهو ردّ))أي مردود [1]

[1] رواه مسلم، كتاب الاقضية، باب نقض الاحكام الباطلة ورد محدثات الامور، حديث: ١٧١٨۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”جو شخص ایسا کام کرے جس کے لیے ہمارا حکم نہ ہو تو وہ مردود ہے۔“

جس کام سے منع کیا گیا ہے، اس پر نبی ﷺ کا حکم نہیں ہے۔ لہٰذا وہ عمل مردود یعنی نا قابل قبول ہے۔

آپ اس بات کو یاد کرلیں۔

جس کام سے روکا گیا ہو کیا وہ حرمت کے باوجود باطل ہے یا صحیح ہے، اس کے بارے حنبلی مذہب کا قاعدہ درج ذیل ہے:

۱۔ اگر نہی جس کام سے روکا گیا ہے اس کی ذات سے متعلق ہو یا اس کی شرط سے تو وہ کام باطل ہے۔

۲۔ اگر نہی ایسے خارجی امر سے متعلق ہو جس کا منع کیے گئے کام کی ذات اور اس کی شرط سے کوئی تعلق نہ ہو تو وہ کام باطل نہیں ہوگا۔

عبادت میں ممنوع کام کی ذات سے متعلق نہی کی مثال: عیدین کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت۔

معاملات میں ممنوع کام کی ذات سے متعلق نہی کی مثال: جمعہ کی دوسری اذان کے بعد خرید و فروخت کی ممانعت، اس شخص کے لیے جس پر جمعہ واجب ہے۔

عبادت میں ممنوع کام کی شرط سے متعلق نہی کی مثال: مرد کے لیے ریشم پہننے کی ممانعت، نماز کے درست ہونے کے لیے شرم گاہ کو ڈھانپنا شرط ہے، جب آدمی شرم گاہ کو ایسے کپڑے سے ڈھانپے جس کے استعمال سے منع کیا گیا ہو تو نہی کے نماز کی شرط سے متعلق ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی۔

معاملات میں ممنوع کام کی شرط سے متعلق نہی کی مثال: حمل کو بیچنے کی ممانعت، مبیع (جس چیز کو بیچا جائے) کو جاننا بیع کے صحیح ہونے کے لیے شرط ہے، جب آدمی حمل کو بیچ دے تو نہی کے اس کی شرط سے متعلق ہونے کی وجہ سے بیع صحیح نہیں ہے۔

عبادت میں نہی کے خارجی امر سے متعلق ہونے کی مثال: مرد کے لیے ریشم کی پگڑی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہننے کی ممانعت، اگر آدمی ریشم کی پگڑی کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی اس لیے کہ نہی نماز کی ذات اور اس کی شرط سے متعلق نہیں ہے۔

معاملات میں نہی کے خارجی امر سے متعلق ہونے کی مثال: دھوکہ کرنے کی ممانعت، اگر آدمی کوئی چیز دھوکے سے بیچ دے تو بیع باطل نہیں ہوگی اس لیے کہ نہی بیع کی ذات اور اس کی شرط سے متعلق نہیں ہے

کبھی نہی سے حرمت کے علاوہ دوسرے معانی بھی مراد لیے جاسکتے ہیں جب کوئی دلیل اس کا تقاضا کرے۔

ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ **کراھت**: انہوں نے اس کی مثال نبی ﷺ کے اس فرمان کے ساتھ دی ہے:

((لا يمسن أحدكم ذكره بيمينه وهو يبول .)) ❶

"تم میں سے کوئی پیشاب کرتے وقت اپنے دائیں ہاتھ سے شرم گاہ کو ہرگز نہ چھوئے۔"

جمہور نے کہا یہاں نہی کراہت کے لیے ہے۔ اس لیے کہ عضو تناسل انسان کے جسم کا ایک حصہ ہے اور نہی کی حکمت دائیں ہاتھ کو صاف ستھرا اور پاکیزہ بنانا ہے۔

۲۔ **ارشاد** (راہنمائی): جیسے نبی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا:

((لاتدعن ان تقول دبر كل صلاة : اللهم أعني على ذكرك وشكرك وحسن عبادتك .)) ❷

• "تو ہر نماز کے بعد یہ کلمات پڑھنا ہرگز نہ چھوڑنا: اے اللہ اپنے ذکر، اپنے شکر

❶ رواه البخاری ، كتاب الوضوء، باب النهی عن الاستنجاء باليمين، حديث : ۱۵۳۔ ومسلم، كتاب الطهارة ، باب النهی عن الاستنجاء باليمين واللفظ له، حديث : ۲٦۷۔

❷ رواه احمد : ۵/ ۲٤٤ (۲۲۱۷۲) وابوداود، كتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حديث : ۱۵۲۲۔ والنسائی فی "المجتبىٰ"، كتاب السهو ، باب نوع آخر من الدعاء، حديث : ۱۳۰۲۔ وصححه النووی، وجزم بثبوته الحافظ فی "الفتح" حديث : ۱۳۳/۱۱۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بہترین عبادت کے لیے میری مدد فرما۔"

جو امر اور نہی کے خطاب میں داخل ہوں گے:

جو امر اور نہی کے خطاب میں داخل ہو وہ مکلّف ہے اس حال میں کہ وہ بالغ اور عاقل ہو۔

"البالغ" کہنے سے چھوٹا (نابالغ) خارج ہوگیا، اسے بالغ کی طرح امر اور نہی کا مکلّف نہیں کیا جاتا، لیکن اسے عقل وہوش کی عمر کے بعد اطاعت کا عادی بنانے کے لیے عبادات کا حکم دیا جاتا ہے اور گناہوں سے روکا جاتا ہے تاکہ وہ ان سے رکنے کا عادی ہو جائے۔

"العاقل" کہنے سے مجنون خارج ہوگیا اسے امر اور نہی کا مکلّف نہیں کیا جاتا، لیکن اسے وہ کام کرنے سے روکا جاتا ہے جس میں دوسرے پر ظلم و زیادتی ہو یا اس میں فساد انگیزی ہو، اگر اس نے مامور بہ کام کیا تو فرمانبرداری کی نیت نہ ہونے کی وجہ سے اس کی طرف سے وہ کام صحیح نہیں سمجھا جائے گا۔

اس بناء پر چھوٹے بچے اور مجنون کے مال میں زکاۃ اور مالی حقوق کو فرض کرنے کا حکم نہیں آیا، اس لیے کہ یہ فرض کرنا معین اسباب سے وابستہ ہے جب وہ اسباب پائے جائیں تو حکم ثابت ہوگا لہٰذا اس میں سبب کی طرف دیکھا جاتا ہے نہ کہ فاعل (کام کرنے والے) کی طرف۔

امر اور نہی کے ساتھ مکلّف کرنے کا حکم مسلمانوں اور کافروں کو شامل ہے لیکن کافر سے کفر کی حالت میں مامور بہ کا کرنا صحیح نہیں سمجھا جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ﴾ (التوبة: ٥٤)

"کوئی سبب ان کے خرچ کی قبولیت کے نہ ہونے کا اس کے سوا کے نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے منکر ہیں۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب وہ مسلمان ہو تو اسے اس کے ادا کرنے کا حکم نہیں دیا جائے گا، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ﴾

(الانفال : ۳۸)

''آپ کافروں سے کہہ دیجیے کہ اگر وہ لوگ باز آجائیں تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں سب معاف کر دیے جائیں گے۔''

عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

((أما علمت يا عمرو ! أن الاسلام يهدم ماكان قبله .)) ❶

''اے عمرو! کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام اپنے سے قبل تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

جب وہ کفر کی حالت میں فوت ہو گیا تو اسے اس کے چھوڑنے پر سزا دی جائے گی۔

جب مجرمین سے سوال کیا جائے گا تو ان کے جواب کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ○ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ○ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ○ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ○ وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ○ حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ○﴾ (المدثر: ۴۲۔ ۴۷)

''تمہیں دوزخ میں کس چیز نے ڈالا ؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نمازی نہ تھے۔ نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور ہم بحث کرنے والوں کا ساتھ دے کر بحث مباحثے میں مشغول رہا کرتے تھے۔ اور روزِ جزا کو جھٹلاتے تھے۔ یہاں تک کہ ہمیں موت آگئی۔''

کسی کام کے مکلّف ہونے میں موانع (رکاوٹیں):

مکلّف ہونے کے کئی مانع ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں: جہالت، نسیان اور اکراہ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ رواه مسلم، كتاب الايمان، باب كون الاسلام يهدم ماكان قبله وكذا الهجرة والحج.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((ان اللّٰـه تـجاوز عن أمتي الخطأ والنسیان وما استکرھوا علیه)) ❶

’’اللہ تعالیٰ نے میری امت کو خطأ، بھول چوک اور جس پر وہ مجبور کیے جائیں معاف کردیا ہے۔‘‘

کتاب وسنت کے شواہد اس کے صحیح ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔

جھالت: بے علمی، جب کسی مکلّف آدمی نے کسی حرام کام کا ارتکاب کرلیا، اس کی حرمت سے بے علمی کی حالت میں تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا، جیسے: ایک شخص نے کلام کی حرمت سے بے علمی کی بناء پر نماز میں کلام کرلی، اور اس نے واجب کو اس کے وجوب سے بے علمی کی بناء پر چھوڑ دیا۔

جب اس کا وقت گزر جائے تو اس پر اس کی قضاء لازم نہیں ہوتی۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے نماز میں بھولنے والے (جو نماز کی ادائیگی اطمینان وسکون سے نہیں کررہا تھا) کو جو کچھ اس کی نماز سے رہ گیا تھا وہ قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اسے موجودہ نماز شریعت کے مطابق پڑھنے کا حکم دیا۔

نسیان: دل کا کسی معلوم (مقررہ) چیز کو بھول جانا، جب کسی آدمی نے بھول کر کوئی حرام کام کیا تو اسے گناہ نہیں ہوگا۔ جیسے: کسی شخص نے روزے کی حالت میں بھول کر کھالیا اور جب اس نے بھول کر ایک واجب کو چھوڑ دیا تو بھولنے کی حالت میں اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا، لیکن جب اسے یاد آئے تو اسے کرنا اس پر فرض ہے۔

اس کی دلیل نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے:

---

❶ رواہ ابن ماجه، کتاب الطلاق، باب طلاق المکرہ والناسی، حدیث: ۲۰۴۳، ۲۰۴۵۔ والبیھقی، کتاب الاقرار، باب من لا یجوز اقرارہ، حدیث: ۶ ۸۴۔ قال العجلونی فی ”کشف الخفاء“ ۱/۵۲۳ (۱۳۹۳) حسنه النووی فی ”الروضة“ و ”الاربعین۔“ وجود اسنادہ ابن کثیر فی ”تحفة الطالب“ (۱/۲۷۱) الارواء (ح: ۸۲)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((من نسی صلاۃ فلیصلها اذا ذکرها)) ❶

''جو شخص نماز کو بھول جائے تو جب اس کو یاد آئے تو اس کو پڑھ لے۔''

اکـــراہ : کسی شخص پر وہ چیز لازم کرنا جسے وہ نہ پسند کرتا ہو۔ جو شخص کسی حرام کام پر مجبور کردیا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ جیسے: وہ شخص جو کفر پر مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو۔ جو شخص کسی واجب کے چھوڑنے پر مجبور کیا جائے تو حالت مجبوری میں اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ جب مجبوری ختم ہو جائے تو اس پر اس کی قضا فرض ہے۔ جیسے: وہ شخص جو نماز چھوڑنے پر مجبور کیا جائے یہاں تک کہ نماز کا وقت ختم ہو جائے تو جب وہ مجبوری ختم ہو جائے تو اس نماز کی قضا اس پر فرض ہے۔

یہ موانع اللہ تعالیٰ کے حق کے بارے میں ہیں۔ اس لیے کہ ان کی بنیاد معافی اور رحمت ہے، اور جو موانع مخلوق کے حقوق کے بارے میں ہیں وہ محض جرمانے سے ختم نہیں ہوتے جو جرمانہ فرض ہوتا ہے جب تک صاحب حق اس کو ختم کرنے پر راضی نہ ہو۔ واللہ اعلم۔

---

❶ رواہ البخاری ، کتاب مواقیت الصلاۃ ، باب من نسی صلاۃ فلیصلها اذا ذکرها ولا یعید الا تلک الصلاۃ، حدیث : [illegible]؛ ومسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ واستحباب تعجیل قضائها، حدیث : ٦٨٤۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام

عام کی تعریف:

عام کا لغوی معنی ہے (متعدد چیزوں کو) شامل ہونا۔

اصطلاحی تعریف: ...... عام وہ لفظ ہے جو بلا حصر اپنے تمام افراد کو شامل ہو، جیسے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ﴾ (الانفطار: ۱۳)

"یقیناً نیک لوگ (جنت کے عیش وآرام اور) نعمتوں میں ہوں گے۔"

" المستغرق لجميع افراده " کہنے سے وہ لفظ خارج ہو گیا جو صرف ایک فرد کو شامل ہو، جیسے: علَم اور وہ نکرہ جو مثبت کلام کے سیاق میں ہو، جیسے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ﴾ (المجادلة: ۳)

"ایک غلام آزاد کرنا ہے۔"

اس لیے کہ یہ شمولیت کے اعتبار سے تمام افراد کو شامل نہیں ہے، بلکہ یہ صرف ایک فرد غیر معین کو شامل ہے۔

" بلا حصر " کہنے سے وہ لفظ خارج ہو گیا جو معین تعداد کے ساتھ اپنے تمام افراد کو شامل ہو، جیسے: اسماء عدد: مأة (سو)، ألف (ہزار) وغیرہ۔

عموم کے الفاظ:

عموم کے سات الفاظ ہیں:

۱۔ وہ الفاظ جو اپنے مادے کے ساتھ عموم پر دلالت کرتے ہیں، مثلاً لفظ كل ، جميع ، كافة ، قاطبة ، عامة ، جیسے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ (القمر: ٤٩)

"بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک (مقررہ) اندازے پر پیدا کیا ہے۔"

۲۔ **اسماء شرط**: جیسے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ﴾ (الحاثیه : ١٥)

"جو نیکی کرے گا وہ اپنے ذاتی بھلے کے لیے کرے گا۔"

﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾ (البقرة: ١١٥)

"تم جدھر بھی منہ کرو ادھر ہی اللہ کا چہرہ ہے۔"

۳۔ **اسماء استفهام**: جیسے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ﴾ (الملك : ٣٠)

"تو کون ہے جو تمہارے لیے صاف پانی لائے؟"

﴿مَاذَا أَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِينَ﴾ (القصص: ٦٥)

"تم نے نبیوں کو کیا جواب دیا؟"

﴿فَأَيْنَ تَذْهَبُونَ﴾ (التکویر: ٢٦)

"پھر تم کہاں جا رہے ہو؟"

۴۔ **اسماء موصوله**: جیسے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾

(الزمر: ٣٣)

"اور جو سچے دین کو لائے اور جس نے اس کی تصدیق کی یہی لوگ پارسا ہیں۔"

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا﴾ (العنكبوت : ٦٩)

"اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں، ہم انہیں اپنی راہیں ضرور دکھا دیں گے۔"

﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِمَنْ يَخْشَىٰ﴾ (النازعات : ٢٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک اس میں اُس شخص کے لیے عبرت ہے جو ڈرے۔''

﴿وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ﴾

(آل عمران : ۱۰۹)

''اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ ہی کی طرف تمام کام لوٹائے جاتے ہیں۔''

۵۔ نکرہ جو نفی، نہی، شرط یا استفہام انکاری کے بعد واقع ہو، جیسے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (آل عمران : ٦٢)

''اور کوئی معبود برحق نہیں بجز اللہ کے''

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا﴾ (النساء : ٣٦)

''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔''

﴿اِنْ تُبْدُوْا شَيْـًٔا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾

(الاحزاب : ٥٤)

''تم کسی چیز کو ظاہر کر دیا مخفی رکھو، اللہ تو ہر چیز کا بخوبی علم رکھنے والا ہے۔''

﴿مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ﴾

(القصص : ٧١)

''سوائے اللہ کے کون معبود ہے جو تمہارے پاس دن کی روشنی لائے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟''

۶۔ معرف بالاضافت: خواہ وہ مفرد ہو یا جمع، جیسے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ﴾ (البقرة : ٢٣١)

''اور اللہ کا تم پر جو احسان ہے یاد کرو''

﴿فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ﴾ (الاعراف : ٧٤)

''سو اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ معرف بالام الاستغراقی: خواہ وہ مفرد ہو یا جمع، جیسے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَخُلِقَ الْإِنسَانُ ضَعِيفًا﴾ (النساء : ٢٨)

"کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔"

﴿وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَأْذِنُوا كَمَا اسْتَأْذَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ﴾ (النور : ٥٩)

"اور تمہارے بچے (بھی) جب بلوغت کو پہنچ جائیں تو جس طرح ان سے پہلے لوگ اجازت مانگتے ہیں انہیں بھی اجازت مانگ کر آنا چاہیے۔"

جو لفظ الف لام عہدی کے ساتھ معرفہ بنایا گیا ہو تو وہ معہود (معروف) کے اعتبار سے ہوگا، اگر وہ عام ہو تو معرف باللام بھی عام ہوگا اور اگر وہ خاص ہو تو معرف باللام بھی خاص ہوگا۔

عام کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِّن طِينٍ ○ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ○ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ○﴾ (ص : ٧١۔٧٣)

"جب کہ آپ کے رب نے فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں مٹی سے انسان کو پیدا کرنے والا ہوں۔ سو جب میں اسے ٹھیک ٹھاک کرلوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں، تو تم سب اس کے سامنے سجدے میں گر پڑنا، چنانچہ سارے کے سارے فرشتوں نے مل کر سجدہ کیا۔"

خاص کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ○ فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ○﴾ (المزمل : ١٥۔١٦)

"جیسے کہ ہم نے فرعون کے پاس رسول بھیجا تھا۔ تو فرعون نے اس رسول کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نافرمانی کی تو ہم نے اسے سخت وبال کی پکڑ میں پکڑ لیا۔"

جو لفظ الف لام جنسی کے ساتھ معرفہ بنایا گیا ہو وہ تمام افراد کو شامل نہیں ہوتا، جب آپ کہیں: الرجل خير من المرأة (مرد عورت سے بہتر ہے) یا الرجال خير من النساء (مرد عورتوں سے بہتر ہیں) تو اس سے مراد یہ نہیں کہ مردوں میں سے ہر مرد عورتوں میں سے ہر عورت سے بہتر ہے، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ جنس اس جنس سے بہتر ہے۔ البتہ کبھی کبھی بعض عورتیں بعض مردوں سے بہتر ہوتی ہیں۔

عام کے ساتھ عمل:

لفظ عام کی عمومیت پر عمل کرنا واجب ہے جب تک اس کی تخصیص ثابت نہ ہو، اس لیے کہ کتاب وسنت کی نصوص پر اسی طرح عمل کرنا واجب ہے جس طرح اس کی دلالت تقاضا کرے، یہاں تک کہ اس کے خلاف دلیل قائم ہو جائے۔

جب عام کسی خاص سبب سے وارد ہو تو اس کے عموم پر عمل کرنا واجب ہے۔ اس لیے کہ اعتبار لفظ کی عمومیت کا ہوتا ہے نہ کہ سبب کی خصوصیت کا، الا یہ کہ کوئی دلیل عام کی تخصیص پر دلالت کرے جو سبب کی حالت کے مشابہ ہو وہ سبب جو اس مشابہت کی وجہ سے وارد ہوا ہے، پس یہ سبب اس کے مشابہ اسم کے ساتھ خاص ہوگا۔

اس عام کی مثال جس کی تخصیص پر کوئی دلیل نہ ہو، جیسے: ظہار کی آیات ان کا سبب نزول اوس بن صامت کا ظہار ہے اور حکمِ عام ہے اس کے بارے میں بھی اور اس کے علاوہ کے بارے میں بھی۔ اس عام کی مثال جس کی تخصیص پر کوئی دلیل دلالت کرے، جیسے: نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((ليس من البر الصيام في السفر)) [1]

[1] رواه البخاري، كتاب الصوم، باب قول النبي ﷺ لمن ظلل عليه واشتد الحر: ليس من البر الصوم في السفر، حديث: ١٩٤٦ـ ومسلم، كتاب الصوم، باب جواز الصوم والفطر في شهر رمضان للمسافر في غير معية اذا كان سفره مرحلتين فأكثر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص

خاص کی تعریف:

خاص لغت کے اعتبار سے عام کا متضاد ہے۔

اصطلاحی تعریف: ...... خاص وہ لفظ ہے جو مخصوص شخص یا معین تعداد پر دلالت کرے، جیسے: اسماء اعلام (علموں کے نام) اسماء اشارہ، اسماء عدد۔

" علی محصور " کہنے سے عام خارج ہوگیا ہے۔

تخصیص: ......لغت کے اعتبار سے تعمیم کی ضد ہے۔

اصطلاحی تعریف: ...... عام کے بعض افراد کو خارج کرنا۔

مخصّص (صاد کے کسرہ کے ساتھ): تخصیص سے اسم فاعل ہے اس سے مراد شارح ہے، اور اس کا اطلاق اس دلیل پر بھی ہوتا ہے جس سے تخصیص حاصل ہو۔

تخصیص کی دلیل کی دو قسمیں ہیں: متصل اور منفصل۔

دلیل متصل: ...... وہ کلام ہے جو مستقل بنفسہ نہ ہو۔

دلیل منفصل: ...... وہ کلام ہے جو مستقل بنفسہ ہو۔

مخصص متصل : اس کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم: ...... **استثناء** :

استثناء لغت کے اعتبار سے یہ الثنی سے مشتق ہے اور اس سے مراد کسی چیز کے ایک حصے کو دوسرے حصے کی طرف موڑنا ہے، جیسے: رسّی کے دوسرے۔

اصطلاحی تعریف: ...... عام کے کچھ افراد کو اِلَّا یا اس کے اخوات میں سے کسی ایک کے ساتھ (پہلے جملے کے حکم سے) خارج کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝﴾ (العصر : ۲-۳)

''بے شک انسان سراسر نقصان میں ہے۔ سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔''

"بالا أو احدی أخواتها" کہنے سے تخصیص بالشرط وغیرہ خارج ہوگئی۔

استثناء کی شرطیں:

استثناء کے صحیح ہونے کے لیے جو شرطیں لگائی جاتی ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ وہ حقیقی یا حکمی طور پر مستثنیٰ منہ کے ساتھ متصل ہو۔

متصل حقیقی :...... یہ ہے کہ وہ مستثنیٰ منہ کے ساتھ اس طرح ملے کہ ان کے درمیان کوئی فاصل نہ ہو۔

متصل حکمی :...... یہ ہے کہ مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کے درمیان ایسا فاصل ہو جسے ہٹانا ناممکن ہو، جیسے: کھانسی اور چھینک۔

اگر ان کے درمیان ایسا فاصل ہو، جسے ہٹانا ممکن ہو یا ان کے درمیان سکوت (خاموشی) ہو تو وہ استثناء صحیح نہیں ہوگا۔

مثال کے طور پر کوئی آدمی کہے: میرے غلام آزاد ہیں پھر خاموش ہو جائے یا کوئی دوسری بات شروع کر دے پھر کہے: سوائے سعید کے، یہ استثناء صحیح نہیں تمام غلام آزاد ہو جائیں گے۔

بعض کے نزدیک جب کلام ایک ہو تو سکوت اور فاصل ہونے کے باوجود بھی استثناء صحیح ہوتا ہے۔ اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے جس دن سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، اس شہر کو حرمت والا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝﴾ (العصر : ۲-۳)

''بے شک انسان سراسر نقصان میں ہے۔ سوائے اُن لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور (جنہوں نے) آپس میں حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کی۔''

"بالّا أو احدى أخواتها" کہنے سے تخصیص بالشرط وغیرہ خارج ہوگئی۔

استثناء کی شرطیں:

استثناء کے صحیح ہونے کے لیے جو شرطیں لگائی جاتی ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ وہ حقیقی یا حکمی طور پر مستثنیٰ منہ کے ساتھ متصل ہو۔

متصل حقیقی :...... یہ ہے کہ وہ مستثنیٰ منہ کے ساتھ اس طرح ملے کہ ان کے درمیان کوئی فاصل نہ ہو۔

متصل حکمی :...... یہ ہے کہ مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ کے درمیان ایسا فاصل ہو جسے ہٹانا ناممکن ہو، جیسے: کھانسی اور چھینک۔

اگر ان کے درمیان ایسا فاصل ہو، جسے ہٹانا ممکن ہو یا ان کے درمیان سکوت (خاموشی) ہو تو وہ استثناء صحیح نہیں ہوگا۔

مثال کے طور پر کوئی آدمی کہے: میرے غلام آزاد ہیں پھر خاموش ہو جائے یا کوئی دوسری بات شروع کر دے پھر کہے: سوائے سعید کے، یہ استثناء صحیح نہیں تمام غلام آزاد ہو جائیں گے۔

بعض کے نزدیک جب کلام ایک ہو تو سکوت اور فاصل ہونے کے باوجود بھی استثناء صحیح ہوتا ہے۔ اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے جس دن سے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، اس شہر کو حرمت والا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنایا ہے، اس کے کانٹے کو نہ توڑا جائے، اور نہ ہی اس کی گھاس کو کاٹا جائے" تو حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کی اے اللہ کے رسول! اذخر کے سوا کیونکہ وہ لوہاروں اور گھروں میں استعمال میں آتی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سوائے اذخر کے۔" ❶

یہ قول راجح ہے اس حدیث کے اس قول پر دلالت کرنے کی وجہ سے۔

۲۔ مستثنٰی، مستثنٰی منہ کے نصف سے زیادہ نہ ہو، اگر آدمی کہے: ((لَـهُ عَـلَـيَّ عَشَرَةُ دَرَاهِـمَ اِلَّا سِتَّةً.)) (اس کے میرے ذمے دس درھم ہیں سوائے چھ کے) یہ استثناء صحیح نہیں اس کے ذمے مکمل دس درہم (لازم) ہوں گے۔

بعض کے نزدیک یہ شرط نہیں لگائی جاتی لہٰذا (ان کے نزدیک) یہ مستثنٰی صحیح ہوگا اگرچہ مستثنٰی نصف سے زیادہ ہو، مذکورہ مثال میں اسے صرف چار درہم دینا لازم ہوں گے۔

اگر کل کو استثناء کیا جائے تو یہ (مذکورہ) دونوں قولوں کے مطابق صحیح نہیں ہوگا، اگر آدمی نے کہا کہ: لَـهُ عَلَيَّ عَشَرَةٌ اِلَّا عَشَرَةً (اس کے دس درہم میرے ذمے ہیں سوائے دس کے) تو اس کو مکمل دس درہم دینا لازم ہوں گے۔

یہ شرط اس وقت ہے جب استثناء عدد سے ہو، لیکن اگر استثناء صفت سے ہو تو یہ صحیح ہے اگرچہ کل یا اکثر خارج ہو جائے۔

اس کی مثال: جیسے اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو فرمایا:

﴿إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنٌ إِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِينَ﴾

(الحجر: ٤٢)

"میرے بندوں پر تجھے کوئی غلبہ نہیں، لیکن ہاں جو گمراہ لوگ تیری پیروی کریں۔"

نصف سے زیادہ انسان ابلیس کے پیروکار ہیں۔

---

❶ رواہ البخاری، کتاب الجنائز، باب الاذخر والحشیش فی القبر، حدیث: ١٣٤٩۔ ومسلم، کتاب الحج، باب تحریم مکة وصیدھا وخلاھا وشجرھا ولقطتھا الا لمنشد علی الدوام، حدیث: ١٣٥٢۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ کہیں: أَعْطِ مَنْ فِي الْبَيْتِ إِلَّا الْأَغْنِيَاءَ (آپ ان لوگوں کو جو گھر میں ہیں دیں سوائے غنی لوگوں کے) پتا چلا کہ گھر میں رہنے والے تمام غنی ہیں، یہ استثناء صحیح ہے ان کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

دوسری قسم:...... **شرط** : شرط کا لغوی معنی علامت ہے۔

یہاں اس سے مراد کسی چیز کا اِنْ شرطیہ یا اس کے اخوات میں سے کسی ایک کے ذریعے وجود یا عدم وجود کے اعتبار سے دوسری چیز پر موقوف ہونا ہے۔

شرط مخصص ہے خواہ وہ پہلے ہو یا بعد میں۔ شرط مقدم کی مثال: مشرکین کے بارے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ تَابُوا وَ أَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ﴾ (التوبة : ٥)

"ہاں اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکاۃ ادا کرنے لگیں تو تم ان کی راہیں چھوڑ دو۔"

شرط مؤخر کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا﴾ (النور : ٣٣)

"تمہارے غلاموں سے جو کوئی کچھ تمہیں دے کر آزادی کی تحریر کرانی چاہے تو تم ایسی تحریر انہیں کر دیا کرو اگر تمہیں ان میں کوئی بھلائی نظر آتی ہو۔"

تیسری قسم:...... **صفت** :

صفت وہ نعت، بدل یا حال ہے جو وہ معنی بیان کرے جس کے ساتھ عام کے بعض افراد مختص ہوں۔

نعت کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ﴾ (النساء : ٢٥)

"تو وہ مسلمان لونڈیوں سے جن کے تم مالک ہو (اپنا نکاح کر لے)۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدل کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾

(آل عمران : ۹۷)

''اللہ نے ان لوگوں پر جو اس کی طرف راہ پاسکتے ہوں، اس گھر کا حج فرض کردیا ہے۔''

حال کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا﴾ (النساء : ۹۳)

''اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کرڈالے، اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔''

مخصص منفصل:

مخصص منفصل وہ چیز ہے جو مستقل بنفسہ ہو۔

یہ تین چیزیں ہیں: حس، عقل اور شرع۔

تخصیص بالحس کی مثال: قوم عاد کی ہوا کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا﴾ (الاحقاف : ۲۵)

''جو اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو ہلاک کردے گی۔''

حس اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اس نے آسمان اور زمین کو ہلاک نہیں کیا۔

تخصیص بالفعل کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (الاحقاف : ۳۳)

''کیوں نہ ہو؟ وہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے۔''

عقل اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات مخلوق نہیں ہے۔

بعض علماء سمجھتے ہیں کہ جو حس یا عقل سے خاص کیا جائے وہ عام مخصوص میں سے نہیں ہے، بلکہ وہ اس عام سے ہے جس کے ساتھ تخصیص کا ارادہ کیا جائے، اس لیے کہ مخصوص کلام کے شروع سے متکلم اور مخاطب کے نزدیک مراد نہیں ہوتا، یہ اس عام کی حقیقت ہے جس سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخصیص کا ارادہ کیا جائے۔

تخصیص بالشرع کی مثال : کتاب وسنت کی کتاب وسنت، اجماع اور قیاس کے ساتھ تخصیص کی جا سکتی ہے۔

قرآن کی قرآن کے ساتھ تخصیص کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ﴾ (البقرة : ٢٢٨)

''طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔''

(مذکورہ بالا عموم کو) اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا﴾ (الأحزاب : ٤٩)

''اے مومنو! جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو، پھر ہاتھ لگانے سے پہلے (ہی) طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حق عدت کا نہیں جسے تم شمار کرو۔''

قرآن کی سنت کے ساتھ تخصیص کی مثال : میراث کی آیات ہیں: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ﴾

(النساء : ١١)

''اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے۔''

نبی ﷺ کے اس فرمان کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے:

((لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم)) [1]

''مسلمان کافر کا وارث نہیں بنے گا اور نہ ہی کافر مسلمان کا وارث بنے گا۔''

---

[1] رواه البخاري، كتاب المغازي، باب أين ركز النبي ﷺ الراية يوم الفتح، حديث : ٤٢٨٣ـ ومسلم، كتاب الفرائض، باب، أول حديث فيه، حديث : ١٦١٤ـ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی اجماع کے ساتھ تخصیص کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً﴾ (النور : ٤)

"جولوگ پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ پیش کرسکیں تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ۔"

(مذکورہ حکم کو) اجماع کے ساتھ خاص کیا گیا ہے کہ تہمت لگانے والے غلام کو چالیس کوڑے لگائے جائیں گے، اسی طرح اکثر اصولیین نے مثال دی ہے، لیکن یہ محل نظر ہے کیونکہ اس میں اختلاف پایا جاتا ہے، (صاحب کتاب فرماتے ہیں) مجھے اس کی اختلاف سے خالی کوئی مثال نہیں ملی۔

قرآن کی قیاس کے ساتھ تخصیص کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ﴾ (النور: ٢)

"زنا کار عورت و مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ"۔

غلام زانی کو نصف سزا میں لونڈی پر قیاس کرتے ہوئے مذکورہ حکم کو خاص کیا گیا ہے۔ اور پچاس کوڑوں پر اکتفاء کرنا، مشہور مذہب کے مطابق ہے۔

سنت کی قرآن کے ساتھ تخصیص کی مثال: نبی ﷺ کے فرمان:

((أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا اله الا الله وأن محمدا رسول الله ......)) الحديث [1]

"مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔"

کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ساتھ خاص کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

[1] رواه البخاري ، كتاب الزكاة، باب وجوب الزكاة، حديث : ١٣٩٩ ـ ومسلم ، كتاب الايمان، باب الامر بقتال الناس حتى يقولوا : لااله الاالله محمد رسول الله ويقيموا الصلاة ، حديث : ٢٠ ـ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَّهُمْ صٰغِرُونَ﴾ (التوبة : ۲۹)

''ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے جو اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ شے کو حرام نہیں جانتے، نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی ہے، یہاں تک کہ وہ ذلیل وخوار ہوکر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔''

سنت کی سنت کے ساتھ تخصیص کرنے کی مثال: نبی ﷺ کے فرمان:

((فیما سقت السماء العشر)) ❶

''وہ زمین جسے بارش سیراب کرتی ہو تو اس کی پیداوار میں دسواں حصہ زکاۃ ہے۔''

کو نبی ﷺ کے اس فرمان: ((لیس فیما دون خمسة أوسق صدقة)) ❷ کے ساتھ خاص کیا گیا ہے۔ ''پانچ وسق (تقریباً بیس من) سے کم غلے میں زکاۃ نہیں ہے۔''

(صاحب کتاب فرماتے ہیں) مجھے سنت کی اجماع کے ساتھ تخصیص کی مثال نہیں ملی۔

سنت کی قیاس کے ساتھ تخصیص کی مثال: نبی ﷺ کے فرمان:

((البکر بالبکر جلد مئة وتغریب عام)) ❸

''کنوارہ کنواری سے زنا کرے تو اس کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔''

کو غلام کو نصف سزا میں لونڈی پر قیاس کرنے کے ساتھ خاص کیا گیا ہے اور پچاس کوڑوں پر اکتفاء کرنا مشہور ہے۔

---

❶ رواہ البخاری، کتاب الزکاۃ، باب العشرۃ فیما یسقی من ماء السماء وبالماء الجاری، حدیث : ۱۴۸۳۔

❷ رواہ البخاری، کتاب الزکاۃ، باب لیس فیما دون خمسة أوسق صدقة، حدیث : ۱۴۸۴۔ ومسلم، کتاب الزکاۃ، بلاباب، حدیث : ۹۷۹۔

❸ رواہ مسلم، کتاب الحدود، باب حد الزانی، حدیث : ۱۶۹۰۔ واحمد (۵/ ۳۱۳) (۲۲۷۱۸) ولفظ التغریب عند ابن ماجه، کتاب الحدود، باب حد الزنا، حدیث : ۲۵۵۰۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلق اور مقید

مطلق کی تعریف:

مطلق لغت کے اعتبار سے مقیّد کا (متضاد) الٹ ہے۔

اصطلاحی تعریف: ...... مطلق وہ لفظ ہے جو بغیر قید کے حقیقت پر دلالت کرے،

جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا﴾ (المجادلة : ۳)

''تو ان کے ذمے آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے۔''

" ما دل علی الحقیقة " کہنے سے عام خارج ہو گیا اس لیے کہ وہ صرف عموم پر دلالت کرتا ہے نہ کہ مطلق حقیقت پر۔

" بلا قید " کہنے سے مقید خارج ہو گیا۔

مقیّد کی تعریف:

مقیّد کا لغوی معنی ہے وہ جگہ جہاں اونٹ وغیرہ باندھے جائیں۔

اصطلاحی تعریف: ...... مقیّد وہ لفظ ہے جو قید کے ساتھ حقیقت پر دلالت کرے۔

جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ﴾ (النساء : ۹۲)

''اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا ہے''

" قید '' کہنے سے مطلق خارج ہو گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلق پر عمل کرنا:

مطلق پر اس کے اطلاق کے مطابق عمل کرنا واجب ہے اِلّا یہ کہ کوئی دلیل اس کے مقید ہونے پر دلالت کرے، اس لیے کہ کتاب وسنت کی نصوص پر عمل کرنا اسی طرح واجب ہے جیسے ان کی دلالت تقاضا کرے یہاں تک کہ اس کے خلاف کوئی دلیل قائم ہو جائے۔

جب ایک نص مطلق اور دوسری نص مقید وارد ہو تو اگر حکم ایک ہو تو مطلق کو اس کے ساتھ مقید کرنا واجب ہے، ورنہ ہر ایک کے ساتھ اسی طرح عمل کرنا واجب ہے جس طرح وہ مطلق اور مقید طور پر آئی ہے۔

مطلق اور مقید کا حکم ایک ہونے کی مثال: ظہار کے کفارہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا﴾ (المجادلة : ٣)

''تو ان کے ذمے آپس میں ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے۔''

اور قتل کے کفارہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ﴾ (النساء : ٩٢)

''اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن آزاد کرنا ہے۔''

یہاں حکم ایک ہے اور وہ ہے غلام کو آزاد کرنا لہٰذا کفارہ ظہار میں مطلق کو کفارہ قتل میں مقید کے ساتھ مقید کرنا واجب ہے۔ ان میں سے ہر ایک میں غلام کے لیے ایمان شرط ہے۔

مطلق اور مقید کا حکم ایک نہ ہونے کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا﴾ (المائدة : ٣٨)

''چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دیا کرو۔''

وضو کی آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ﴾ (المائدة : ٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تو اپنے منہ کو، اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو''۔

یہاں حکم مختلف ہے پہلی آیت میں ہاتھوں کو کاٹنا ہے اور دوسری آیت میں انہیں دھونا ہے، لہٰذا پہلی دوسری سے مقید نہیں کی جائے گی بلکہ وہ اپنے اطلاق کے مطابق باقی رہے گی اور (ہاتھوں کو) کاٹنا انگوٹھے کی طرف والے کلائی کے کنارہ یعنی ہتھیلی کے جوڑ سے ہوگا اور (ہاتھوں کو) دھونا کہنیوں سمیت ہوگا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجمل اور مبین

مجمل کی تعریف:

مجمل کا لغوی معنی مبہم اور مجموعہ ہے۔

اصطلاحی تعریف: ...... مجمل وہ لفظ ہے جس کی مراد کو سمجھنا اس کے غیر پر موقوف ہو، اس کی تعیین کرنے میں یا اس کی صفت یا مقدار کو بیان کرنے میں۔

اس لفظ کی مثال جو اپنی تعیین میں غیر کا محتاج ہوتا ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ﴾ (البقرة: ۲۲۸)

''طلاق والی عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔''

بے شک لفظ ''القروء'' حیض اور طہر کے درمیان مشترک ہے، تو یہ ان میں سے ایک کی تعیین کے لیے دلیل کا محتاج ہے۔

اس لفظ کی مثال جو اپنی صفت کے بیان میں غیر کا محتاج ہوتا ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ (البقرة : ٤٣)

''اور نمازوں کو قائم کرو اور زکاۃ دو۔''

بے شک نماز کو قائم کرنے کی کیفیت مجہول (نامعلوم) ہے جو بیان کی محتاج ہے۔

اس لفظ کی مثال جو اپنی مقدار کے بیان میں غیر کا محتاج ہوتا ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ (البقرة : ٤٣)

بے شک فرض زکاۃ کی مقدار مجہول (نامعلوم) ہے جو بیان کی محتاج ہے۔

مبیّن کی تعریف:

مبیّن کا لغوی معنی ہے ظاہر اور واضح کیا گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصطلاحی تعریف : ......وہ لفظ ہے جس سے مراد سمجھ میں آجائے اصل وضع کے اعتبار سے یا وضاحت کے بعد۔

اس لفظ کی مثال جس سے مراد اصل وضع کے اعتبار سے سمجھ میں آجائے: لفظ سماء (آسمان) أرض (زمین)، جبل (پہاڑ)، عدل (انصاف)، ظلم (زیادتی)، صدق (سچائی) پس یہ کلمات اور ان جیسے باقی کلمات اصل وضع کے اعتبار سے سمجھ میں آجاتے ہیں، یہ اپنا معنی بتلانے کے لیے دوسرے کے محتاج نہیں ہوتے۔

اس لفظ کی مثال جس سے مراد وضاحت کے بعد سمجھ میں آجائے، جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ (البقرة : ٤٣) ''اور زکاۃ دو۔''

بے شک اقامت اور ایتاء میں سے ہر ایک مجمل ہے، لیکن شارع نے ان کو بیان کردیا ہے، تو ان کا لفظ وضاحت کے بعد واضح ہوگیا ہے۔

مجمل پر عمل:

مکلف کے لیے مجمل پر عمل کرنے کے لیے پختہ عزم کرنا واجب ہے، جب اس کی وضاحت حاصل ہوجائے۔

اور نبی ﷺ نے شریعت کے تمام اصول اور فروع اپنی امت کے لیے بیان کردیے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے امت کو ایک ایسی چمکتی شریعت پر چھوڑا جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے، ❶ آپ ﷺ نے کبھی بھی ضرورت کے وقت وضاحت کو نہیں چھوڑا۔ اور آپ ﷺ کا بیان قول کی صورت میں ہوتا یا فعل کی صورت میں یا پھر قول اور فعل دونوں کی صورت میں ہوتا۔

---

❶ عن العرباض بن سارية يرفعه : قد تركتكم علي البيضاء ليلها كنهارها..." أخرجه ابن ماجه، حديث : ٤٣ وأحمد (١٢٦/٤) وابن ابى عاصم (٤٨/ ٤٩) والاجرى فى الشريعة ص ٤٧ ـ والطبرانى فى الكبير (١٨/ رقم ٦١٩، ٦٤٢)والحاكم فى المستدرك (١/ ٩٦) والخطيب فى الفقيه والمتفقه (١/ ١٧٦)وغيرهم۔ ومن حديث أبى الدرداء باسناد حسن : أخرجه ابن ماجه (٥) وابن أبى عاصم فى السنة (٤٧) نحوه۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول کے ساتھ آپ ﷺ کے بیان کی مثال: آپ ﷺ کا زکاۃ کے نصاب اور اس کی مقدار کے بارے خبر دینا، جیسے: نبی ﷺ کے فرمان: ((فیما سقت السماء العشر)) ❶ میں اللہ تعالیٰ کے مجمل قول ﴿وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ (البقرة : ٤٣) کا بیان ہے۔

فعل کے ساتھ آپ ﷺ کے بیان کی مثال: آپ ﷺ کا مناسک حج کو امت کے سامنے قائم کرنا اللہ تعالیٰ کے مجمل قول ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ﴾ (آل عمران : ٩٧) ''اور اللہ کے لیے اس گھر کا حج کرنا لوگوں پر فرض ہے۔'' کا بیان ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ کا نماز کسوف کو اس کے طریقے کے مطابق پڑھنا حقیقت میں یہ نبی ﷺ کے اس مجمل قول کا بیان ہے کہ ((فاذا رأیتم منها شیئا فصلوا)) ❷ ''جب تم اس میں سے کچھ دیکھو تو نماز پڑھو۔''

قول اور فعل دونوں کے ساتھ آپ ﷺ کے بیان کی مثال: آپ ﷺ کا نماز کی کیفیت کو بیان کرنا، بے شک آپ ﷺ کا بیان قول کے ساتھ تھا جیسا کہ مسیء الصلاۃ (اپنی نماز میں بھول جانے والے) کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اذا قمت الی الصلاۃ، فأسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر......)) الحدیث. ❸

''جب تم نماز کا ارادہ کرو تو مکمل وضو کرو، پھر قبلہ کی طرف رخ کرو اور اللہ اکبر کہو......''

اور اسی طرح آپ ﷺ کا بیان فعل کے ساتھ تھا جیسا کہ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ

---

❶ أخرجه البخاری من حدیث ابن عمر، حدیث : ١٤٨٣۔

❷ رواه البخاری، كتاب اللباس، باب من جر ازاره من غیر خیلاء، حدیث : ٥٧٨٥۔ ومسلم، كتاب الكسوف، باب ذكر النداء بصلاة الكسوف : الصلاة جامعة، حدیث : ٩١١۔

❸ رواه البخاری، كتاب الاستئذان، باب من رد فقال : علیك السلام واللفظ له، حدیث : ٦٢٥١۔ ومسلم، كتاب الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة، وأنة اذا لم یحسن الفاتحة ولا أمكنة تعلمهم قرأ ماتیسر له من غیرها، حدیث : ٣٩٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی۔ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے تکبیر کہی اس حال میں کہ آپ ﷺ منبر پر تھے ...... حدیث لمبی ہے، اور اس میں ہے کہ: پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز کو سیکھ لو۔'' ❶

www.KitaboSunnat.com

❶ رواه البخاري، كتاب الجمعة، باب الخطبة على المنبر، حديث: ٩١٧- ومسلم، كتاب المساجد، باب جواز الخطوة والخطوتين في الصلاة، حديث: ٥٤٤-

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر اور مؤول

ظاہر کی تعریف:

ظاہر کا لغوی معنی ہے واضح، جدائی وفاصلہ۔

اصطلاحی تعریف: ...... ظاہر وہ لفظ ہے جو دوسرے معنی کا احتمال ہونے کے باوجود خود راجح معنی پر دلالت کرے، جیسے نبی ﷺ کا فرمان ہے:

((توضؤوا من لحوم الابل)) ❶

"تم اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو۔"

بے شک ظاہری طور پر وضو سے مراد چار اعضاء (سر، چہرہ، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں) کو شرعی طریقے کے مطابق دھونا ہے، نہ کہ وہ وضو جس سے مراد صرف صفائی ہوتی ہے۔

" ما دل بنفسه على معنى " کہنے سے مجمل خارج ہو گیا، اس لیے کہ وہ خود اپنے معنی پر دلالت نہیں کرتا۔

"راجح" کہنے سے مؤول خارج ہو گیا، اس لیے کہ وہ اگر قرینہ نہ ہو تو مرجوح معنی پر دلالت کرتا ہے۔

" مع احتمال غيره " کہنے سے نص صریح خارج ہو گئی، اس لیے کہ اس میں صرف ایک معنی کا احتمال ہوتا ہے۔

ظاہر پر عمل:

ظاہر پر عمل کرنا واجب ہے اِلّا یہ کہ کوئی ایسی دلیل آجائے جو اس کو اس کے ظاہر سے

❶ هذا لفظ أحمد (٣٥٢/٤)۔وهو عند أبي داود كتاب الطهارة، باب الوضوء من لحوم الابل من حديث البراء، وغيرهما من المصنفين، حديث : ١٨٤۔وهو في مسلم، كتاب الحيض، باب الوضوء من لحوم الابل، من حديث جابر، حديث : ٣٦٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھیر دے، اس لیے کہ یہ سلف کا طریقہ ہے، اور اس لیے کہ یہ زیادہ محتاط اور بری الذمہ ہونے کی صورت ہے، اور بندگی اور فرمانبرداری کے معاملے میں قوی ترین صورت ہے۔

مؤول کی تعریف:

مؤول لغت کے اعتبار سے اول سے ماخوذ ہے اور اس کا معنی ہے لوٹنا۔

اصطلاحی تعریف:......وہ ہے جس کے لفظ کو مرجوح معنی پر محمول کیا جائے۔

"علی المعنی المرجوح"؛ کہنے سے نص اور ظاہر خارج ہو گیا۔

جہاں تک نص کا تعلق ہے تو وہ صرف ایک معنی کا احتمال رکھتی ہے، اور ظاہر مرجوح معنی پر محمول کیا جاتا ہے۔

تفسیر کی دو قسمیں ہیں: صحیح مقبول اور فاسد مردود۔

۱۔ **صحیح تفسیر** وہ تفسیر ہے جس پر صحیح دلیل دلالت کرے، جیسے اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿وَاسْأَلِ الْقَرْيَةَ﴾(یوسف: ۸۲) کی تفسیر واسأل أهل القرية ہے، اس لیے کہ جو بستی ہے اس کی طرف سوال کی نسبت کرنا ممکن نہیں ہے۔

"آپ اس شہر کے لوگوں سے دریافت فرمالیں۔"

۲۔ **فاسد تفسیر** وہ تفسیر ہے جس پر کوئی صحیح دلیل دلالت نہ کرے، جیسے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾(طه: ۵) کی تفسیر معطلہ فرقہ نے کی ہے کہ وہ غالب ہو گیا۔ حالانکہ اس کا درست معنی ہے کہ وہ بلند ہوا اور ٹھہرا بغیر کیفیت اور تمثیل کے۔

"جو رحمٰن ہے، عرش پر قائم ہے۔"

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسخ

نسخ کی تعریف:

نسخ کا لغوی معنی ہے زائل کرنا اور منتقل کرنا۔

اصطلاحی تعریف: ......کسی شرعی دلیل کے حکم یا اس کے لفظوں کو کتاب وسنت کی دلیل کے ساتھ ختم کر دینا نسخ کہلاتا ہے۔

" رفع حکم " کہنے سے مراد ہے کہ حکم کو تبدیل کرنا۔ مثال کے طور پر وجوب سے اباحت کی طرف یا اباحت سے تحریم کی طرف۔

اس کی وجہ سے شرط کے نہ پائے جانے یا کوئی مانع پائے جانے کی وجہ سے حکم کا ختم ہونا خارج ہو گیا۔ مثال کے طور پر نصاب کے کم ہونے کی وجہ سے زکاۃ کا وجوب ختم ہو جائے گا، یا حیض کی وجہ سے نماز کا وجوب ختم ہو جائے گا۔ لہٰذا اسے نسخ نہیں کہہ سکتے۔

" أو لفظه " کہنے سے مراد شرعی دلیل کے لفظ ہیں، اس لیے کہ نسخ یا تو صرف حکم کے لیے ہوتا ہے علاوہ لفظوں کے یا اس کے برعکس لفظوں کے لیے ہوتا ہے علاوہ حکم کے یا پھر وہ اکٹھا دونوں کے لیے ہوتا ہے، جیسا کہ عنقریب اس کا بیان آئے گا۔

" بدليل من الكتاب والسنة " کہنے سے ان کے علاوہ باقی دلائل مثلاً اجماع اور قیاس وغیرہ خارج ہو گئے، لہٰذا ان کے ساتھ (کوئی حکم) منسوخ نہیں کیا جائے گا۔

نسخ عقلی طور بھی جائز ہے اور شرعی طور پر واقع بھی ہوا ہے۔

جہاں تک اس کے عقلی طور پر جائز ہونے کا تعلق ہے: (اس کی دلیل یہ ہے کہ) معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اسی کے لیے حکم ہے، کیونکہ رب تعالیٰ مالک ہے، اور اسی کے شان شایان ہے کہ وہ اپنے بندوں کے لیے اس چیز کو شریعت بنائے جس کا اس کی حکمت اور رحمت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقاضا کرے، اور کیا عقل روک سکتی ہے کہ مالک جو چاہے اپنے غلام کو حکم دے؟ پھر اللہ تعالیٰ کی حکمت اور اس کی اپنے بندوں پر رحمت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کے لیے وہ چیز شریعت بنائی جائے جسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس میں ان کی دینی اور دنیاوی مصلحتیں پائی جاتی ہیں۔ مصلحتیں حالات اور زمانے کے اعتبار سے مختلف ہوتی رہتی ہیں، کبھی ایک حکم ایک وقت یا حال میں بندوں کے لیے نفع بخش ہوتا ہے اور کبھی دوسرا حکم کسی دوسرے وقت یا حال میں نفع بخش ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا اور بڑی حکمت والا ہے۔

اور نسخ کے شرعی طور پر واقع ہونے کے کئی دلائل ہیں، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا نَنسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا﴾

(البقرة : ١٠٦)

''جس آیت کو ہم منسوخ کردیں یا بھلا دیں، اس سے بہتر یا اس جیسی اور لاتے ہیں۔''

۲۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنكُمْ﴾ (الأنفال : ٦٦)

''اچھا اب اللہ تعالیٰ تمہارا بوجھ ہلکا کرتا ہے۔''

﴿فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ﴾ (البقرة: ١٨٧)

''اب تمہیں ان سے مباشرت کی اجازت ہے''

بے شک یہ سابقہ حکم کو تبدیل کرنے میں نص ہے۔

۳۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها)) ❶

---

❶ رواه مسلم ، كتاب الجنائز هي، باب استئذان النبى ﷺ ربه عزوجل فى زيارة قبر أمه، حديث : ٩٧٧۔ وانظر : كتاب لاضاحى، باب بيان ما كان من النبى عن اكل لحوم الاضاحى بعد ثلاث فى اول الاسلام وبيان نسخة واباحته الىٰ متى شاء۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا پس اب تم ان کی زیارت کرو۔''

یہ قبروں کی زیارت کی ممانعت کے منسوخ کرنے میں نص ہے۔

جن کا نسخ ممنوع ہے: درج ذیل چیزوں میں نسخ ممنوع ہے:

۱۔ **اخبار** (خبریں): اس لیے کہ نسخ کا محل حکم ہے، کیونکہ دو خبروں میں سے ایک کو منسوخ کرنا تقاضا کرتا ہے کہ ان میں سے ایک جھوٹا ہے اور جھوٹ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خبروں میں محال ہے۔ اللہ اس کا بھلا کرے، الا یہ کہ وہ حکم خبر کی صورت میں ہو، تو اس کو منسوخ کرنا ممنوع نہیں ہے۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ﴾ (الانفال: ٦٥)

''اگر تم میں بیس بھی صبر کرنے والے ہوں گے، تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے۔''

بے شک یہ خبر ہے اور اس کا معنی امر والا ہے، اسی لیے اس کی مابعد آیت میں اس کا منسوخ ہونا آیا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

﴿الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِن يَكُن مِّنكُم مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ﴾ (الانفال: ٦٦)

''اچھا اب اللہ تمہارا بوجھ ہلکا کرتا ہے، اور وہ خوب جانتا ہے کہ تم میں ناتوانی ہے، پس اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے۔''

۲۔ وہ احکام جو اپنی منفعت میں زمان و مکان کی قید سے آزاد ہیں، جیسے: توحید، اصول ایمان، اصول عبادات، اچھا اخلاق یعنی سچائی، پاک دامنی، سخاوت اور شجاعت وغیرہ؛ ان کے بارے حکم کا منسوخ ہونا ممکن نہیں ہے، اور اسی طرح اس چیز سے ممانعت کا منسوخ ہونا ممکن نہیں جو ہر وقت اور ہر جگہ قبیح ہو، جیسے: شرک، کفر اور برا اخلاق یعنی جھوٹ، گناہ، کنجوسی اور بزدلی وغیرہ، اس لیے کہ تمام شرعی احکام بندوں کے فوائد اور ان سے نقصانات کو ہٹانے کے لیے ہوتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسخ کی شرائط:

جس میں نسخ ممکن ہو۔اس میں جو شرائط پائی جاتی ہیں، ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

۱۔ دو دلیلوں کا جمع ہونا ناممکن ہو، اگر جمع ممکن ہو تو نسخ نہیں ہوگا۔اس لیے کہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ عمل کرنا ممکن ہے۔

۲۔ ناسخ کے مؤخر ہونے کا علم ہو اور یہ علم نص، صحابی کی خبر یا تاریخ سے حاصل ہوتا ہے۔

اس کی مثال جس کے مؤخر ہونے کا علم نص سے ہو، جیسے نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((كنت أذنت لكم فى الاستمتاع من النساء ، وان الله قد حرم ذلك الى يوم القيامة)) ❶

''میں نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی، اور اب اللہ تعالیٰ نے اس کو قیامت کے دن تک حرام کر دیا ہے۔''

اس کی مثال جس کے مؤخر ہونے کا علم صحابی کی خبر سے ہو: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے:

''جو قرآن نازل کیا گیا اس میں تھا کہ دس مرتبہ دودھ کو چوسنا حرمت کو ثابت کر دیتا ہے، پھر اس حکم کو پانچ مرتبہ دودھ چوسنے کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا۔'' ❷

اس کی مثال جس کے مؤخر ہونے کا علم تاریخ سے ہو: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنكُمْ﴾ الآية ؛ پس اللہ تعالیٰ کا فرمان: ﴿اَلْـٰٔنَ﴾ اس حکم کے مؤخر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

اسی طرح اگر یہ بیان کیا جائے کہ نبی ﷺ نے ہجرت سے پہلے کسی چیز کا حکم دیا، پھر ہجرت کے بعد آپ ﷺ نے اس چیز کے مخالف حکم دیا تو دوسرا حکم ناسخ ہوگا۔

۳۔ ناسخ کا ثبوت ، جمہور نے شرط لگائی ہے کہ ناسخ منسوخ سے قوی ہو، ان کے نزدیک

---

❶ رواه مسلم ، كتاب النكاح، باب المتعة وبيان انه أبيح ثم نسخ ثم أبيح ثم نسخ، واستقر تحريمه الى يوم القيامة، حديث : ١٤٠٦۔

❷ رواه مسلم ، كتاب الرضاع، باب التحريم بخمس رضعات، حديث : ١٣٥٢۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متواتر کو خبر آحاد سے منسوخ نہیں کیا جا سکتا، اگرچہ وہ ثابت ہو۔

راجح بات یہ ہے کہ ناسخ کے قوی ہونے کی شرط نہیں لگائی جائے گی، اس لیے کہ نسخ کا محل حکم ہے اور اس کے ثابت ہونے کے لیے تواتر کی شرط نہیں لگائی جاتی۔

نسخ کی اقسام:

منسوخ نص کے اعتبار سے نسخ کی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم: ...... وہ نص جس کا حکم منسوخ اور اس کے لفظ باقی ہوں، یہ صورت قرآن میں بہت زیادہ ہے۔

اس کی مثال: صبر میں مقابلہ کرنے کی دو آیتیں، اور وہ دونوں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہیں:

﴿إِنْ يَكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ يَغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ﴾ (الانفال: ٦٥)

''اگر تم میں بیس بھی صبر کرنے والے ہوں گے، تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے۔''

اس کا حکم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ساتھ منسوخ کیا گیا ہے:

﴿اَلْئٰنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ وَ عَلِمَ اَنَّ فِيْكُمْ ضَعْفًا فَاِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغْلِبُوْا مِائَتَيْنِ وَ اِنْ يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾ (الانفال: ٦٦)

''اچھا اب اللہ تمہارا بوجھ ہلکا کرتا ہے، اور وہ خوب جانتا ہے کہ تم میں ناتوانی ہے، پس اگر تم میں سے ایک سو صبر کرنے والے ہوں گے تو وہ دو سو پر غالب رہیں گے اور اگر تم میں سے ایک ہزار ہوں گے تو وہ اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے، اللہ صبر کے والوں کے ساتھ ہے۔''

لفظوں کے علاوہ حکم کو منسوخ کرنے کی حکمت، تلاوت کے ثواب کو باقی رکھنا اور امت کو نسخ کی حکمت یاد دلانا ہے۔

دوسری قسم: ...... وہ نص جس کے لفظ منسوخ اور اس کا حکم باقی ہو، جیسے: رجم کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت، ''صحیحین'' (بخاری ومسلم) ❶ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: جو قرآن اللہ نے نازل کیا، اس میں رجم کی آیت بھی تھی، ہم نے اسے پڑھا، اس کا مطلب سمجھا اور اسے یاد بھی کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (زانی کو) رجم کیا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کی وفات) کے بعد (زانی کو) رجم کیا، اب میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ایک مدت گزرنے کے بعد کوئی کہنے والا یوں کہے کہ: اللہ کی قسم ہم تو رجم کی آیت اللہ کی کتاب میں نہیں پاتے، تو وہ اللہ کے اس نازل کردہ فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں، اور یقیناً یہ رجم زانی کے لیے اللہ کی کتاب میں ثابت ہے، جب وہ شادی شدہ مرد ہو یا عورت، اور گواہی ثابت ہو جائے، یا حمل واضح ہو جائے یا وہ اقرار کرلے۔

حکم کے علاوہ صرف لفظوں کو منسوخ کرنے کی حکمت، امت کا اس چیز پر عمل کرنے میں امتحان لینا جس کے لفظ وہ قرآن میں نہیں پاتے، اور جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے اس پر ان کے ایمان کو پختہ کرنا ہے، یہودیوں کی حالت کے برعکس جنھوں نے تورات میں رجم کی نص کو چھپانے کی کوشش کی۔

تیسری قسم:...... وہ نص جس کا حکم اور لفظ دونوں منسوخ ہوں: جیسے: دس بار دودھ کا چوسنا منسوخ ہو گیا ہے۔ جو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں پہلے گزر چکا ہے۔

ناسخ کے اعتبار سے نسخ کی چار قسمیں ہیں:

پہلی قسم:...... قرآن کا قرآن کے ساتھ نسخ: اس کی مثال مصابرہ (صبر میں مقابلہ کرنے) کی دو آیتیں ہیں۔

دوسری قسم:...... قرآن کا سنت کے ساتھ نسخ: مجھے اس کی کوئی صحیح مثال نہیں ملی۔

تیسری قسم:...... سنت کا قرآن کے ساتھ نسخ: اس کی مثال بیت المقدس کی طرف منہ کرنا جو سنت سے ثابت ہے کعبہ کی طرف منہ کرنے کے ساتھ منسوخ کیا گیا ہے جو

---

❶ رواہ البخاری، کتاب الحدود، باب الاعتراف بالزنی، حدیث: ٦٨٢٩۔ ومسلم، کتاب الحدود، باب رجم الثیب فی الزنی، حدیث: ١٦٩١۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے ثابت ہے:

﴿فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ (البقرة: ١٤٤)

"آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیں اور آپ جہاں کہیں ہوں، اپنا منہ اسی طرف پھیرا کریں۔"

چوتھی قسم:..... سنت کا سنت کے ساتھ نسخ: اس کی مثال نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((كنت نهيتكم عن النبيذ في الأوعية، فاشربوا فيما شئتم، ولا تشربوا مسكرا)) ❶

"میں نے تمہیں برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا، پس اب تم جن برتنوں میں چاہو پیو، اور نشہ آور چیز نہ پیو۔"

نسخ کی حکمت:

نسخ کی بے شمار حکمتیں ہیں، ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:

۱۔ شریعت سازی میں بندوں کی مصلحتوں (فوائد) کا خیال رکھنا جو ان کے لیے ان کے دین اور دنیا کے اعتبار سے زیادہ نفع مند ہوں۔

۲۔ شریعت بنانے میں پے در پے ترقی کرنا یہاں تک کہ وہ کمال کو پہنچ جائے۔

۳۔ مکلفین کا امتحان لینا ان کی قوت کے مطابق ایک حکم سے دوسرے حکم کی طرف پھرنے کو قبول کرنے اور اس کے ساتھ ان کے راضی ہونے کی وجہ سے۔

۴۔ مکلفین کا امتحان لینا ان کا شکر کی ذمہ داری کو نبھانے کے ساتھ جب نسخ آسان چیز کی طرف ہو، اور ان کا صبر کا دامن پکڑنے کے ساتھ جب نسخ مشکل کام کی طرف ہو۔

---

❶ رواه احمد (٣/ ٢٣٧) (١٣٥١٢) وأبو يعلى (٣٧٠٧) (٣٧٣/٦) قال الهيثمي في "المجمع" (٦٦/٥): فيه يحيى بن عبدالله الجابر، وقد ضعفه الجمهور، وقال أحمد: لابأس به، وبقية رجاله ثقات۔ وينظر: "صحيح مسلم" كتاب الجنائز، باب استئذان النبي ﷺ ربه عزوجل في زيارة قبر أمه، حديث: ٩٧٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار

خبر کی تعریف:

خبر کا لغوی معنی ہے اطلاع، یا کسی واقعہ سے متعلق آگاہی دینا۔

اور یہاں اس سے مراد وہ قول، فعل، تقریر اور وصف ہے جو نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا جائے۔

قول کے اکثر احکام کے بارے میں پہلے گفتگو ہو چکی ہے۔

جہاں تک فعل کا تعلق ہے تو نبی ﷺ کے فعل کی کئی اقسام ہیں:

پہلی قسم: ...... وہ کام جس کو آپ ﷺ نے فطرت کے تقاضے کے مطابق کیا ہے، جیسے کھانا، پینا اور سونا، بنفسہ اس کام کے بارے (شریعت کا) کوئی حکم نہیں ہے، لیکن کبھی کبھی کسی سبب کی بناء پر اس کے کرنے کا حکم دیا جاتا ہے یا اس سے منع کیا جاتا ہے، اور کبھی اس کی کوئی صفت مطلوب ہوتی ہے جیسے: دائیں ہاتھ سے کھانا یا اس سے منع کیا جاتا ہے، جیسے: بائیں ہاتھ سے کھانا۔

دوسری قسم: ...... وہ کام جس کو آپ ﷺ نے عادت کے طور پر کیا، جیسے: لباس کی کیفیت اور حالت، یہ فی نفسہ مباح ہے، اور کبھی کسی سبب کی بناء پر اس کے کرنے کا حکم دیا جاتا ہے یا اس سے منع کیا جاتا ہے۔

تیسری قسم: ...... وہ کام جس کو آپ ﷺ نے بطور خصوصیت کے کیا ہے، یہ آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہوگا، جیسے: روزہ میں وصال کرنا، اور ھبہ کے ساتھ نکاح کرنا۔

دلیل کے بغیر خصوصیت کا حکم نہیں لگایا جائے گا، اس لیے کہ اصل حکم آپ ﷺ کی اتباع کا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی قسم:...... وہ کام جس کو آپ ﷺ نے بطور عبادت کے کیا ہے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے یہاں تک کہ پہنچنا ثابت ہو جائے کیونکہ اس پر پہنچانا واجب ہے، پھر وہ صحیح قول کے مطابق اس کے اور ہمارے حق میں مندوب ہوگا، اس لیے کہ اس کام کا بطور عبادت کے کرنا اس کے مشروع ہونے پر دلالت کرتا ہے، چھوڑنے پر سزا کا نہ ہونا اصل ہے تو وہ ایسا مشروع کام ہے جس کے چھوڑنے پر سزا نہیں ہے، اور یہی مندوب کی حقیقت ہے۔

اس کی مثال: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے۔ ان سے پوچھا گیا کہ جب نبی ﷺ گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے کون سا کام کرتے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مسواک کرتے تھے۔ ❶

گھر میں داخل ہوتے وقت مسواک کرنا صرف ایک فعل ہے، لہٰذا یہ مندوب ہے۔

ایک اور مثال: نبی ﷺ وضو میں اپنی داڑھی کا خلال کرتے تھے۔ ❷

داڑھی کا خلال کرنا چہرے کے دھونے میں داخل نہیں ہے، یہاں تک کہ وہ مجمل کا بیان ہو، یقیناً یہ صرف فعل ہے لہٰذا یہ مندوب ہے۔

پانچویں قسم:...... وہ کام جس کو نبی ﷺ نے کتاب وسنت کی نصوص میں سے کسی مجمل کو بیان کرنے کے لیے کیا تو وہ واجب ہے یہاں تک کہ بیان ثابت ہو جائے اس لیے کہ آپ پر تبلیغ واجب ہے، پھر اس نص مبین کا حکم اس کے اور ہمارے حق میں ہوگا، اگر وہ واجب ہو تو یہ فعل بھی واجب ہوگا اور اگر وہ مندوب ہو تو یہ فعل بھی مندوب ہوگا۔

واجب کی مثال: فرض نماز کے وہ افعال جن کو نبی ﷺ نے مجمل کو بیان کرنے کے

---

❶ رواه مسلم، كتاب الطهارة، باب السواك، حديث : ٢٥٣۔ وأبوداود، كتاب الطهارة، باب فی الرجل يستاك بسواك غيره، حديث : ٥١۔ والنسائی فی المجتبى، كتاب الطهارة، باب السواك كل حين، حديث : ٨۔ وابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ثواب الطهور، حديث : ٢٩٠۔

❷ رواه الترمذی، كتاب الطهارة، باب ماجاء فی تخليل اللحية، حديث : ٢٩، ٣٠، ٣١۔ وابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ماجاء فی تخليل اللحية، من حديث عمار وعثمان على التوالی، حديث : ٤٢٩، ٤٣٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ (البقرة: ٤٣)

''اور نمازوں کو قائم کرو۔''

مندوب کی مثال: طواف سے فارغ ہونے کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے آپ ﷺ کا دو رکعت نماز پڑھنا۔ ❶

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بیان کرنے کے لیے: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى﴾ (البقرة: ١٢٥) ''تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو۔''

جس وقت نبی ﷺ مقام ابراہیم کے قریب ہوئے تو آپ ﷺ اس آیت کریمہ کی تلاوت فرما رہے تھے۔ مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھنا سنت ہیں۔

جہاں تک تعلق ہے آپ ﷺ کا کسی چیز کو قائم رکھنے کا تو یہ اس کے جائز ہونے کی دلیل ہے۔ اسی طریقے پر جس طرح آپ ﷺ نے اسے برقرار رکھا خواہ وہ قول ہو یا فعل۔

آپ ﷺ کا قول پر برقرار رکھنے کی مثال: آپ ﷺ کا اس لونڈی کو برقرار رکھنا جس سے آپ ﷺ نے سوال کیا تھا: ''أَيْنَ اللّٰهُ ؟'' اس نے کہا: آسمان میں۔ ❷

آپ ﷺ کا فعل پر برقرار رکھنے کی مثال: آپ ﷺ کا قافلے کے اس امیر کو برقرار رکھنا جو اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتا تھا تو قراءت کو ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (الاخلاص: ١) پر ختم کرتا۔ ''آپ کہہ دیجیے کہ وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس سے پوچھو کہ وہ کس وجہ سے یہ کرتا تھا'' انہوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: اس لیے کہ یہ رحمٰن کی صفت ہے اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں،

---

❶ رواه مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ، حديث: ١٢١٨۔

❷ رواه مسلم، كتاب المساجد، باب تحريم الكلام في الصلاة، ونسخ ما كان من اباحة، حديث: ٥٣٧، و[illegible] موطا" كتاب العتق، باب ما يجوز من العتق في الرقاب الواجبة [illegible]: ٢/ ٧٦٨)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے فرمایا: ”اسے بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔“ ❶

ایک اور مثال: آپ ﷺ کا ان حبشیوں کو برقرار رکھنا جو مسجد میں کھیل رہے تھے ❷ (انہیں) اسلام کا عادی بنانے کی وجہ سے باقی جو کام آپ ﷺ کے دور میں واقع ہوا اور آپ ﷺ کو اس کا علم نہیں ہوا تو وہ آپ ﷺ کی طرف منسوب نہیں کیا جائے گا، لیکن اللہ تعالیٰ کے اس کو باقی رکھنے کی وجہ سے وہ حجت اور دلیل ہوگا۔

اسی لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عزل کے جائز ہونے کا استدلال کیا کیونکہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس پر ثابت رکھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم عزل کرتے تھے اور قرآن نازل ہوتا تھا۔ متفق علیہ ❸ مسلم نے اضافہ کیا ہے: سفیان نے کہا: اگر عزل کوئی ممنوع چیز ہوتی تو قرآن ہمیں اس سے منع کر دیتا۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا برقرار رکھنا حجت ہے، اس لیے کہ وہ افعال جو ناپسند تھے منافقین انہیں چھپاتے اللہ تعالیٰ انہیں واضح کر دیتا اور اللہ تعالیٰ انہیں ناپسند سمجھ کر ان کو روک دیتا، اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز پر اللہ تعالیٰ سکوت فرمائیں وہ جائز ہے۔

منسوب الیہ کے اعتبار سے خبر کی اقسام:

منسوب الیہ کے اعتبار سے خبر کی تین قسمیں ہیں: مرفوع، موقوف اور مقطوع۔

ا۔ **مرفوع:** وہ خبر جو حقیقۃً یا حکماً نبی ﷺ کی طرف منسوب کی جائے۔

---

❶ رواه البخاری، کتاب التوحید، باب ماجاء فی دعاء النبی ﷺ أمته الی توحید الله تبارك وتعالیٰ، حدیث: ۷۳۷۵۔ ومسلم، کتاب الصلاة، باب فضل قرائة ﴿قل هو الله أحد﴾، حدیث: ۸۱۳۔

❷ رواه البخاری، کتاب الصلاة، باب اصحاب الحراب فی المسجد، حدیث: ٤٥٤۔ ومسلم، کتاب صلاة العیدین، باب الرخصة فی اللعب الذی لامعصیة فیه فی أیام العید، حدیث: ۸۹۲۔

❸ رواه البخاری، کتاب النکاح، باب العزل، حدیث: ۵۲۰۸۔ ومسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل، حدیث: ۱٤٤٠۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرفوع حقیقی: (سے مراد) نبی ﷺ کا قول، فعل اور اقرار ہے۔

مرفوع حکمی: وہ حدیث ہے جو نبی ﷺ کی سنت یا عہد وغیرہ کی طرف منسوب کی جائے اور وہ آپ ﷺ سے براہ راست ملاقات پر دلالت نہ کرے۔

مثلاً کوئی صحابی کہے: أُمِرْنَا (ہمیں حکم دیا گیا) یا نُهِيْنَا (ہمیں منع کیا گیا) وغیرہ۔

جیسے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا کہنا ہے کہ:

((أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ .)) ❶

''لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا آخری وقت بیت اللہ کے پاس ہو (یعنی آخر میں وہ بیت اللہ کا طواف الوداع کریں) مگر حائضہ عورت سے اس (طواف) کی تخفیف کی گئی۔''

اور ام عطیۃ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ:

((نُهِيْنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا .)) ❷

''ہمیں جنازوں کے پیچھے چلنے سے منع کیا گیا مگر تاکید سے منع نہیں کیا۔''

۲۔ **موقوف:** وہ خبر ہے جو صحابی کی طرف منسوب کی جائے اور اس کے لیے مرفوع کا حکم ثابت نہ ہو۔ راجح قول کے مطابق یہ حجت (دلیل) ہے اِلّا یہ کہ وہ کسی دوسری نص یا کسی صحابی کے قول کے مخالف ہو۔ اگر وہ کسی نص کے مخالف ہو تو عمل نص پر ہوگا، اور اگر وہ کسی دوسرے صحابی کے قول کے مخالف ہو تو پھر ان میں سے راجح قول کو لیا جائے گا۔

صحابی وہ ہے جس نے ایمان کی حالت میں نبی ﷺ سے ملاقات کی ہو اور ایمان کی حالت میں ہی فوت ہوا ہو۔

---

❶ رواہ البخاری، کتاب الحج، باب طواف الوداع، حدیث: ۱۷۵۵۔ ومسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطه عن الحائض، حدیث: ۱۳۲۸۔

❷ رواہ البخاری، کتاب الجنائز، باب اتباع النساء الجنائز، حدیث: ۱۲۷۸۔ ومسلم، کتاب الجنائز، باب نهي النساء عن اتباع الجنائز، حدیث: ۹۳۸۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ **مقطوع**: وہ خبر ہے جو تابعی یا اس کے بعد کسی کی طرف منسوب کی جائے۔

تابعی وہ ہے جس نے رسول اللہ ﷺ پر ایمان کی حالت میں صحابی سے ملاقات کی ہو، اور ایمان کی حالت میں فوت ہوا ہو۔

اسناد کے اعتبار سے خبر کی اقسام:

اسناد کے اعتبار سے خبر کی دو قسمیں ہیں: متواتر اور آحاد۔

۱۔ **متواتر**: وہ خبر ہے جسے راویوں کی کثیر تعداد روایت کرے اور ان کا جھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہو، اور وہ اس کی نسبت کسی قابل ادراک (یعنی حواس خمسہ میں سے کسی) چیز کی طرف کریں۔

اس کی مثال: نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))❶

"جو شخص مجھ پر قصداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔"

۲۔ **آحاد**: وہ خبر ہے جو متواتر کے علاوہ ہو (یعنی اس کے راویوں کی تعداد متواتر کے راویوں سے کم ہو)

رتبہ کے اعتبار سے اس کی تین قسمیں ہیں: صحیح، حسن اور ضعیف۔

صحیح: وہ خبر ہے جسے دیانت دار اور قوت حافظہ کے مالک راوی متصل سند کے ساتھ بیان کریں، اور وہ شذوذ اور مذمت والی خرابی سے خالی ہو۔

حسن: وہ خبر ہے جسے دیانت دار اور کمزور حافظہ کے مالک راوی متصل سند کے ساتھ بیان کریں، اور وہ شذوذ اور مذمت والی خرابی سے خالی ہو، جب اس کی متعدد سندیں ہوں تو یہ صحیح کے درجے تک پہنچ جاتی ہے، اور اسے صحیح لغیرہ کہتے ہیں۔

---

❶ رواه البخاری، کتاب العلم، باب اثم من کذب علی النبی ﷺ، حدیث: ١١٠۔ ومسلم المقدمة، باب تغلیظ الکذب علی رسول الله ﷺ من حدیث أبی هریرة، حدیث: ٤۔ ومسلم "بلا" المقدمة، باب وجوب الروایة عن الثقات وترك الكذابین والتحذیر من الكذب علی رسول الله ﷺ، من حدیث المغیرہ بن شعبة وسمرة بن جندب۔ وانظر "الفتح" (١/٢٠٣، ٢٠٤)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضعیف: وہ خبر ہے جو صحیح اور حسن کی شرط سے خالی ہو۔ جب اس کی متعدد سندیں ہوں تو یہ حسن کے درجے تک پہنچ جاتی ہے، اس لحاظ سے کہ ایک دوسری کو مستحکم کر دیتی ہے، اور اسے حسن لغیرہ کہتے ہیں۔

ضعیف کے علاوہ یہ تمام قسمیں حجت ہیں، ضعیف حجت نہیں ہے، لیکن شواہد وغیرہ میں اسے پیش کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

اداء کے صیغے (الفاظ):

حدیث کے لیے تحمل اور اداء ہوتا ہے۔

تحمّل: حدیث کو کسی دوسرے سے لینا۔

اداء: حدیث کو کسی دوسرے تک پہنچانا۔

حدیث کو دوسرے تک پہنچانے کے چند الفاظ حسب ذیل ہیں:

۱۔ حَدَّثَنِي: یہ اس کے لیے ہے جس پر شیخ قراءت کرے۔

۲۔ أَخْبَرَنِي: یہ اس کے لیے ہے جس پر شیخ قراءت کرے، یا وہ شیخ پر قراءت کرے۔

۳۔ أَخْبَرَنِي إِجَازَةً، أَوْ أَجَازَ لِي: یہ اس کے لیے جو قراءت کے علاوہ اجازت کے ساتھ روایت کرے۔

اجازۃ: شیخ کا اپنے شاگرد کو اجازت دینا کہ وہ اس کی مرویات کو اس کی طرف سے روایت کرے، اگرچہ وہ قراءت کے ذریعے نہ ہو۔

۴۔ عنعنة: اس کا مطلب یہ ہے کہ حدیث کو لفظ "عن" کے ساتھ روایت کرنا۔

اس کا حکم اتصال ہے اِلّا یہ کہ وہ راوی تدلیس کے ساتھ معروف ہو، تو پھر اس میں اتصال کا حکم نہیں لگایا جائے گا اِلّا یہ کہ حدیث بیان کرنے کی صراحت کر دی جائے۔

آپ اس کو یاد کر لیجیے حدیث اور اس کے رواۃ کے بارے بحث کی علم مصطلح میں بہت ساری قسمیں ہیں، اور جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے وہ کافی ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ [1]

[1] شیخ حفظہ اللہ کا علم مصطلح کے بارے ایک مستقل رسالہ ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجماع

اجماع کی تعریف:

اجماع کا لغوی معنی ہے پختہ ارادہ اور اتفاق رائے۔

اصطلاحی تعریف: ...... نبی ﷺ کے بعد اس امت کے تمام مجتہدین کا کسی شرعی حکم پر متفق ہو جانا۔

"اتفاق" کہنے سے اختلاف کا وجود خارج ہو گیا، اگر چہ وہ کسی ایک مجتہد کی طرف سے ہو، لہٰذا اختلاف کی صورت میں اجماع منعقد نہیں ہوگا۔

"مجتھدی" کہنے سے عوام اور مقلد خارج ہو گئے، لہٰذا ان کا اتفاق اور اختلاف معتبر نہیں ہوگا۔

"ھذہ الأمۃ" کہنے سے اس امت کے علاوہ باقیوں کا اجماع خارج ہو گیا، لہٰذا وہ معتبر نہیں ہوگا۔

"بعد النبی ﷺ" کہنے سے نبی ﷺ کے دور میں مجتہدین کا اتفاق خارج ہو گیا۔ لہٰذا وہ اتفاق اجماع کے طور پر معتبر نہیں ہوگا اس اعتبار سے کہ وہ دلیل ہو، اس لیے کہ دلیل نبی ﷺ کی سنت یعنی قول، فعل یا تقریر سے پکڑی جائے گی۔

اسی لیے جب صحابی کہے کہ: ((كُنَّا نَفْعَلُ أَوْ كَانُوا يَفْعَلُوْنَ كَذَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ)) "ہم کرتے تھے یا وہ نبی ﷺ کے دور میں اس طرح کرتے تھے" تو یہ (حدیث) حکماً مرفوع ہوگی، نہ کہ یہ اجماع کو بیان کرتا ہے۔

"علی حکم شرعی" کہنے سے ان کا کسی عقلی یا عادی (جو عادتاً ہو) حکم پر اتفاق کرنا خارج ہو گیا، یہاں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اس لیے کہ بحث اس اجماع کے بارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے جو شرعی دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔

درج ذیل دلائل کی بناء پر اجماع حجت ہے:

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ﴾

(البقرة: ١٤٣)

''ہم نے اسی طرح تمہیں افضل امت بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔''

پس اللہ تعالیٰ کا فرمان: شهداء على الناس لوگوں کے اعمال اور ان کے اعمال کے احکام دونوں کی گواہی پر مشتمل ہے، اور گواہ کی بات قابل قبول ہوتی ہے۔

۲۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ﴾ (النساء: ٥٩)

''پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ، اللہ کی طرف اور رسول کی طرف۔''

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جس پر انہوں نے اتفاق کیا ہے وہ حق ہے۔

۳۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

((لَا تَجْتَمِعُ أُمَّتِي عَلَى ضَلَالَةٍ)) [1]

''میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔''

۴۔ **ہمارا کہنا کہ**: امت کا کسی چیز پر اجماع کرنا یا تو حق ہوگا یا وہ باطل ہوگا، اگر وہ حق ہو تو وہ حجت ہے، اور اگر وہ باطل ہو تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ امت جو اللہ کے نزدیک سب

---

[1] رواه الترمذی، كتاب الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعة، حديث: ٢١٦٧، وقال: غريب۔ وأبوداود، كتاب الفتن والملاحم، باب ذكر الفتن ودلائلها، حديث: ٤٢٥٣۔ وابن ماجه، كتاب الفتن، باب السواد الاعظم، حديث: ٣٩٥٠، قال البوصيری: وقد روى هذا الحديث، من حديث: أبی ذر، وأبی مالك الأشعری، وابن عمر، وأبی نضرة، وقد امة ابن عبدالله الكلابی، وفی كلها نظر، قاله شيخنا العراقی۔ وضعفه النووی فی "شرح صحيح مسلم" (٦٧/١٣)۔ وحسنه الألبانی فی "تخريج السنة" ح: ٢٨۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتوں سے بہتر ہے، اس کے نبی ﷺ کے دور سے لے کر قیامت قائم ہونے تک ایسے معاملے پر جمع ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کو پسند نہ ہو، یہ تو سب سے محال (ناممکن) ہے۔

اجماع کی انواع:

اجماع کی دو قسمیں ہیں: قطعی اور ظنی۔

۱۔ **قطعی**: وہ اجماع ہے جس کا امت سے واقع ہونا یقینی طور پر معلوم ہو، جیسے پانچ نمازوں کے وجوب اور زنا کے حرام ہونے پر اجماع، یہ وہ قسم ہے جس کے ثبوت اور حجت ہونے کا کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔ جب کوئی اس سے جاہل نہ ہونے کی صورت میں اس کی مخالفت کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

۲۔ **ظنی**: وہ اجماع ہے جو جستجو اور چھان بین کرنے کے بعد ہی معلوم ہو۔ علماء نے اس کے ثبوت کے ممکن ہونے میں اختلاف کیا ہے۔ اس کے بارے سب سے راجح قول شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا ہے، اس اعتبار سے کہ انہوں نے ''العقیدہ الواسطیہ'' میں کہا کہ: وہی اجماع قانون بنے گا جس پر سلف صالح تھے، اس لیے کہ ان کے بعد بہت زیادہ اختلاف ہوا اور امت (مختلف جماعتوں میں) بکھر گئی۔''...... الخ [1]

جان لیجیے کہ یقیناً امت کا کسی صحیح، صریح اور غیر منسوخ دلیل کے خلاف جمع ہونا ناممکن ہے۔ یہ صرف حق پر جمع ہوگی، اور جب آپ دیکھیں کہ اجماع اس کے مخالف ہے تو آپ غور کریں وہ دلیل یا تو غیر صحیح ہوگی، یا غیر صریح ہوگی یا وہ منسوخ ہوگی یا اس مسئلہ میں اختلاف ہوگا جسے آپ نہیں جانتے۔

اجماع کی شرائط:

اجماع کی چند شرطیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ وہ صحیح سند سے ثابت ہو، وہ اس طرح کہ وہ علماء کے درمیان مشہور ہو یا اسے ثقہ وسیع المطالعہ راوی بیان کریں۔

---

[1] مؤلف رحمہ اللہ کا ''شرح عقیدہ واسطیہ'' دیکھیں (۳۲۸/۲) جو دار ابن جوزی سے طبع ہوا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اس سے پہلے کوئی اختلاف موجود نہ ہو، اگر اس سے پہلے کوئی اختلاف ہو تو اجماع نہیں ہوگا، اس لیے کہ اقوال ان کے قائلین (کہنے والوں) کے مرنے سے لغو اور منسوخ نہیں ہوتے۔

چنانچہ اجماع سابقہ اختلاف کو ختم نہیں کرتا، یہ تو صرف اختلاف پیدا ہونے سے روکتا ہے، یہ قول گرفت کے مضبوط ہونے کی وجہ سے راجح ہے۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ شرط نہیں لگائی جائے گی۔ دوسرے دور میں سابقہ اقوال میں سے کسی ایک کے مطابق اس کا منعقد ہونا صحیح ہے۔ بعد میں آنے والوں کے لیے یہ حجت ہوگا۔ جمہور کی رائے کے مطابق اجماع کرنے والوں کے دور کے ختم ہونے کی شرط نہیں لگائی جائے گی، ان کے صرف اتفاق سے ان کی طرف سے اجماع منعقد ہو جائے گا۔ اس کے بعد ان کے لیے اور ان کے علاوہ باقیوں کے لیے اس کی مخالفت کرنا جائز نہیں۔ اس لیے کہ دلائل اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ اجماع حجت ہے۔ ان میں زمانے کے ختم ہونے کی شرط نہیں ہے، اور اس لیے کہ اجماع ان کے ایک لمحہ کے اتفاق سے ثابت ہو جاتا ہے تو پھر کون سی چیز اسے ختم کر سکتی ہے؟

جب بعض مجتہدین کوئی بات کہیں یا وہ کوئی کام کریں، اور وہ مجتہدین کے درمیان مشہور ہو جائے، اور وہ انکار پر قدرت رکھنے کے باوجود اس کا انکار نہ کریں، بعض کہتے ہیں کہ یہ اجماع ہوگا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ حجت ہوگا، اجماع نہیں ہوگا۔ بعض کہتے ہیں یہ نہ اجماع ہوگا اور نہ حجت، اور بعض کہتے ہیں کہ اگر وہ انکار سے پہلے ختم ہو جائیں تو اجماع ہوگا۔ اس لیے کہ انکار پر قدرت کے باوجود خاتمہ تک ان کا مسلسل خاموش رہنا ان کے متفق ہونے کی دلیل ہے، اور یہ سب سے درست قول ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیاس

قیاس کی تعریف:

قیاس کا لغوی معنی ہے اندازہ لگانا اور برابری۔

اصطلاحی تعریف: ......فرع کو حکم میں اصل کے برابر کرنا اس علت کی بناء پر جو ان دونوں میں مشترک ہو۔

فرع: سے مراد مقیس (جس کو قیاس کیا جارہا) ہے۔

اصل: سے مراد مقیس علیہ (جس پر قیاس کیا جارہا) ہے۔

حکم : سے مراد وجوب، تحریم، صحت یا فساد وغیرہ ہے جس کا شرعی دلیل تقاضا کرے۔

علت : سے مراد وہ معنی ہے جس کے سبب سے اصل کا حکم ثابت ہو۔

یہ چاروں قیاس کے ارکان ہیں، اور قیاس ان دلائل میں سے ایک دلیل ہے جن کے ساتھ شرعی احکام ثابت ہوتے ہیں۔

کتاب وسنت اور اقوال صحابہ اسے شرعی دلیل کی حیثیت دینے پر دلالت کرتے ہیں۔

قرآن کے دلائل:

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَالْمِیْزَانَ﴾ (الشوری: ۱۷)

''اللہ نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی ہے اور ترازو بھی (اتاری ہے)۔''

میزان (ترازو) وہ ہے جس کے ساتھ احکام کا وزن کیا جائے۔

۲۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِیْدُهٗ﴾ (الأنبیاء: ۱۰۴)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جیسے کہ ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے۔"

﴿وَاللّٰهُ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ﴾ (فاطر: ۹)

"اور اللہ ہی ہوائیں چلاتا ہے جو بادلوں کو اٹھاتی ہیں، پھر ہم بادلوں کو خشک زمین کی طرف لے جاتے ہیں اور اس سے اس زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کردیتے ہیں۔ اسی طرح دوبارہ جی اٹھنا (بھی) ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کے دوبارہ پیدا کرنے کو پہلی مرتبہ پیدا کرنے کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور مردوں کے زندہ کرنے کو زمین کے آباد کرنے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ یہی قیاس ہے۔

سنت کی دلائل:

۱۔ نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی اس عورت کے لیے جس نے اپنی ماں کی وفات کے بعد اس کی طرف سے روزے رکھنے کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھا تھا (تو آپ ﷺ نے فرمایا):

((أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهِ ؛ أَكَانَ يُؤَدِّيْ ذَلِكَ عَنْهَا؟))

"یہ بتلاؤ کہ اگر تیری ماں کے ذمے قرض ہوتا تو تو اسے ادا کرتی؟ کیا وہ اس کی طرف سے ادا ہوجاتا؟"

اس نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَصُوْمِيْ عَنْ أُمِّكِ))[1]

"تو اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھ۔"

۲۔ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میرا ایک لڑکا پیدا ہوا

---

[1] رواه البخاری، کتاب الصوم، باب من مات علیه صوم، حدیث : ۱۹۵۳ـ ومسلم، کتاب الصیام، باب قضاء الصوم عن المیت، حدیث : ۱۱٤۸ـ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو کالے رنگ کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ ؟)) ''تیرے پاس اونٹ ہیں؟'' کہنے لگا جی ہاں ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ((مَا أَلْوَانُهَا؟)) ''ان کا رنگ کون سا ہے؟'' اس نے کہا: سرخ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟)) ''ان میں سے کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟'' اس نے کہا جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَأَنَّى ذَلِكَ ؟)) ''یہ کہاں سے آیا؟'' کہنے لگا: شائد رگ نے اسے کھینچ لیا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ((فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ)) ''تو تیرے اس بیٹے کو بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہوگا۔'' [1]

اسی طرح تمام وہ مثالیں جو کتاب وسنت میں آئی ہیں، قیاس کی دلیل ہیں۔ اس لیے کہ ان میں ایک چیز کا اعتبار اس جیسی چیز کے ساتھ کیا گیا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے اقوال:

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے خط میں ایک فیصلہ کے بارے میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ:

> ''جو قرآن اور سنت میں نہیں ہے، پھر معاملات کو اپنی طرف سے قیاس کر، اور ہم مثل چیزوں کو پہچان، پھر اس چیز کا قصد کر جسے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ محبوب سمجھتا ہے اور وہ حق کے زیادہ مشابہ ہے۔'' [2]

مزنی نے نقل کیا ہے کہ صحابہ کے دور سے لے کر آج تک فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ حق کے مشابہ حق اور باطل کے مشابہ باطل ہوتا ہے، اور انہوں نے فقہ کے اندر تمام

---

[1] رواه البخاری، کتاب الطلاق، باب اذا عرض بنفی الولد، حدیث: ۵۳۰۵۔ ومسلم، کتاب اللعان، حدیث: ۱۵۰۰۔

[2] رواه البیهقی، کتاب آداب القاضی، باب ما یقضی به القاضی، حدیث: ۱۰/۱۱۳۔ والدارقطنی، کتاب فی الأقضية والأحكام، کتاب عمر الی أبی موسی الأشعری، حدیث: ۴/۲۰۶۔ امام ابن قیم کی کلام ''اغاثة اللهفان'' (۱/۸۶) میں دیکھیں۔ ابن قیم نے کہا: یہ ایک عظیم کتاب ہے جسے علماء نے قبولیت کے ساتھ حاصل کیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احکام کے بارے قیاس کی صورتوں کو استعمال کیا ہے۔

قیاس کی شرائط:

قیاس کی چند شرائط حسب ذیل ہیں:

۱۔ وہ اپنے سے قوی دلیل سے نہ ٹکرائے۔ اس قیاس کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا جو کسی نص، اجماع یا اقوال صحابہ سے ٹکرائے۔ جب ہم کہیں کہ: صحابی کا قول حجت ہے، اس مذکورہ ٹکرانے والے قیاس کو" فاسد الاعتبار " کہتے ہیں۔

اس کی مثال : جیسے یہ کہا جائے کہ: عقل مند عورت کا بذات خود بغیر ولی کے اپنی شادی کرنا صحیح ہے۔ بغیر ولی کے اس کے مال کی بیع کے صحیح ہونے پر قیاس کرتے ہوئے۔

یہ قیاس نص سے ٹکرانے کی وجہ سے فاسد الاعتبار ہے اور وہ نص نبی ﷺ کا فرمان ہے: ((لا نكاح اِلَّا بِوَلِّي)) ❶ "ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔"

۲۔ اصل کا حکم نص یا اجماع سے ثابت ہو، اگر وہ قیاس سے ثابت ہو تو اس پر قیاس کرنا صحیح نہیں، قیاس صرف پہلے اصل پر کیا جائے گا، کیونکہ اس کی طرف رجوع کرنا زیادہ بہتر ہے، اس لیے کہ فرع کا قیاس اس پر کرنا جو اصل بنایا گیا ہو کبھی صحیح نہیں ہوتا، اور اس لیے بھی کہ فرع پر قیاس پھر فرع کا اصل پر قیاس بلا فائدہ طول دینا ہے۔

اس کی مثال: جیسے یہ کہا جائے کہ سود مکئی میں واقع ہوتا ہے چاول پر قیاس کرتے ہوئے، اور چاول میں واقع ہوتا ہے گندم پر قیاس کرتے ہوئے، چنانچہ اس طرح قیاس کرنا صحیح نہیں، لیکن کہا جائے گا کہ: سود مکئی میں واقع ہوتا ہے گندم پر قیاس کرتے ہوئے، تاکہ اصل پر قیاس کیا جائے جو نص سے ثابت ہے۔

---

❶ رواه الترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء لا نکاح الا بولی، حدیث : ۱۱۰۱۔ وابو داود، کتاب النکاح، باب فی الولی، حدیث : ۲۰۸۵۔ وابن ماجه، کتاب النکاح، باب لا نکاح الا بولی، حدیث : ۱۸۸۰۔ أحمد (۱/ ۲۵۰)۔ والحاکم (۲/ ۱۸۵) کتاب النکاح، وصححه وابن حبان ۱۲۴۲۔ الموارد، کتاب النکاح، باب ماجاء فی الولی والشهود والارواء ح : ۱۸۳۹۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اصل کے حکم کے لیے علت معلوم شدہ (یعنی جسے جاننا ممکن) ہو، تاکہ اس میں اصل اور فرع کا جمع ہونا ممکن ہو، اگر اصل کا حکم (تعبدی) محض عبادت ہو تو اس پر قیاس کرنا صحیح نہیں۔

اس کی مثال : جیسے یہ کہا جائے کہ شتر مرغ کا گوشت وضو کو توڑ دیتا ہے اونٹ کے گوشت پر قیاس کرتے ہوئے اس کے اس کے مشابہ ہونے کی وجہ سے، پس کہا جائے گا کہ یہ قیاس صحیح نہیں اس لیے کہ اصل کے حکم کی علت معلوم شدہ نہیں ہے، یقیناً یہ محض تعبدی حکم ہے، جیسا کہ مشہور ہے۔

۴۔ علت ایسے معنی پر مشتمل ہو جو حکم کے مناسب ہو اور شرع کے قواعد سے اس کا اعتبار معلوم ہو، جیسے: شراب میں نشہ۔

اگر معنی فطری وصف ہو جس میں کوئی مناسبت نہ ہو تو اس کے ساتھ علت بیان کرنا صحیح نہیں، جیسے مثال کے طور پر سیاہ اور سفید۔

اس کی مثال : ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جب بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا گیا تو اسے اس کے خاوند کے بارے میں اختیار دے دیا گیا، راوی کہتا ہے کہ: اس کا خاوند سیاہ رنگ کا غلام تھا۔ [1]

پس "اسود" سیاہ ہونا ایک فطری وصف ہے حکم کی اس میں کوئی مناسبت نہیں ہے۔ اس لیے لونڈی کے لیے اختیار ثابت ہو جائے گا جب وہ کسی غلام کی منکوحہ ہو اور آزاد کر دی جائے اگرچہ وہ غلام سفید رنگ کا ہو۔ اور جب وہ کسی آزاد آدمی کے تحت ہو تو آزادی پر اختیار ثابت نہیں ہوگا، اگرچہ وہ سیاہ رنگ کا ہو۔

۵۔ علت فرع میں موجود ہو جیسے وہ اصل میں موجود ہے، جیسے والدین کو مارنے میں تکلیف کو اُف کہنے پر قیاس کیا گیا ہے، اگر فرع میں علت موجود نہ ہو تو قیاس صحیح نہیں ہوگا۔

اس کی مثال : جیسے یہ کہا جائے کہ گندم میں اضافہ کے حرام ہونے کی علت اس کا ناپ شدہ ہونا ہے، پھر کہا جائے کہ: گندم پر قیاس کرتے ہوئے کہا جائے کہ سیب میں بھی

[1] رواہ البخاری، کتاب الطلاق، باب خیار الأمة تحت العبد، حدیث: ۵۲۸۲۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اضافہ واقع ہوتا ہے، تو یہ قیاس صحیح نہیں ہے۔ اس لیے کہ فرع میں علت موجود نہیں ہے، کیونکہ سیب ناپ شدہ چیزوں میں سے نہیں ہے۔

قیاس کی اقسام:

قیاس کی دو قسمیں ہیں: جلی اور خفی۔

۱۔ **قیاس جلی**: وہ ہے جس کی علت نص یا اجماع سے ثابت ہو، یا وہ اصل اور فرع کے درمیان فرق کرنے والی چیز کی نفی کرنے کے ساتھ اس میں حتمی ہو۔

اس کی مثال: جس کی علت نص سے ثابت ہو: خشک پلید خون سے استنجا کرنے سے منع ہونے کو گوبر کے ساتھ استنجا کرنے سے منع ہونے پر قیاس کرنا، اصل کے حکم کی علت نص سے ثابت ہے۔ اس اعتبار سے کہ ابن مسعودؓ نبی ﷺ کے پاس دو پتھر اور ایک گوبر کا ٹکڑا لے کر آئے، تاکہ آپ ﷺ ان کے ساتھ استنجا کریں، آپ ﷺ نے دونوں پتھر لے لیے اور گوبر کا ٹکڑا پھینک دیا، اور کہا: ''یہ تو گندگی ہے۔'' ❶

اس کی مثال: جس کی علت اجماع سے ثابت ہو: نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ قاضی غصے کی حالت میں فیصلہ کرے۔ ❷

پیشاب کو روکنے والے کو فیصلہ کرنے سے منع کرنے کو غصے والے کو منع کرنے پر قیاس کرنا، قیاس جلی ہے، اصل کی علت اجماع کے ساتھ ثابت ہونے کی وجہ سے اور وہ ہے سوچ میں تشویش اور دل کا مصروف ہونا۔

اس کی مثال: جس میں یہ بات یقینی ہے کہ اصل اور فرع میں کوئی فرق کرنے والی چیز نہیں: یتیم کے مال کو پہننے کے ساتھ ضائع کرنے کے حرام ہونے کو اس کو کھانے کے ساتھ ضائع کرنے کے حرام ہونے پر قیاس کرنا قطعی طور پر اصل اور فرع کے درمیان فرق کرنے

---

❶ رواه البخاري، كتاب الوضوء، باب لا يستنجى بروث، حديث: ١٥٦۔

❷ رواه البخاري، كتاب الأحكام، باب هل يقضي القاضي أو يفتي وهو غضبان، حديث: ٧١٥٨، ومسلم، كتاب الأقضية، باب كراهة قضاء القاضي وهو غضبان، حديث: ١٧١٧۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی چیز کے نہ ہونے کی بناء پر۔

۲۔ **قیاس خفی** : وہ ہے جس کی علت استنباط سے ثابت ہو۔ اور اس میں اصل اور فرع کے درمیان فرق کرنے والی چیز کا نہ ہونا یقینی نہ ہو۔

اس کی مثال : اضافے کے حرام ہونے میں اشنان بوٹی کو گندم پر قیاس کرنا مشترکہ ناپ کے ساتھ، بے شک ناپ کی علت نص یا اجماع سے ثابت نہیں ہے، اور نہ ہی اصل اور فرع کے درمیان فرق کرنے والی چیز کا نہ ہونا یقینی ہے اس لیے کہ اصل اور فرع کے درمیان فرق کرنا جائز ہے کیونکہ گندم کھائی جاتی ہے اور اشنان نہیں کھائی جاتی۔

قیاس کی قسموں میں سے ایک وہ قیاس ہے جسے قیاس شبہ کہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ فرع دو مختلف حکم والے اصلوں کے درمیان متردد ہو، اور ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اس کی مشابہت ہو، ان میں سے جس کے ساتھ زیادہ مشابہت ہوگی اس کے ساتھ اسے ملایا جائے گا۔

اس کی مثال : غلام ہے۔ کیا وہ آزاد پر قیاس کرتے ہوئے مالک بنانے سے مالک بن جائے گا یا چوپائے پر قیاس کرتے ہوئے مالک نہیں بنے گا؟

جب ہم نے ان دو اصلوں آزاد اور چوپایہ کو دیکھا تو ہمیں پتا چلا کہ غلام ان دونوں میں متردد ہے، اس اعتبار سے کہ وہ انسان اور عاقل ہے وہ ثواب اور سزا دیا جاتا ہے اور وہ نکاح کرتا ہے اور طلاق دیتا ہے تو وہ آزاد آدمی کے مشابہ ہے، اور اس اعتبار سے کہ وہ بیچا جاتا ہے، گروی رکھا جاتا ہے، ہبہ کیا جاتا ہے، وراثت میں دیا جاتا ہے، اور خوشحال نہیں ہوتا، وہ قیمت پر مشتمل ہوتا ہے اور اس میں تصرف کیا جاسکتا ہے، تو یہ چوپایہ کے مشابہ ہے، اور تحقیق ہم نے دیکھا کہ وہ مالی تصرف کے اعتبار سے چوپائے کے زیادہ مشابہ ہے تو اسے اس کے ساتھ ملا دیا گیا۔

قیاس کی یہ قسم کمزور ہے اس لیے کہ اس کے اور اصل کے درمیان مناسب علت نہیں ہے سوائے اس بات کے کہ یہ اکثر احکام میں اس کے مشابہ ہے باوجود اس کے کہ ایک اور اصل اس سے مل رہی ہے۔

قیاس العکس : قیاس کی قسموں میں سے ایک قسم کو قیاس العکس کہتے ہیں اور وہ یہ ہے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اصل کے حکم کی نقیض (مخالف) کو فرع کے لیے ثابت کرنا اس میں اصل کے حکم کی علت کے نقیض کے پائے جانے کی وجہ سے۔

انہوں نے اس کی مثال نبی ﷺ کے اس فرمان کے ساتھ دی ہے: آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کی شرم گاہ میں صدقہ ہے'' انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے کوئی شخص اپنی شہوت کو پورا کرتا ہے اور اس کے لیے اس میں اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ بتلاؤ کہ اگر وہ اسے حرام میں استعمال کرے تو کیا اس پر گناہ ہوگا؟ تو اسی طرح اگر وہ اسے حلال میں استعمال کرے تو اس کے لیے اجر ہوگا۔'' ❶

نبی ﷺ نے فرع کے لیے ثابت کیا ہے اور وہ ہے حلال طریقے سے عورت سے مباشرت کرنا۔ اصل کے حکم کی نقیض کو اور وہ ہے حرام طریقے سے عورت سے مباشرت کرنا۔ اس میں اصل کے حکم کی علت کے نقیض کے پائے جانے کی وجہ سے، فرع کے لیے اجر ثابت کیا ہے اس لیے کہ وہ حلال طریقے سے مباشرت کرنا ہے جیسے اصل میں گناہ ہے اس لیے کہ وہ حرام طریقے سے مباشرت کرنا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

❶ رواہ مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان أن اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف [illegible]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارض

تعارض کی تعریف:

تعارض کالغوی معنیٰ ہے ایک دوسرے کے بالمقابل ہونا اور دونوں کا رکنا۔

اصطلاحی تعریف: ......دو دلیلوں کا آپس میں ایک دوسرے کے بالمقابل ہونا اس اعتبار سے کہ ایک دلیل دوسری کے مخالف ہو۔

تعارض کی اقسام: چار ہیں:

پہلی قسم:......تعارض دو عام دلیلوں کے درمیان ہو، اس کی چار حالتیں ہیں:

ا۔ دونوں دلیلوں کو جمع کرنا ممکن ہو اس اعتبار سے کہ ان میں سے ہر ایک کو ایسی حالت پر محمول کیا جائے کہ وہ اس حالت میں دوسری کے مخالف نہ ہو تو ان کو جمع کرنا واجب ہے۔

اس کی مثال: اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی ﷺ کے لیے ارشاد ہے:

﴿وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ﴾ (الشوریٰ: ٥٢)

"اور بے شک آپ راہ راست کی راہبری کر رہے ہیں۔"

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ﴾ (القصص: ٥٦)

"آپ جسے چاہیں ہدایت نہیں کر سکتے۔"

ان کے درمیان جمع (کی صورت) یہ ہے کہ پہلی آیت سے مراد حق (کے راستے) کی طرف راہنمائی کرنا ہے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ثابت ہے۔

اور دوسری آیت سے مراد عمل کی توفیق دینا ہے، اور یہ اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اس کا مالک نہ رسول ہے اور نہ ہی اس کے علاوہ کوئی اور ہے۔

۲۔ اگر دونوں دلیلوں کو جمع کرنا ممکن نہ ہو، تو بعد والی ناسخ ہوگی اگر تاریخ معلوم ہو تو پہلی کے علاوہ اس پر عمل کیا جائے گا۔

اس کی مثال: روزوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ (البقرة: ١٨٤)

"پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اسی کے لیے بہتر ہے لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے۔"

یہ آیت (کسی کو) کھانا کھلانے اور روزہ رکھنے کے درمیان اختیار کا فائدہ دیتی ہے باوجود اس کے کہ روزہ رکھنا راجح ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ (البقرة: ١٨٥)

"تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیے۔"

یہ آیت روزے کو متعین کرنے کا فائدہ دیتی ہے بیمار اور مسافر کے علاوہ کے حق میں ادائیگی کے اعتبار سے اور ان دونوں کے حق میں قضائی کے اعتبار سے، لیکن یہ پہلی آیت سے مؤخر ہے، تو یہ اس کے لیے ناسخ ہوگی جیسا کہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی حدیث اس پر دلالت کرتی ہے، جو کہ صحیحین اور ان کے علاوہ بھی (باقی کتب حدیث میں) میں موجود ہے۔ [1]

۳۔ اگر تاریخ معلوم نہ ہو تو راجح پر عمل کیا جائے گا۔ اگر وہاں کوئی ترجیح دینے والا (قرینہ) ہو۔

---

[1] رواه البخاري، كتاب التفسير، باب فمن شهد منكم الشهر فليصمه، حديث: ٤٥٠٧، ومسلم (١١٤٥)، كتاب الصيام، باب بيان نسخ قوله تعالىٰ: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ﴾ - بقوله: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾.

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی مثال: نبی ﷺ کا ارشادگرامی ہے:

((مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ))❶

"جس نے اپنی شرمگاہ کو چھوا اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے۔"

اور نبی ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی شرمگاہ کو چھولے، تو کیا اس پر (دوبارہ) وضو کرنا لازم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا:

((لا إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ))❷

"نہیں یہ تو تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔"

پہلی حدیث راجح ہے، اس لیے کہ وہ زیادہ محتاط صورت ہے، اور اس لیے کہ اس کی اسناد زیادہ ہیں، اور اس کی تصحیح کرنے والے زیادہ ہیں، اور اس لیے بھی کہ وہ اصل سے منقول ہے اور اس میں زیادہ علم ہے۔

۴۔ اگر وہاں کوئی ترجیح دینے والا (قرینہ) نہ ہو تو توقف کرنا واجب ہے، اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں پائی گئی۔

دوسری قسم:......تعارض دو خاص دلیلوں کے درمیان ہو، اس کی بھی اسی طرح چار حالتیں ہیں:

۱۔ دونوں دلیلوں کو جمع کرنا ممکن ہو تو ان کو جمع کرنا واجب ہے۔

اس کی مثال نبی ﷺ کے حج کے طریقے کے بارے میں جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے بے شک نبی ﷺ نے یوم النحر (دس ذوالحجہ) کو ظہر کی نماز مکہ میں ادا فرمائی۔❸

---

❶ رواه أبوداود (١٨١) والترمذى (٨٢)، ابن ماجه (٤٨١) والنسائى فى "الصغرى" (٤٤٤)، وأحمد ٢/٤٠٦ (٧٣٣٤) وصححه ابن حبان (١٢٣) ـ الموارد ـ كتاب الطهارة، باب ماجاء فى مس الفرج، والارواء ح: ١١٦، ١١٧.

❷ رواه أبوداود (١٨٢)، والترمذى (٨٥)، والنسائى فى "الصغرى" (١٦٥)، وابن ماجه (٤٨٣)۔

❸ رواه مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبى ﷺ، حديث: ١٢١٨ فى حديث جابر الطويل۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے: بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز منیٰ میں ادا فرمائی۔ ❶

چنانچہ دونوں کو جمع کیا جائے گا اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں نماز ادا فرمائی، اور جب منیٰ کی طرف گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں موجود صحابہ کے ساتھ دوبارہ نماز ادا فرمائی۔

۲۔ اگر دونوں دلیلوں کو جمع کرنا ممکن نہ ہو، تو دوسری دلیل ناسخ ہوگی اگر تاریخ معلوم ہو۔

اس کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّآ أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ الَّتِيٓ آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّآ أَفَآءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ﴾

(الأحزاب: ٥٠)

''اے نبی! ہم نے تیرے لیے تیری وہ بیویاں حلال کر دی ہیں جنھیں تو ان کے مہر دے چکا ہے اور وہ لونڈیاں بھی جو اللہ نے غنیمت میں تجھے دی ہیں اور تیرے چچا کی لڑکیاں اور پھوپھیوں کی بیٹیاں بھی۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَّلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ﴾ (الأحزاب: ٥٢)

''اس کے بعد اور عورتیں آپ کے لیے حلال نہیں اور نہ یہ (درست ہے) کہ ان کے بدلے اور عورتوں سے (نکاح کرے) اگرچہ ان کی صورت اچھی بھی لگتی ہو۔''

ایک قول کے مطابق دوسری آیت پہلی آیت کے لیے ناسخ ہے۔

۳۔ اگر نسخ ممکن نہ ہو تو راجح پر عمل کیا جائے گا اگر وہاں کوئی ترجیح دینے والا (قرینہ) ہو۔

اس کی مثال: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے

---

❶ رواه البخاري: كتاب الحج، باب أين يصلي الظهر يوم التروية، حديث: ١٦٥٣۔ ومسلم، كتاب الحج، باب استحباب طواف الافاضة يوم النحر من حديث أنس، حديث: ١٣٠٨۔ ورواه مسلم (١٣٠٨) من حديث ابن عمر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی کی اس حال میں کہ آپ ﷺ حلال (یعنی حالت احرام میں نہیں) تھے۔ ❶

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے احرام کی حالت میں ان (میمونہ رضی اللہ عنہا) سے شادی کی تھی۔ ❷

پس پہلی حدیث راجح ہے اس لیے کہ میمونہؓ صاحب قصہ ہیں تو وہ اسے زیادہ جانتی ہیں، اور اس لیے بھی کہ ان کی حدیث کی ابو رافع رضی اللہ عنہ کی حدیث کے ساتھ تائید کی گئی ہے، بے شک نبی ﷺ نے ان سے شادی کی اس حال میں کہ آپ ﷺ حلال (یعنی حالت احرام میں نہیں) تھے، ابورافع کہتے ہیں کہ: میں ان کے درمیان پیغام رساں تھا۔ ❸

۴۔ اگر وہاں کوئی ترجیح دینے والا (قرینہ) نہ ہو تو توقف کرنا واجب ہے، اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں پائی گئی۔

تیسری قسم: ......تعارض عام اور خاص کے درمیان ہو تو عام کی خاص کے ساتھ تخصیص کی جائے گی۔

اس کی مثال: نبی ﷺ کا فرمان: ((فيما سقت السماء العشر)) ❹ ''وہ زمین جسے بارش سیراب کرتی ہو تو اس کی پیداوار میں دسواں حصہ زکاۃ ہے۔''

اور نبی ﷺ کا فرمان: ((ليس فيما دون خمسة أوسق صدقة)) ہے ❺

---

❶ رواه مسلم (١٤١١) من حديث ميمونة : كتاب النكاح، باب تحريم نكاح المحرم و كراهية خطبته و (١٤١٠) من حديث ابن عباس۔ قال ابن عبدالبر (١٥٢/٣) من " التمهيد " : الرواية عن ميمونة متواترة۔

❷ رواه البخاري (٥١١٤) كتاب النكاح، باب نكاح المحرم۔ ومسلم (١٤١٠) كتاب النكاح، باب تحريم نكاح المحرم۔

❸ رواه ابن حبان (١٢٧٢)۔ الموارد، كتاب النكاح۔ باب ماجاء في نكاح المحرم۔ وأحمد (٦/ ٣٩٢) (٢٧٢٤١)۔ والترمذي (٨٤١) كتاب الحج، باب ما جاء في كراهية تزويج المحرم، وقال: حسن۔ وضعفه الألباني، الارواء ح: ١٨٤٩۔

❹ اس کی تخریج پیچھے خاص کی بحث میں گزر چکی ہے۔

❺ اس کی تخریج پیچھے خاص کی بحث میں گزر چکی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پانچ وسق (تقریباً بیس من) سے کم غلے میں زکاۃ نہیں ہے۔''

پس پہلی حدیث کو دوسری کے ساتھ خاص کیا گیا ہے، لہٰذا پانچ وسق غلے ہی میں زکاۃ واجب ہوگی۔

چوتھی قسم: ......تعارض دو نصوص کے درمیان ہو، ان میں سے ایک دوسری سے ایک اعتبار سے عام ہو اور دوسرے اعتبار سے خاص ہو۔

اس کی تین حالتیں ہیں:

ا۔ ان میں سے ایک کے عموم کو دوسرے کے ساتھ خاص کرنے پر کوئی دلیل موجود ہو تو وہ اس کے ساتھ خاص کر دیا جائے گا۔

اس کی مثال: ارشاد باری تعالیٰ:

﴿وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا﴾ (البقرة : ٢٣٤)

''تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں، وہ عورتیں اپنے آپ کو چار مہینے اور دس دن عدت میں رکھیں۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ: ﴿وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ ہے (الطلاق : ٤) ''اور حاملہ عورتوں کی عدت ان کا وضع حمل ہے۔''

پس پہلی آیت فوت شدہ خاوند والی عورت کے بارے میں خاص اور حاملہ اور اس کے علاوہ ہر عورت کے بارے میں عام ہے۔

اور دوسری آیت حاملہ عورت کے بارے میں خاص اور فوت شدہ خاوند والی عورت اور اس کے علاوہ ہر عورت کے بارے میں عام ہے۔ لیکن دلیل پہلی آیت کے عموم کو دوسری آیت کے ساتھ خاص کرنے پر دلالت کرتی ہے، اور دلیل یہ ہے کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کی وفات کے ایک رات بعد بچہ جنم دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شادی کرنے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت دے دی۔ ❶

اس کے مطابق حاملہ عورت کی عدت وضع حمل تک ہوگی چاہے وہ فوت شدہ خاوند والی ہو یا اس کے علاوہ ہو۔

۲۔ اور اگر ان میں ایک کے عموم کو دوسرے کے ساتھ خاص کرنے کے لیے کوئی دلیل موجود نہ ہو تو راجح پر عمل کیا جائے گا۔

اس کی مثال: نبی ﷺ کا ارشاد گرامی:

((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ)) ❷

"جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کر لے۔"

اور نبی ﷺ کا ارشاد گرامی:

((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ)) ❸

"صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز (جائز) نہیں اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز (جائز) نہیں ہے۔"

پس پہلی حدیث تحیۃ المسجد کے بارے میں خاص اور وقت کے بارے میں عام ہے، اور دوسری وقت کے بارے میں خاص اور نماز کے بارے میں عام ہے، یہ تحیۃ المسجد اور اس

---

❶ رواه البخاري (٥٣١٨) كتاب الطلاق، باب ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾۔ ومسلم (١٤٨٥) كتاب الطلاق، باب انقضاء عدة المتوفى عنها زوجها وغيرها بوضع الحمل۔

❷ رواه البخاري (٤٤٤) كتاب الصلاة، باب اذا دخل المسجد فليركع ركعتين۔ ومسلم (٧١٤) كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر۔

❸ رواه البخاري (٥٨٦) كتاب مواقيت الصلاة، باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس، ومسلم (٨٢٧) كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب الأوقات التي نهى عن الصلاة فيها۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے علاوہ (باقی نمازوں) کو بھی شامل ہے لیکن راجح دوسرے کے عموم کو پہلے کے ساتھ خاص کرنا ہے، تو تحیۃ المسجد ان اوقات میں بھی جائز ہے جن میں عام نماز (کو پڑھنے) سے منع کیا گیا ہے۔ ہم نے اسے صرف اس لیے ترجیح دی ہے کہ دوسرے کے عموم کو تحیۃ المسجد کے علاوہ کے ساتھ بھی خاص کرنا ثابت ہے، جیسے فرض نمازوں کی قضا، جماعت (کے ساتھ نماز) کو دوہرانا تو اس وجہ سے اس کا عموم کمزور (مرجوح) ہو گیا ہے۔

۳۔ اگر کوئی دلیل موجود نہ ہو اور نہ ہی ان میں سے ایک کے عموم کو دوسرے کے ساتھ خاص کرنے کے لیے کوئی ترجیح دینے والا (قرینہ) ہو، تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ اس صورت میں عمل کرنا واجب ہے جس میں وہ ایک دوسرے کی مخالف نہ ہوں، اور توقف کرنا ایسی صورت میں ہوگا جس میں وہ ایک دوسرے کی مخالف ہوں، لیکن حقیقت میں نصوص کے درمیان تعارض ممکن نہیں ہے، اس صورت میں کہ ان میں جمع، نسخ یا ترجیح ممکن نہ، اس لیے کہ نصوص ایک دوسری کے متضاد نہیں ہوتیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بات کو کھول کر بیان کر دیا اور اسے امت تک پہنچا دیا، لیکن کبھی کبھی یہ (تعارض) مجتہد کی کوتاہی کی وجہ سے اس کی نظر کے اعتبار سے واقع ہو جاتا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل کی ترتیب

جب سابقہ دلائل ''کتاب، سنت، اجماع اور قیاس'' کسی حکم پر متفق ہو جائیں یا ان میں سے ایک بغیر مخالفت کے الگ ہو جائے تو اس کا اثبات واجب ہو جاتا ہے، اور اگر وہ ایک دوسرے کے مخالف ہوں اور جمع ممکن ہو تو جمع کرنا واجب ہے، اور اگر جمع ممکن نہ ہو تو نسخ پر عمل کیا جائے گا، اگر اس کی تمام شرطیں پائی جائیں۔

اور اگر نسخ ممکن نہ ہو تو ترجیح واجب ہے۔

کتاب وسنت میں سے ترجیح دی جائے گی:

☆......نص کو ظاہر پر۔

☆......ظاہر کو مؤول پر۔

منطوق (لفظ کا وہ ظاہری معنی جو اس کی گہرائی میں جائے بغیر سمجھ میں آ جائے) کو مفہوم (لفظ کا وہ معنی جو غور وفکر کے بعد اخذ کیا جائے) پر۔

مثبت (ثابت وواضح کرنے والے) کو منکر (انکار کرنے والے) پر۔

اصل حکم سے منتقل حکم کو ترجیح دی جائے باقی حکم پر کیونکہ منتقل حکم کے ساتھ مزید علم (دلیل) ہے۔

عام محفوظ حکم (جو مخصوص نہ ہو) کو اس حکم پر جو غیر محفوظ ہے۔

جس میں قبول کی صفات زیادہ ہوں اس کو اس پر ترجیح دی جائے گی جس میں قبول کی صفات اس سے کم ہوں۔

صاحب قصہ کو اس کے غیر پر۔

اجماع میں سے مقدم ہوگا: قطعی ظنی پر۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیاس میں سے مقدم ہوگا: جلی خفی پر۔

مفتی اور مستفتی

مفتی: وہ ہے جو شرعی حکم کے بارے میں خبر دے۔

مستفتی: وہ ہے جو شرعی حکم کے بارے میں سوال کرے۔

فتویٰ کی شرائط:

فتوی کے جائز ہونے کے لیے جو شرائط لگائی جاتی ہیں، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ مفتی حکم کو یقینی یا ظن غالب کے طور پر جانتا ہو، وگرنہ اس پر توقف کرنا واجب ہے۔

۲۔ وہ سوال کو مکمل طور پر مستحضر کرے، تاکہ وہ اس پر حکم لگانے پر قادر ہو جائے، بے شک کسی چیز پر حکم لگانا اس چیز کے تصور کا ایک حصہ ہوتا ہے۔

جب فتوی لینے والے کی کلام کا معنی (سمجھنا) اس پر مشکل ہو جائے تو وہ اس سے اس کے بارے میں پوچھ لے، اور اگر اسے تفصیل کی ضرورت ہو تو اس سے تفصیل پوچھ لے، یا وہ جواب میں تفصیل ذکر کر دے، جب اس سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جائے جو بیٹی، بھائی اور سگا چچا چھوڑ کر فوت ہو جائے، تو وہ بھائی کے بارے میں پوچھے کیا وہ ماں کی طرف سے ہے یا نہیں؟ یا وہ جواب میں تفصیل ذکر کر دے، اگر وہ ماں کی طرف سے ہے تو اس کا کوئی حصہ نہیں، بیٹی کے فرض حصہ کے بعد باقی مال چچا کا ہوگا، اور اگر وہ ماں کی طرف سے نہیں ہے تو بیٹی کے فرض حصے کے بعد باقی مال اس کے لیے ہے، چچا کے لیے کچھ بھی نہیں ہوگا۔

۳۔ وہ مطمئن دل والا ہو تاکہ وہ سوال کے تصور (مستحضر کرنے) اور اسے شرعی دلائل پر منطبق کرنے پر قادر ہو جائے، لہٰذا وہ غصہ، غم اور اکتاہٹ وغیرہ میں سوچ کے مصروف ہونے کی حالت میں فتوی نہ دے۔

فتوی کے وجوب کے لیے درج ذیل شرائط لگائی جاتی ہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اس واقعہ کا رونما ہونا جس کے بارے سوال کیا گیا ہو، اگر وہ واقعہ رونما نہ ہو تو عدم ضرورت کی بناء پر فتوی دینا واجب نہیں ہے، اِلاَّ یہ کہ سائل کا مقصد سیکھنا ہو، تو علم کو چھپانا جائز نہیں، بلکہ وہ اس کا جواب دے جب اس سے کسی بھی حالت کے بارے سوال کیا جائے۔

۲۔ اسے سائل کی حالت معلوم نہ ہو کہ اس کا ارادہ شرارت کا ہے، یا رخصتوں کو تلاش کرنا ہے، یا علماء کی آراء کو ایک دوسرے کے ساتھ خلط ملط کرنا ہے، یا اس کے علاوہ کوئی اور غلط مقصد ہے، اگر وہ سائل کی حالت جان لے تو فتوی دینا واجب نہیں ہے۔

۳۔ فتوی پر اس چیز کا دارومدار نہ ہو جو اس فتوی سے زیادہ تنگی، پریشانی والی ہو، اگر اس فتوی پر زیادہ تنگی کا دارومدار ہو تو کم نقصان کے ساتھ سخت نقصان کے ازالے کے لیے اس سے اجتناب واجب ہے۔

جو چیز فتوی لینے والے کے لیے ضروری ہے:

فتوی لینے والے کے لیے دو کام ضروری ہیں:

پہلا کام: ......وہ فتوی طلبی میں حق اور اس پر عمل کرنے کو پسند کرے، رخصتوں اور مفتی کو لاجواب کردینے کو تلاش نہ کرے اور نہ ہی اس کے علاوہ کوئی اور غلط مقصد ہو۔

دوسرا کام: ...... یہ صرف اس سے فتوی لے جس کے بارے میں یہ جانتا ہو یا اس کا غالب گمان ہو کہ وہ فتوی دینے کا اہل ہے۔ اس کو چاہیے کہ علم اور تقوی میں پختہ کار مفتی کا انتخاب کرے، اور بعض نے کہا ہے کہ: یہ (کام) واجب ہے۔

تیسرا کام: ......وہ بالکل درست اور باریک بینی سے اپنی حالت بیان کرے، جیسے ایک سائل کا قول ہے: ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور ہم اپنے ساتھ قلیل مقدار میں پانی لے کر جاتے ہیں، جب ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہیں، کیا ہم سمندر کے پانی سے وضوء کرسکتے ہیں؟

چوتھا کام: ......وہ اچھی طرح سمجھ لے جو اسے مفتی کہہ رہا ہے۔ جب وہ مفتی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں سے واپس آئے تو مکمل جواب سمجھ کر آئے۔

اجتہاد

اجتہاد کی تعریف:

اجتہاد کا لغوی معنی ہے کسی مشکل کام کو جاننے کے لیے بھرپور کوشش کرنا۔

اصطلاحی تعریف:...... کسی شرعی حکم کو جاننے کے لیے بھرپور کوشش کرنا۔

مجتہد: وہ ہے جو اس کے لیے بھرپور کوشش کرے۔

اجتہاد کی شرائط: اجتہاد کی چند شرائط درج ذیل ہیں:

۱۔ مجتہد ان شرعی دلائل کو جانتا ہو جن کی اسے اپنے اجتہاد میں ضرورت پیش آئے، جیسے: احکام کی آیات اور احادیث۔

۲۔ وہ حدیث کی صحت اور ضعف سے متعلقہ چیزوں کو پہچانتا ہو، جیسے: اسناد اور اس کے راویوں وغیرہ کو پہچاننا۔

۳۔ وہ ناسخ، منسوخ اور اجماع کے مواقع پہچانتا ہو تاکہ وہ منسوخ کے مطابق یا اجماع کے مخالف حکم نہ لگائے۔

۴۔ وہ تخصیص، تقیید اور ان جیسے ان دلائل کو پہچانتا ہو جن سے حکم مختلف ہو جاتا ہے تاکہ وہ اس کے مخالف حکم نہ لگائے۔

۵۔ وہ لغت اور ان اصول فقہ کو جو الفاظ کی دلالتوں سے متعلقہ ہوں پہچانتا ہو، جیسے عام اور خاص، مطلق اور مقید، مجمل اور مبین وغیرہ، تاکہ وہ ان دلالتوں کے تقاضا کے مطابق حکم لگائے۔

۶۔ اس کے پاس اتنی قوت ہو کہ وہ احکام کو ان کے دلائل سے مستنبط کرنے پر قادر ہو جائے۔

اجتہاد کبھی جزوی بھی ہوتا ہے پس وہ علم کے ابواب میں سے کسی ایک باب یا اس کے مسائل میں سے کسی ایک مسئلہ کے بارے میں ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو چیز مجتہد کے لیے ضروری ہے:

مجتہد کے لیے ضروری ہے کہ وہ حق کو پہچاننے میں اپنی پوری کوشش صرف کرے پھر جو اس کے لیے ظاہر ہو اس کے مطابق حکم لگائے اگر وہ صحیح فیصلہ کر دے تو اس کے لیے دو اجر ہیں: ایک اجر اس کے اجتہاد کا، اور دوسرا اجر صحیح فیصلہ کرنے کا، اس لیے کہ صحیح فیصلہ کرنے میں حق کا اظہار اور اس پر عمل کرنے کا ثبوت ہے، اور اگر وہ خطا کر جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے، اور خطا اسے معاف ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب حاکم فیصلہ کرے تو اجتہاد کرے، پھر اگر وہ صحیح فیصلہ کر دے تو اس کے لیے دو اجر ہیں، اور جب وہ فیصلہ کرتے وقت اجتہاد تو کرے، پھر خطا کر جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔''[1]

اگر مجتہد کے لیے حکم ظاہر نہ ہو تو اس کے لیے توقف کرنا واجب ہے، اور اس صورت میں ضرورت کے پیش نظر تقلید جائز ہے۔ گویا تقلید ایک ایسے شخص کی غیر مشروط پیروی کا نام ہے جس کا اپنا علم ناقص ہے اور ان مسائل شرعیہ کی تفہیم میں غلطی کر سکتا ہے اور اس کے پاس فرشتہ وحی لے کر نہیں آتا۔ اس کی رائے درست بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی۔ اس سے اتفاق بھی کیا جا سکتا ہے اور اختلاف بھی کیونکہ دین میں حجت صرف اور صرف نبی مکرم ﷺ ہیں۔

تقلید

تقلید کی تعریف:

تقلید کا لغوی معنی ہے گردن میں کوئی چیز اس انداز سے ڈالنا کہ وہ اس کو گھیر لے، جیسے: ہار۔

اصطلاحی تعریف:...... اس شخص کی پیروی کرنا جس کی بات حجت نہ ہو۔

"من ليس قوله حجة" کہنے سے نبی ﷺ کی اتباع، اہل اجماع کی اتباع اور

[1] رواه البخاري (۷۳۵۲) كتاب الاعتصام، باب أجر الحاكم اذا اجتهد فأصاب أو أخطأ، ومسلم (۱۷۱۶) كتاب الأقضية، باب بيان أجر الحاكم اذا اجتهد فأصاب أو أخطأ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابی کی اتباع جب ہم کہیں کہ اس کی بات حجت ہے، خارج ہوگئی، لہٰذا اس میں سے کسی چیز کی اتباع کرنے کو تقلید نہیں کہیں گے، اس لیے کہ یہ دلیل کی اتباع کرنا ہے لیکن کبھی مجازاً اور وسعت کے اعتبار سے اسے تقلید کہا جاتا ہے۔

تقلید کی جگہیں:

تقلید دو جگہ ہوتی ہے:

اوّل:...... مقلد ایسا عامی آدمی ہو جو بذات خود حکم کو پہچاننے کی طاقت نہ رکھتا ہو، اس کا فرض تقلید ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل: ٤٣)

''پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کرلو۔''

وہ اس کی تقلید کرے جس کو وہ علم اور تقویٰ کے لحاظ سے سب سے بہتر سمجھتا ہے۔ اگر اس کے نزدیک دو شخص برابر ہوں تو اسے ان کے درمیان اختیار ہے۔

دوم:...... مجتہد کے لیے ایسا واقعہ پیش آئے جو فی الفور (فیصلہ) کا تقاضا کرے، اور اس کے بارے میں غور وفکر پر قادر نہ ہو تو اس صورت میں اس کے لیے تقلید جائز ہے، بعض نے تقلید کے جواز کے لیے شرط لگائی ہے کہ وہ مسئلہ ان اصول دین میں سے نہ ہو جن پر اعتقاد رکھنا واجب ہے، اس لیے کہ عقائد میں ٹھوس بات کا ہونا ضروری ہے، اور تقلید صرف ظن کا فائدہ دیتی ہے۔

راجح بات یہ ہے کہ بے شک یہ شرط نہیں ہے، کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ عام ہے:

﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل: ٤٣)

یہ آیت رسالت کے اثبات کے بیان میں ہے، اور وہ اصول دین میں سے ہے۔ اس لیے کہ عامی آدمی حق کو دلائل کے ساتھ پہچاننے کی طاقت نہیں رکھتا، تو جب بذات خود اس پر حق کو پہچاننا مشکل ہو جائے تو صرف تقلید باقی بچتی ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (التغابن: ١٦)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو۔''

تقلید کی اقسام:

تقلید کی دو قسمیں ہیں: عام اور خاص۔

۱۔ **عام:** یہ ہے کہ مقلد ایک معین مذہب کا پابند ہو جائے اور اپنے دین کے تمام معاملات میں اس مذہب کی رخصتوں اور عزیمتوں کو اپنائے۔ (اگرچہ نصوص اس مذہب کے خلاف ہوں)

اس میں علماء نے اختلاف کیا ہے، بعض نے اس کا وجوب بیان کیا ہے، اس لیے کہ متاخرین کے لیے اجتہاد مشکل ہے، اور بعض نے اس کی حرمت بیان کی ہے اس لیے کہ اس میں مطلق طور پر نبی ﷺ کے غیر کی اتباع کو لازم کر لینا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

''ہر حکم اور نہی میں غیر نبی کی اطاعت کو واجب کہنے اور جائز کہنے کے قول میں ......حالانکہ یہ (قول) اجماع کے خلاف ہے......وہ نقص ہے جو ہے۔''[1]

اور انہوں نے فرمایا: جس شخص نے معین مذہب کو لازم پکڑا، پھر اس نے کسی دوسرے عالم کی تقلید کیے بغیر اس کے خلاف کیا اس عالم کے فتوی دینے پر اور نہ اس نے ایسی دلیل سے استدلال کیا جو اس کے خلاف تقاضا کرے، اور نہ ہی کوئی ایسا شرعی عذر ہے جو اس کام کے حلال ہونے کا تقاضا کرے تو وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتے ہوئے بغیر شرعی عذر کے حرام کام کو کرنے والا ہے، یہ ناپسند ہے، اور لیکن جب اس کے لیے وہ چیز جو ایک قول کو دوسرے قول پر ترجیح دے واضح ہو جائے یہ یا تو تفصیلی دلائل سے ہو اگر وہ انہیں پہچانتا اور سمجھتا ہے، یا وہ دیکھے کہ دو آدمیوں میں سے ایک اس مسئلہ کو دوسرے سے زیادہ جانتا ہے،

---

[1] "الفتاوی الکبری" (٦٢٥/٤)۔ یعنی یہ بات شریعت کے اُصولوں سے متصادم ہے کیونکہ دلیل اور حجت صرف اور صرف قرآن وسنت ہیں۔ خطا سے پاک صرف نبی کریم ﷺ ہیں نہ کہ کوئی [illegible] لیے کسی بھی امام کی غیر مشروط اطاعت خصوصا جبکہ نصوص ان کے موقف کے برعکس ہوں، حرام

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو وہ کہتا ہے اس کے بارے اللہ سے بہت زیادہ ڈرتا ہے، تو وہ پہلے قول کو چھوڑ کر اس جیسے کے قول کو اپنا لے، یہ جائز ہے بلکہ واجب ہے، امام احمدؒ نے اس کی وضاحت کی ہے۔

۲۔ **خاص**: یہ ہے کہ مقلد ایک معین مسئلہ کے بارے میں معین قول کو اپنائے تو یہ جائز ہے جب وہ اجتہاد کے ساتھ حق کو پہچاننے سے عاجز آجائے برابر ہے کہ وہ حقیقی طور پر عاجز آجائے یا وہ بڑی مشقت کے ساتھ اس کی طاقت رکھے۔

مقلد کا فتوی: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل: ۴۳)

اہل ذکر ہی اہل علم ہیں، اور مقلد ان اہل علم میں سے نہیں ہے جن کی اتباع کی جائے، یہ تو یقیناً اپنے غیر کی اتباع کرنے والا ہے۔

ابوعمر بن عبدالبر وغیرہ کہتے ہیں کہ: لوگوں نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ مقلد کا شمار اہل علم میں سے نہیں ہے، اور علم حق کو دلیل کے ساتھ پہچاننے کا نام ہے۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: یہ اسی طرح ہے جیسے ابو عمر نے کہا ہے بے شک لوگوں نے اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ علم وہ معرفت ہے جو دلیل سے حاصل ہوتی ہے، اور بغیر دلیل کے یقیناً وہ تقلید ہے، پھر ابن قیمؒ نے اس کے بعد تقلید کے ساتھ فتوی کے جواز کے بارے تین قول بیان کیے ہیں [1]:

پہلا قول:...... تقلید کے ساتھ فتوی جائز نہیں ہے اس لیے کہ وہ علم نہیں ہے، اور فتوی بغیر علم کے حرام ہے، یہ اکثر اصحاب اور جمہور شافعیہ کا قول ہے۔

دوسرا قول: ...... یہ اس صورت میں جائز ہے جب وہ فتوی اس کی ذات سے متعلق ہو اور اس صورت میں تقلید ناجائز ہے جب فتوی اس کے غیر سے متعلق ہو۔

تیسرا قول: ...... یہ بوقت ضرورت اور عالم مجتہد کی عدم موجودگی میں جائز ہے، یہ

---

[1] تقلید کے ردّ میں او[ر مذ]ہب کے شریعت کے خلاف مسائل کے بیان میں امام ابن قیم کی لاجواب تصنیف ''اعلام الموقعین'' کا مطالعہ کیجیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے صحیح قول ہے اور اسی پر عمل ہے۔ ❶ اس کی بات ختم ہوئی۔

اس کے ساتھ ہی ہم نے اس مختصر رسالے میں جو لکھنے کا ارادہ کیا تھا، وہ تمام بحث اختصار اور ایجاز کے ساتھ مکمل ہوئی۔

نَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يُلْهِمَنَا الرُّشْدَ فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ، وَأَنْ يُكَلِّلَ أَعْمَالَنَا بِالنَّجَاحِ، إِنَّهُ جَوَّادٌ كَرِيمٌ، وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ قول اور عمل میں ہمیں ہدایت عطا فرمائے، اور ہمارے اعمال کو کامیابی سے آراستہ کر دے، بے شک وہ سخی اور کریم ہے، اور اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر رحمت اور سلامتی بھیجے۔

---

❶ اعلام الموقعین (۱/ ۷)۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراجع

١۔ القاموس المحیط : للفیروزأبادی۔

٢۔ الکوکب المنیر شرح مختصر التحریر : للفتوحی۔

٣۔ منهاج الأصول وشرحه : البیضاوی له المتن، والشارح مجهول لنا۔

٤۔ شرح جمع الجوامع وحاشیته : الشرح للمحلی، والحاشیة للبنانی۔

٥۔ روضة الناظر وشرحها : الأصل للموفق، والشرح لعبد القادر بن بدران۔

٦۔ حصول المأمول من علم الأصول : لمحمد صدیق حسن القنوجی۔

٧۔ المدخل الی مذهب أحمد بن حنبل : لعبد القادر بن بدران۔

٨۔ ارشاد الفحول الی تحقیق الحق من علم الأصول : للشوکانی۔

٩۔ فتاوی شیخ الأسلام ابن تیمیة : الجامع عبد الرحمن بن قاسم۔

١٠۔ المسودة فی أصول الفقه : شیخ الاسلام ابن تیمیة وأبوه وجده۔

١١۔ زاد المعاد : لابن القیم۔

١٢۔ اعلام الموقعین : لابن القیم۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصابی سوالات

اصول فقہ:

☆ اصول فقہ کی اس کے دونوں اجزاء کے اعتبار سے تعریف کریں، اور تعریف سے خارج کی گئی چیزیں بیان کرنے کے ساتھ ساتھ، فقہ کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کریں۔

☆ اصول فقہ کا اس معین فن کا لقب ہونے کے اعتبار سے تعریف کریں، اور تعریف کی وضاحت کریں۔

☆ اصول فقہ کا کیا فائدہ ہے، اسے مستقل فن کے طور پر سب سے پہلے کس نے جمع کیا؟

احکام:

☆ احکام کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں اور تعریف کی وضاحت کریں۔

☆ احکام تکلیفی کون سے ہیں؟

☆ تعریف کی قیود کو بیان کرتے ہوئے ان میں سے ہر ایک کی تعریف کریں۔

☆ احکام وضعی کون سے ہیں؟

☆ ان میں سے ہر ایک کی تعریف کریں اور مثال دیں۔

☆ عبادات، عقود اور شروط میں فعل فاسد کا کیا حکم ہے، اور اس کی کیا دلیل ہے؟

☆ وہ کون سی جگہیں ہیں جہاں فاسد اور باطل کے درمیان فرق کیا جاتا ہے؟

علم:

☆ علم کیا ہے اور اس کی مثال دیں؟ اور تعریف کی قیود ذکر کریں۔

☆ جہل بسیط اور جہل مرکب کے درمیان فرق ذکر کریں اور ایک ایسی مثال دیں جس سے یہ واضح ہو جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ ظن کیا ہے اور اس کے اور شک اور وہم کے درمیان کیا فرق ہے؟

☆ علم کی اقسام ذکر کریں اور ہر قسم کی مثال دیں۔

☆ کلام کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں، اور مثال سے واضح کریں کہ کلام کم از کم کس چیز سے مل کر بنتی ہے، کلمہ کسے کہتے ہیں، اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

☆ اسم کی کون سی انواع ہیں مثال کے ساتھ بیان کریں؟

☆ فعل کی تعریف کریں اور اس کی قسمیں بمع مثال بیان کریں۔

☆ آنے والے حروف کے معانی میں سے جو آپ جانتے ہیں بمع مثال بیان کریں: واؤ، فاء، لام جارہ اور علی۔

کلام کی اقسام:

☆ خبر اور انشاء کی تعریف کریں۔

☆ مخبر بہ کے اعتبار سے خبر کی اقسام بمع مثال ذکر کریں، کبھی کلام دو اعتبار سے خبر اور انشاء ہوتی ہے، اور کبھی وہ خبر بمعنی انشاء اور کبھی اس کے برعکس ہوتی ہے، ان میں سے ہر ایک کی مثال دیں اور اس کی وضاحت کریں۔

حقیقت اور مجاز:

☆ استعمال کے اعتبار سے کلام کی اقسام ذکر کریں ہر قسم کی تعریف کرتے ہوئے تعریف کی قیود بیان کرنے کے ساتھ۔

☆ حقیقت کی کتنی قسمیں ہیں۔

☆ اور ان اقسام کو پہچاننے کا کیا فائدہ ہے؟

☆ لفظ کو اس کے مجاز پر محمول کرنے کی کیا شرط ہے اور لفظ کو اس کے مجاز میں استعمال کرنے کی کیا شرط ہے؟

☆ مجاز مرسل اور مجاز عقلی کے درمیان کیا فرق ہے؟ اور اس کی مثال دیں جو فرق واضح کر دے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ حقیقت اور مجاز کو اصول فقہ میں کیوں ذکر کیا گیا ہے؟

امر:

☆ امر کی تعریف کریں اور تعریف کی قیود ذکر کریں۔

☆ امر کے کون سے لفظ ہیں اور ان کی مثال دیں اور کیا ان کے بغیر بھی فعل کی طلب کا فائدہ حاصل ہو جاتا ہے؟

☆ وہ کون سی چیز ہے جس کا امر کا لفظ مطلق طور پر تقاضا کرتا ہے؟ دلیل ذکر کریں جو دلالت کی وجہ کو بیان کرنے والی ہو۔

☆ کیا وہ اس سے خارج ہو جاتا ہے؟ جو آپ کہتے ہیں دلیل سے واضح کریں!

☆ جب جس چیز کا حکم دیا گیا ہے اس کا کرنا کسی چیز پر موقوف ہو تو اس چیز کا کیا حکم ہے، اور اس کی مثال دیں۔

نہی:

☆ نہی کی تعریف کریں اور تعریف کی قیود ذکر کریں، اور کیا نہی کا فائدہ اس کے صیغے کے بغیر حاصل ہو جاتا ہے؟ اور کس چیز کے ساتھ؟ اور صیغہ نہی کس چیز کا تقاضا کرتا ہے؟

☆ منہی عنہ کے بارے میں مذہب کا قاعدہ ذکر کریں، کیا نہی تحریم سے خارج ہو جاتی ہے اور مثال دیں؟

☆ امر اور نہی میں کون داخل ہوتا ہے اور کون داخل نہیں ہوتا۔

☆ مکلّف کون ہے؟ اور کیا کافر مکلف ہے اور جب وہ مأمور بہ کام کو کرے تو کیا یہ اس کی طرف سے صحیح ہوگا؟ اور اس کی کیا دلیل ہے؟

☆ کیا جو حالت کفر میں رہ جائے تو اس کی قضائی ہے؟ اور اس کی کیا دلیل ہے؟

تکلیف کے موانع:

☆ موانع تکلیف کون سے ہیں اور ان کی کیا دلیل ہے؟

☆ کیا تکلیف کے موانع مخلوقین کے حق تک پہنچتے ہیں؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام:

☆ عام کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔تعریف کی قیود بیان کریں، اور عموم کے کون سے صیغے ہیں؟ اور ان کی مثال دیں! کیا معرف باللام عموم کا تقاضا کرتا ہے یا اس میں تفصیل ہے؟ اسے مثال کے ساتھ بیان کریں۔

☆ عام کے ساتھ عمل کرنے کا کیا حکم ہے اور جب عام کسی خاص سبب سے وارد ہو تو کیا وہ اس کے ساتھ خاص کیا جائے گا یا اس کے عموم کو لیا جائے گا؟ اس کو بیان کریں اور مثال دیں!

خاص

☆ خاص کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں اور اس کی مثال دیں، تخصیص کیا ہے اور اس کی دلیل کی کتنی قسمیں ہیں؟

☆ استثناء کیا ہے؟ اس کی وہ شرائط بیان کریں جو آپ جانتے ہیں اختلاف اور ترجیح کو دلیل کے ساتھ بیان کرنے کے ساتھ۔

☆ اس شرط سے کیا مراد ہے جس کے ساتھ تخصیص واقع ہوتی ہے؟ صفت مخصصہ کیا ہے اور اس کی مثال دیں؟

☆ مخصصات منفصلہ کون سے ہیں اور اس شخص کی کیا دلیل ہے جو عقل اور حس کے ساتھ تخصیص جائز نہیں سمجھتا؟ کیا قرآن کی سنت سے اور سنت کی قرآن سے تخصیص کی جاسکتی ہے؟ اس کی مثال دیں! دو مثالیں لائیں ان میں سے ایک میں قرآن کی اجماع کے ساتھ تخصیص کی گئی ہو اور دوسری میں سنت کی قیاس کے ساتھ تخصیص کی گئی ہو۔

مطلق اور مقید

☆ مطلق کسے کہتے ہیں اور اس کی قیود کون سی ہیں؟ مقید کی تعریف کریں! جب مطلق اور مقید دو نصیں آجائیں تو ہم کس پر عمل کریں گے؟ آپ جو کہتے ہیں اس کی مثال دیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجمل اور مبین

☆ مجمل کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں اور مثال دیں۔

☆ مبین کسے کہتے ہیں اور بیان کس چیز سے حاصل ہوتا ہے؟ اس کی مثال دیں۔

ظاہر اور مؤول

☆ ظاہر کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں اور اس کی قیود بیان کریں؟

☆ ظاہر پر عمل کرنے کا کیا حکم ہے؟

☆ مؤول کسے کہتے ہیں؟

☆ تاویل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مثال دیں!

نسخ

☆ نسخ کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں اور تعریف کی قیود بیان کریں، اور وہ کون سی چیز ہے جس کا منسوخ ہونا ممتنع ہے؟ آپ جو کہتے ہیں اس کی علت بیان کریں اور نسخ کی کون سی شرائط ہیں؟

☆ منسوخ نص اور ناسخ کے اعتبار سے نسخ کی اقسام ذکر کریں ہر قسم کی مثال دینے کے ساتھ، اور نسخ کی حکمت کیا ہے؟

☆ اس کے جواز کی عقلی اور اس کے واقع ہونے کی شرعی کیا دلیل ہے؟

اخبار

☆ خبر کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں۔

☆ نبی ﷺ کے فعل کی انواع ذکر کریں مثال کے ساتھ ہر نوع کا حکم بیان کرتے ہوئے، نبی ﷺ کی تقریر کا کیا حکم ہے؟

☆ جب آپ ﷺ کے دور میں کوئی چیز واقع ہو اور آپ ﷺ اسے نہ جانتے ہوں، اس کا کیا حکم ہے اور اس کی دلیل کیا ہے؟

☆ منسوب الیہ اور اسناد کے اعتبار سے خبر کی اقسام ذکر کریں اور صحابی کون ہے اور کیا اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول حجت ہے؟

☆ کیا اخبار آحاد حجت ہیں؟

☆ تحمل حدیث اور اس کے اداء سے کیا مراد ہے، اداء کے کون سے لفظ ہیں اور اجازہ کسے کہتے ہیں؟

اجماع

☆ اجماع کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں اور تعریف کی قیود ذکر کریں۔

☆ کیا اجماع حجت ہے؟

☆ اس کی کیا دلیل ہے؟

☆ اجماع کی کون سی انواع ہیں؟

☆ اور وہ کون سا اجماع ہے جس کا مخالف کافر ہو جاتا ہے؟

☆ اجماع ظنی کے ممکن ہونے میں راجح قول کون سا ہے؟

☆ اجماع کی جو شرائط آپ جانتے ہیں ذکر کریں اور زمانے کے ختم ہونے کی کیا شرط ہے اور اس کی کیا دلیل ہے؟

قیاس

☆ قیاس کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں بمع تعریف کی وضاحت کرنے کے۔

☆ قیاس کے ارکان کون سے ہیں؟

☆ کیا قیاس شرعی دلیل ہے اور اس کی کیا دلیل ہے؟

☆ قیاس کی کون سی شرائط ہیں؟ ہر قیاس کی مثال دیں جو شرط نہ ہونے کی وجہ سے فاسد ہو جائے۔

☆ قیاس کی اقسام ذکر کریں ہر قسم کی مثال دیتے ہوئے۔

☆ قیاس شبہ اور قیاس عکس میں سے ہر ایک کی تعریف کریں اور ہر ایک کی مثال دیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارض

☆ تعارض کیا ہے اور اس کی کون سی قسمیں ہیں اور ہر قسم کی کتنی حالتیں ہیں؟ مثال بھی دیں۔

دلائل کی ترتیب

☆ جب دلائل ایک دوسرے کے مخالف ہوں تو اس کا کیا حکم ہے؟

☆ قرآن، سنت، اجماع اور قیاس کی نص میں سے کون سی نص راجح ہوگی؟

مفتی اور مستفتی

☆ مفتی کون ہے؟ اور مستفتی کون ہے؟ فتوی کے جواز اور اس کے وجوب کی کون سی شرائط ہیں؟ ان میں سے جو آپ جانتے ہیں ذکر کریں۔

☆ فتوی لینے والے کے لیے کون سی چیز ضروری ہے اور کون سی چیز اس کے شایان شان ہے؟

اجتہاد

☆ اجتہاد کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں، اور مجتہد کون ہے؟

☆ اجتہاد کی جو شرائط آپ جانتے ہیں ذکر کریں۔ اور کیا اس میں تجزی ہو سکتی ہے؟

☆ مجتہد کی خطأ کا کیا حکم ہے؟

تقلید

☆ تقلید کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کریں، تقلید کی کون سی جگہیں ہیں؟ اور کیا تقلید کے جواز کے لیے شرط ہے کہ مسئلہ فروع میں سے ہو اور یہ کس لیے ہے؟ اس کے بارے میں راجح قول کون سا ہے، اور اس کے راجح ہونے کی کیا دلیل ہے؟

☆ تقلید کی انواع اور ہر نوع کا حکم ذکر کریں، اور کیا مقلد عالم ہوتا ہے اور اس کے فتوی کا کیا حکم ہے؟

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خدمت حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک اور سعادت

انوار المصابیح
شرح
مشکوٰۃ المصابیح

شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام بستوی کے قلم سے آسان ترجمہ اور جامع تشریح

شیخ ولی الدین الخطیب التبریزی

اردو قالب تخریج و فوائد

حافظ ندیم ظہیر حفظہ اللہ

مع منتخب تحقیقی افادات

فضیلۃ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

تحقیق و تخریج ماخوذ از

ھدایۃ الرواۃ

فضیلۃ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

5 جلدوں پر مشتمل

امپورٹڈ اور لوکل کاغذ پر دو متفرق ایڈیشن

چند اہم خصوصیات

- احادیث مبارکہ اور ابواب کی عنوان بندی
- ضعیف روایات کی نشان دہی اور اختصار کے ساتھ وجہ ضعف کا بیان
- ابواب کی علیحدہ جامع تشریح
- مولانا بستوی کے حالات زندگی
- اختلافی مسائل میں کتاب وسنت کی روشنی میں راہ صواب کا تعین
- نماز کے بعد درس مشکوٰۃ کے لیے سبقاً سبقاً بے حد مفید حواشی
- عوام وخواص، طلباء اور مدرسین کے لیے یکساں نفع بخش

مکتبہ قدوسیہ

کتاب و سنت کے فروغ کے لیے کوشاں

غزنی سٹریٹ ⊙ اردو بازار ⊙ لاہور ⊙ پاکستان

Tel: +92-042-37230585 **Cell:** 0321-4460487

E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com

facebook.com/quddusia